سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

(جمعرات 11، جمعتہ المبارک 12، سوموار 15، منگل 16- فروری 2016)
(یوم الخمیس 2، یوم الجمع 3، یوم الاثنین 6، یوم الثلاثہ 7- جمادی الاوّل 1437ھ)

سولہویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد 19 (حصہ سوئم): شمارہ جات : 10 تا 13

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

جمعرات، 11-فروری 2016

جلد 19: شمارہ 10

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	991
2۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	993
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	994
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	995
5۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1038
6۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1061

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
7۔	لاہور:کاہنہ میں ملک مسعود کے گھر ڈکیتی کی واردات سے متعلق تفصیلات ----------	1075
	تحاریک استحقاق	
8۔	نشان زدہ سوال نمبر3946 کا غلط جواب ----------	1076
	تحاریک التوائے کار	
9۔	راجن پور پچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر باا ثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری) ----------	1078
10۔	الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کا برن سنٹر فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ----------	1079
11۔	سول ہسپتال گوجرانوالہ میں آپریشن کی لمبی تاریخیں دینے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ----------	1080
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
12۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی2015 ----------	1082
	بحث	
13۔	زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری) ----------	1094
	جمعتہ المبارک،12۔فروری2016	
	جلد 19:شمارہ 11	
14۔	ایجنڈا ----------	1107
15۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	1109
16۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	1110

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات(محکمہ داخلہ)	
17-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1111
18-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1154
	تحاریک التوائے کار	
19-	مانگا منڈی میں واقع پاسکو کے گوداموں میں کھاد سٹور کرنے کا انکشاف ------------	1179
20-	لاہور کی گنجان آبادیوں میں ایل پی جی سٹیشنوں کی بھرمار ------------	1181
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون(جوزیر غور لائے گئے)	
21-	مسودہ قانون(ترمیم)فوائد زچگی پنجاب2015کے تسلسل کی غرض سے تحریک ------------	1183
22-	مسودہ قانون(ترمیم)فوائد زچگی پنجاب2015 ------------	1184
23-	مسودہ قانون(ترمیم)قوانین عوامی نمائندگان پنجاب2016 ------------	1190
	سوموار،15-فروری2016	
	جلد 19:شمارہ 12	
24-	ایجنڈا ------------	1199
25-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1201
26-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1202
	سوالات(محکمہ جات آبپاشی اور ٹرانسپورٹ)	
27-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1203
	تعزیت	
28-	معزز ممبر محترمہ رخسانہ کوکب کے بھائی کے انتقال پر دعائے مغفرت ------------	1204
29-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (---جاری) ------------	1204

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
30۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	1235
	تحاریک استحقاق	
31۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	1246
	تحاریک التوائے کار	
32۔	سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کی عدم دلچسپی (---جاری) -----------	1247
33۔	پنجاب کے چھوٹے ملازمین کے سرکاری گھروں کی مرمت نہ کرنے کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) -----------	1252
34۔	حفاظتی ٹیکوں کے مراکز میں سرنجیں نہ ہونے کی وجہ سے بچے حفاظتی ٹیکوں سے محروم -----------	1254
35۔	گوجرانوالہ کے اکثر سرکاری سکولوں میں ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس نہ ہونے کی وجہ سے انتظامی امور متاثر -----------	1255
36۔	ضلع فیصل آباد کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی، ڈاکٹرز کی حاضری اور صفائی کا مناسب بندوبست نہ ہونا -----------	1257
37۔	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی انتظامیہ اور پبلشرز کی ملی بھگت سے کتابوں کی غیر معیاری چھپائی کا انکشاف -----------	1258
38۔	کورم کی نشاندہی -----------	1261
	منگل، 16-فروری 2016	
	جلد 19: شمارہ 13	
39۔	ایجنڈا -----------	1265
40۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	1267
41۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	1268

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات جیل خانہ جات اور سپیشل ایجوکیشن)	
42۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1269
43۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1304
44۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1319
	پوائنٹ آف آرڈر	
45۔	اورنج لائن ٹرین منصوبے پر ایوان میں بحث کروانے کا مطالبہ ------------	1339
	تحاریک استحقاق	
46۔	پولیس چوکی ائیرپورٹ سوسائٹی راولپنڈی کے انچارج کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز رویّہ (---جاری) ------------	1344
	پوائنٹ آف آرڈر	
47۔	اورنج لائن ٹرین منصوبے پر ایوان میں بحث کروانے کا مطالبہ (---جاری) ------------	1345
	تحاریک التوائے کار	
48۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	1347
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
49۔	نادرا اور پاسپورٹ آفس میں خواتین کی تصاویر اتارنے کے لئے خواتین اہلکار تعینات کرنے کا مطالبہ (---جاری) ------------	1349
50۔	گورونانک دیو جی کے 547ویں یوم پیدائش پر ڈاک ٹکٹ کے اجراء کا مطالبہ ------------	1350
51۔	انڈکس	

991

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11۔فروری 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

قاعدہ 244۔اے کے تحت تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 244۔اے کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم کو منظور کیا جائے۔

نوٹ: مجوزہ ترامیم منسلکہ پر دی گئی ہیں۔

992

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر37بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات پنجاب2015،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے جنگلات وماہی پروری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفورزیر غورلایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات پنجاب2015منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی2015 (مسودہ قانون نمبر43بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی2015،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفورزیر غورلایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی2015منظور کیاجائے۔

(بی) عام بحث

زراعت اور گنے کے کاشتکاروں کی شکایات پر ہونے والی عام بحث کو سمیٹنا

993

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

جمعرات،11۔فروری2016

(یوم الخمیس،2۔جمادی الاوّل1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 12 بج کر40 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

يَوۡمَ نَدۡعُوۡا كُلَّ
اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمۡۚ فَمَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ فَاُولٰۤٮِٕكَ يَقۡرَءُوۡنَ
كِتٰبَهُمۡ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا‏ ﴿۷۱﴾ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى فَهُوَ
فِى الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى وَاَضَلُّ سَبِيۡلًا‏ ﴿۷۲﴾

سورۃ بنیٓ اسرآئیل 71 تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہو گا (71) اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور (72)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمھارے نہیں ہوتے
ملتی نہ اگر بھیک حضور آپ کے در سے
اس ٹھاٹھ سے منگتوں کے گزارے نہیں ہوتے
ہم جیسے نکموں کو گلے کون لگاتا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر 1860 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔148 میں لیڈیز پارک کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1860: میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔148 لاہور میں کتنے لیڈیز پارک ہیں اور کون کون سے ہیں اور ان پارکس میں عورتوں اور بچوں کے لئے کون سی سہولیات موجود ہیں؟

(ب) کیا حکومت لیڈیز پارک سمن آباد کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سمن آباد سکیم حلقہ۔148 میں دو لیڈیز پارک ہیں اور ایک فیملی پارک ہے اس میں جو سہولیات ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔	جھولے	10 عدد	2۔	مونکی بار	3 عدد
3۔	3۔ سی سا	1 عدد	4۔	سلائیڈ	1 عدد
6۔	فٹبال جنگلہ	1 عدد	6۔	دینی درسگاہ	2 عدد
7۔	رات کے وقت لائٹنگ کا مناسب انتظام موجود ہے۔				

(ب) سمن آباد سکیم میں پہلے ہی دو لیڈیز پارک بنے ہوئے ہیں اور جگہ کم ہونے کی وجہ سے لیڈیز پارکوں میں مزید توسیع نہیں ہو سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں ضمنی سوال ہے کہ منسٹر صاحب یہ فرمادیں کہ یہ جو دو لیڈیز پارک ہیں یہ کس کس جگہ پر ہیں اور جو فیملی پارک ہے یہ کس جگہ پر واقع ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! لیڈیز پارک دو ہیں ایک N Block adjacent چودھری کالونی سمن آباد میں ہے اس کا ایریا 11 کنال ہے۔ دوسرا لیڈیز پارک رسول پارک adjacent to football ground ہے اس کا ٹوٹل ایریا 8 کنال ہے جس کے 4 کنال پر یہ لیڈیز پارک ہے اور تیسرا جو فیملی پارک ہے وہ second round about سمن آباد میں ہے اس کا ایریا 16 کنال ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) کا ضمنی سوال ہے جس کا جواب میں پہلے پڑھوں گا تاکہ پھر منسٹر صاحب اس کا جواب دے سکیں۔ سمن آباد سکیم میں پہلے ہی دو لیڈیز پارک بنے ہوئے ہیں اور جگہ کم ہونے کی وجہ سے لیڈیز پارکوں میں مزید توسیع نہیں ہو سکتی۔ گزارش یہ ہے کہ جو لیڈیز پارک سمن آباد ہے اس کے ساتھ تقریباً کوئی ڈیڑھ کنال کے قریب یا شاید اس سے زیادہ جگہ ہو گی وہاں پر ایک رقبہ موجود ہے یہاں پر آپ کے چیمبر میں ڈی جی صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں پچھلے دنوں اُن سے بھی میں نے request کی تھی انہوں نے بھی اس پر کافی کام کیا ہے اور ایک اچھے انداز میں اس کیس کو وہ لے کر آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں ساتھ والی جو جگہ ہے وہ لیڈیز پارک کے بالکل adjacent ہے تقریباً ڈیڑھ کنال ہے اس پر قبضہ ہو چکا ہے۔ کسی نے اس پر جعلی رجسٹری کروائی ہوئی ہے اور وہ لیڈیز پارک کے بالکل ساتھ ہے۔ انہوں نے وہاں جم بنا لیا ہوا ہے۔ صبح کو جب وہ ایکسر سائز کر رہے ہوتے ہیں اور ساتھ والی جگہ پر جب لیڈیز واک کرنے کے لئے آتی ہیں تو جب وہ لوگ اپنی vulgar زبان استعمال کرتے ہیں تو وہ آوازیں اس کے ساتھ پلاٹ پر سنی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ مجھے یہ بتا دیا جائے کہ اس لیڈیز پارک کے ساتھ والی جگہ کا جو توسیع کا منصوبہ ہے اس کو کب تک vacate کروایا جا سکتا ہے اور اس کا موجودہ status کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ سوال ان کے متعلق تو نہیں بنتا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ لیڈیز پارک کا حصہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے کیونکہ کسی نے قبضہ کیا ہوا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ ایک گراؤنڈ پر قبضہ ہو گیا ہے وہ گراؤنڈ کس کا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی گراؤنڈ ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں پر ڈی جی صاحب بھی موجود ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ منسٹر صاحب کی بات کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! این بلاک چودھری کالونی پارک سمن آباد کا ایریا 11 کنال ہے اگر اس حوالے سے ان کا کوئی سوال ہوتا تو ہم اس کی مزید معلومات منگوا لیتے وہ تمام معلومات ڈیپارٹمنٹ کے پاس موجود ہیں لیکن اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ اس میں مزید issue ہے تو اس کو پھر explore کر لیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے سوال میں پوچھا تھا کہ کیا ہم اس کی توسیع کر سکتے ہیں؟ میں نے اسی بناء پر یہ بات کی ہے کہ اس کی توسیع ہو سکتی ہے کیونکہ ایل ڈی اے کی ایک proper scheme این بلاک سمن آباد ہے اس کے اندر پارک کی جگہ چھوڑی گئی ہے، سکول کی جگہ چھوڑی گئی، ڈسپنسری کی جگہ چھوڑی گئی اور وہاں پر کوئی پرائیویٹ لینڈ نہیں ہے اس لئے کوئی بندہ اس گراؤنڈ کی پرائیویٹ رجسٹری بھی نہیں کروا سکتا۔ اس گراؤنڈ کی ایک پرائیویٹ رجسٹری ہو گئی ہے جس کی بناء پر میں پوچھ رہا ہوں کہ اس جگہ کو کب تک ہم vacate کروا لیں گے تاکہ اس لیڈیز پارک کو وسیع کیا جا سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اس کو کہیں عدالت وغیرہ میں pursue کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بالکل عدالت میں کیس ہے میں آپ سے agree کرتا ہوں۔ میں منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس وقت اس کا status کیا ہے تاکہ ہم اس کو مزید pursue کر سکیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! جب یہ vacate ہو جائے کیا پھر اس کو پارک میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! وہ جس جگہ کی بات کر رہے ہیں وہ غالباً وہاں پندرہ بیس سال سے قائم ہے، کیس عدالت میں زیر سماعت ہے اور ڈیپارٹمنٹ اس کو pursue کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس معاملے کو pursue کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس کو جلد priority base پر کر لیا جائے کیونکہ اب یہ پتا چلا ہے کہ انہوں نے اس کی رجسٹری کروائی ہوئی ہے پہلے ایسا نہیں تھا پہلے یہی تھا کہ شاید گورنمنٹ نے ان کو یہ جگہ لیز پر دی ہوئی ہے لیکن بعد میں یہ پتا چلا کہ اس جگہ پر قبضہ ہو گیا ہے اور اس کی رجسٹری ہو گئی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ ان کو یہ ہدایت فرما دیں کہ اس کو priority base پر pursue کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو priority base پر pursue کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ان کی معلومات ٹھیک ہیں کہ اس کی واقعی کوئی رجسٹری بھی پیش کی ہوئی ہے لیکن محکمہ اس کو pursue کر رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مزید pursue کریں گے۔ اگر اس پر قبضہ ہوا ہے اور وہ vacate ہو کر اس پارک میں اضافہ ہو جائے تو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس علاقے کے لوگوں کے لئے بہت اچھا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ڈی جی صاحب نے اس کیس کو بڑے اچھے طریقے سے دیکھا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کو as early as possible دیکھا جائے گا جس طرح منسٹر صاحب نے یہاں پر commitment کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے یہاں پر commitment کی ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خرم وٹو صاحب!

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! یہ آپ کی اسمبلی کے متصل ایک پارک ہے اس کے حوالے سے پچھلے ایک دو دنوں سے کافی شور وغل ہو رہا ہے کہ اس پارک کو بند کر دیا گیا ہے۔ وہاں پر کنکریٹ، سیمنٹ اور اینٹیں رکھ کر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سا پارک؟

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! اسمبلی کے متصل ایک پارک ہے اس کے بارے میں باہر بھی لوگوں نے کافی کہا ہے اگر اس پر وزیر موصوف کچھ بتانا چاہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں پر تو کوئی گراونڈ نہیں ہے، وہ تو اسمبلی کی بلڈنگ ہے اور ہم اس کو دیکھ رہے ہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1966 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سیوریج کی صفائی و دیگر تفصیلات

*1966: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا مغلپورہ سب ڈویژن بڑے میاں درس قبرستان لاہور نے یونین کونسل نمبر 45 اور 46 کی گلیوں میں پچھلے دو سالوں کے دوران کتنی مرتبہ سیوریج کی صفائی کی ان کی گلی وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس صفائی میں جن ملازمین نے حصہ لیا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ سے آگاہ کریں؟

(ج) اس ڈویژن کی حدود میں کون کون سے علاقے آتے ہیں؟

(د) اس سب ڈویژن کو سیوریج صفائی کی مد میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یونین کونسل نمبر 45 اور 46 لاہور کے لئے کتنے فنڈز دیئے گئے، کتنے یونین کونسل نمبر 45 اور 46 کی سیوریج صفائی مہم پر خرچ ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پچھلے دو سالوں میں واسا مغلپورہ سب ڈویژن نے شیڈول کے مطابق یونین کونسل نمبر 45 اور 46 کی گلیوں کی صفائی عملہ سے کروائی۔ سیوریج صفائی کے شیڈول کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس صفائی میں مندرجہ ذیل سٹاف نے حصہ لیا:

نام	عہدہ	گریڈ
محمد ادریس	سب انجینئر	11
پطرس مسیح	سیور مین	2
یوسف مسیح	سیور مین	2
وارث مسیح	سیور مین	2
شوکت مسیح	سیور مین	2
پرویز مسیح	سیور مین	2

(ج) اس ڈویژن کی حدود میں پیراشوٹ کالونی، اچنٹ گڑھ۔ باغیچی سیٹھاں والی، عظیم گراؤنڈ، درس بڑے میاں، مدنی کالونی، سحر روڈ، انگوری باغ سکیم، رام گڑھ، مغلپورہ، کوٹلی پیر عبدالرحمٰن، فیصل پارک، گنج مغلپورہ، لال پل، امرتسری محلہ، فیاض پارک اور عمر کالونی کے علاقے شامل ہیں۔

(د) اس سب ڈویژن کو سیوریج صفائی کی مد میں کوئی فنڈ علیحدہ سے نہیں ملتا بلکہ موجود سیوریج کی صفائی کرنے والا اسٹاف سیوریج کی صفائی کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ یونین کونسل 45 نمبر اور 46 کی گلیوں میں پچھلے دو سالوں میں کتنی مرتبہ سیوریج کی صفائی کی گئی؟ جواب میں لکھ دیا گیا کہ پچھلے دو سالوں میں واسا مغلپورہ سب ڈویژن شیڈول کے مطابق صفائی کر رہا ہے۔ یہ شیڈول کیا ہے، کسی کے بلانے پر عملہ آتا ہے اور وہاں maintenance کا کوئی طریقہ ہے کہ وہاں پر monthly آیا جاتا ہے؟ وہاں سیوریج کے اتنے مسائل ہیں وہاں ہر دو سے تین ہفتے بعد سیوریج کو صاف کرنا پڑتا ہے تاکہ صاف پانی پیا جاسکے کیونکہ پانی اور سیوریج کی پائپ لائن mix ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کس شیڈول کے تحت صفائی کروائی جاتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس کی پوری detail بھی دی گئی ہے کہ دو سالوں میں اس کی کس طرح صفائی کی گئی ہے۔ یونین کونسل نمبر 45 اور 46 کی کل سیوریج لمبائی 12 کلو میٹر ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کا جو normally شیڈول یہ ہے کہ سال میں دو مرتبہ regular صفائی کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ اگر کوئی شکایت آ جائے تو فوری طور پر آ کر اس کو rectify کر دیا جاتا ہے ورنہ سال میں دو مرتبہ ڈیپارٹمنٹ کا سٹینڈرڈ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وہاں کے سیوریج کا حال یہ ہے کہ اگر ہر دو سے تین ہفتے بعد یا چار ہفتے بعد صفائی نہ ہو تو پھر سیوریج کا پانی پینے والے پانی کے ساتھ مکس ہوتا ہے۔ وہ پانی پینا تو درکنار اس سے نہ نہایا جا سکتا ہے حتیٰ کہ وضو بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ اتنا خراب پانی ہے اس میں اتنی smell ہے کہ ہم وضو بھی نہیں کر سکتے۔ اگر یہ سال میں دو مرتبہ جائیں وہاں پر تو کوئی بلانے پر نہیں جاتا، مجھے تو پتا ہے کیونکہ لوگ مجھے فون کرتے ہیں کہ آپ واسا والوں کو فون کر دیں کہ یہاں پر آ کر صفائی کر دیں۔ واسا کا عملہ کسی کے کہنے پر نہیں آتا جب تک کوئی responsible شخص یا کوئی ایم پی اے فون نہ کرے۔ میں آپ کو بتا دوں کہ وہاں پر پانی کے جو حالات ہیں اس کو پینا تو بہت دور کی بات ہے آپ اس پانی کو کسی طرح بھی استعمال نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ تو general statement ہوئی، میں نے کہا ہے کہ یہ شیڈول دیکھ لیں وہ پورا دیا گیا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جز (د) کا جواب ہے کہ اس سب ڈویژن کو سیوریج صفائی کی مد میں کوئی فنڈ علیحدہ سے نہیں ملتا بلکہ موجود سیوریج کی صفائی کرنے والا سٹاف سیوریج کی صفائی کرتا ہے۔ اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ سیوریج لائن کتنی پرانی ہے، یہ کب ڈالی گئی تھی کیونکہ ان کو بار بار صاف کرنا پڑتا ہے وہاں پر اکثر یہی حالات ہوتے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! definitely سیوریج کے پائپ تو پرانے ہی ہیں اور ساتھ ساتھ ان کی replacement کا عمل بھی چل رہا ہے لیکن سوال کے جز (د) کے حوالے سے ڈیپارٹمنٹ کوئی علیحدہ سے فنڈ نہیں دیتا البتہ جز (ب) میں جن بندوں کی ڈیوٹیاں depute ہیں یہی بندے regular اس کام کی ڈیوٹی بھی کرتے ہیں اور اس کے لئے کوئی علیحدہ فنڈ یا علیحدہ سٹاف نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا ان کی replacement ہو رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ عمل ساتھ ساتھ چل رہا ہے اور definitely لاہور کی بہت ساری جگہوں پر پائپ بہت پرانے ہو چکے ہیں جن کی replacement بھی ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اس کی کب تک replacement ہو سکے گی کیونکہ یہ مسئلہ بہت عرصے سے چل رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! replacement کی کوئی date دے سکتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے ساتھ ساتھ ابھی GASCO کا ایک پراجیکٹ فیز-II چل رہا ہے جس میں پورے لاہور کی سیوریج لائن کو تبدیل کرنے کی proposal چل رہی ہے لیکن جو اس ایریے میں پائپ لگے ہوئے ہیں وہ 1988 کے ہیں وہ definitely پرانے ہیں ان کی replacement کی ضرورت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ongoing process ہے جو چل رہا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا بہت اہم سوال ہے۔ یہ پائپ پرانے ہو گئے، بدلنے والے ہیں یہ ایک الگ issue ہے۔ سوال یہ ہے کہ سیوریج بند کیوں ہوتے ہیں ان کی صفائی کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟ (قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس سوال کی کوئی detail ہے کہ یہ بند کیوں ہوئے؟
وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سیوریج پائپ بند ہونے کی تو بہت ساری وجوہات ہو سکتی ہیں۔ لوگ استعمال ٹھیک نہیں کرتے، شاپر ڈال دیتے ہیں اور کوئی موٹی چیزیں ڈال دیتے ہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!
میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں یہ ذرا وضاحت تو فرمائیں کہ لوگ کیا چیزیں ڈال دیتے ہیں؟
جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس کو چیک کروا لیتے ہیں کہ کیا چیزیں ہیں۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔
ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1967 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کونسلز نمبر 45 اور 46 میں پانی کے نئے پائپ بچھانے کی تفصیلات

*1967: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسلز نمبر 45 اور 46 لاہور میں پانی کے پائپ کب بچھائے گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان یونین کونسلز میں لگائے گئے پائپ ناکارہ ہو چکے ہیں جس کے باعث علاقے کے لوگوں کو سیوریج کا ملا پانی پینے کو مل رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقے کے لوگوں نے متعدد بار مغلپورہ سب ڈویژن واسا لاہور کے اعلیٰ حکام کو شکایات بھی نوٹ کروائیں لیکن اس پر تاحال کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا یونین کونسلز میں پانی کے نئے پائپ بچھانے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ علاقے کے لوگوں کو بیماریوں سے پاک، صاف پانی فراہم کیا جاسکے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یونین کونسلز نمبر 45 اور 46 میں مختلف اوقات میں فنڈز دستیاب ہونے پر واٹر سپلائی لائنیں بچھائی گئیں۔ مذکورہ یونین کونسلز میں واٹر سپلائی لائنوں کی بچھائی کا آغاز 1988 میں ہوا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ یونین کونسلز میں بچھائی گئی پائپ لائن جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور لوگوں کو سیوریج کا ملا پانی پینے کو مل رہا ہے۔ تاہم جب کبھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت رفع کی جاتی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنا ہی ½ انچ پائپ کا لیک ہونا ہوتا ہے جو اس کی اپنی ہی سیوریج کی ہودی سے گزر رہا ہوتا ہے۔ دسمبر 2013 میں بھی مذکورہ علاقوں سے پانی کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ جب بھی کوئی شکایت دفتر میں موصول ہوتی ہے تو فوری طور پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور شکایت کو رفع کیا جاتا ہے۔

(د) جی ہاں! یونین کونسلز نمبر 45 اور 46 کی کچھ گلیوں میں واٹر سپلائی لائنیں پرانی اور گہری ہو چکی ہیں جن کی تبدیلی منصوبہ گیسٹر وپیکج فیز-II کے تحت کی جائے گی جو اس وقت پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب میں منظوری کے مراحل میں ہے۔ منصوبہ کی منظوری اور فنڈ کی دستیابی کے بعد کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں میاں صاحب کو بتا دوں کہ پائپ بند کیوں ہوتے ہیں کیونکہ حکومت نے کوئی zoning نہیں کی ہوئی، میں آپ کو گلبرگ کے ایریا کا بتاتا ہوں کہ پہلے جس چار کنال کے گھر میں پانچ سے دس لوگ رہتے تھے اب وہاں پر بڑی building بن گئی ہیں لیکن جو سیوریج ڈالا گیا تھا وہ پانچ سے دس لوگوں کے لئے تھا اب وہاں 500 بندہ بلڈنگ کھڑی کر کے استعمال کر رہا ہے اس لئے وہ پائپ بلاک ہو رہے ہیں کیونکہ اس کی تیاری کے وقت proper zoning نہیں کی گئی تھی کہ اس کا کمرشل استعمال بھی ہو گا لیکن ابھی تک وہاں پر residential pipes چل رہے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ ایسے نہ کریں، مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ polythene ہوتا ہے جس کی وجہ سے سیوریج بند ہوتے ہیں۔ ان polythene shoppers کے استعمال پر پابندی لگنی چاہئے۔ دنیا بھر میں یہ polythene shoppers بند ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے اکیلے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ جی، ڈاکٹر مراد راس صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! الف (جز) کے اندر لکھا ہوا ہے کہ یونین کونسل نمبر 45 اور 46 میں مختلف اوقات میں فنڈز دستیاب ہونے پر واٹر سپلائی لائنیں بچھائی گئیں۔ مذکورہ یونین کونسلز میں واٹر سپلائی لائنوں کی بچھائی کا آغاز 1988 میں ہوا جیسے منسٹر صاحب نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ pipes کسی schedule کے مطابق ٹھیک ہوتے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتا دوں کہ یہ صرف یونین کونسلز نمبر 45 اور 46 کے اندر problem نہیں ہے بلکہ یہاں پر جتنے بھی لاہور کے ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہوں گے تو وہ مجھے کوئی ایک حلقہ بتا دیں کہ جہاں کچی آبادیوں کے اندر یہ problem نہ آ رہی ہو؟ یہاں پر کوئی ایک حلقہ ایسا نہیں ہے جہاں پر یہ problem نہ ہو۔ میں نے واسا کے ایم ڈی کے ساتھ آج سے دو سال پہلے بیٹھ کر بات کی تھی کہ اگر یہ سیوریج کا مسئلہ جیل روڈ سے لے کر فیروزپور روڈ تک ٹھیک کیا جائے تو کیا خرچہ آئے گا؟ انہوں نے کہا تھا کہ اس پر چار سے پانچ ارب روپے کا خرچہ آئے گا۔ صرف 4 سے 5۔ ارب روپے کے خرچے سے لاکھوں لوگوں کی زندگیاں بدل جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے لاہور کے سیوریج سسٹم کے حوالے سے بات کی تھی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ سوال واٹر سپلائی کے متعلق ہے۔ میں نے جس طرح بات کی کہ گیسٹر و فیز-II تقریباً 1.758 بلین کا پراجیکٹ ہے اور پورے لاہور میں pipes کی replacement ہونی تھی وہ تقریباً 422 کلومیٹر تھی اس میں 325 کلومیٹر تک pipes کی lay down یا length replacement کر دی گئی ہے۔ اگر آپ specifically ان دو یونین کونسل کی بات کریں تو اس پراجیکٹ کے تحت یونین کونسل نمبر 45 میں RF 23140 اور یونین کونسل نمبر 46 میں RF 2180 پائپ لائن تبدیل کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ادھر پھر وہی issue دوبارہ اٹھایا گیا ہے کہ جب کوئی complaint کی جاتی ہے تو لوگ آ جاتے ہیں۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ کوئی نہیں آتا اور اگر کوئی آتا ہو تا تو لوگ مجھے فون کیوں کرتے؟ جب سیوریج کا مسئلہ ہوتا ہے تو صفائی کے لئے کوئی بندہ نہیں آتا، جب پینے کے پانی کا مسئلہ ہوتا ہے اور جب وہ دونوں مکس ہو جاتے ہیں تو کوئی بندہ صفائی کے لئے نہیں آتا جب تک کوئی نہ کوئی influential بندہ call نہ کرے۔

جناب سپیکر! جز (د) کے اندر جواب میں ہے کہ یہ اس وقت پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب میں منظوری کے مراحل میں ہے۔ منصوبہ کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے بعد کام کا آغاز کر دیا جائے گا تو مجھے اس کی ذرا تھوڑی سی detail بتا دیں کہ یہ مرحلہ کب تک ختم ہو گا اور اس کے فنڈز کب دستیاب ہوں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے detail بتا دی ہے۔ چلیں! منسٹر صاحب! آپ detail دوبارہ بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس کا جواب دیا گیا ہے کیونکہ جب یہ جواب دیا گیا تھا تو اس وقت یہ ان مراحل میں تھا۔ اب اس کے تحت 2014-15 میں یونین کونسل نمبر 45 میں RF23140 کی length change ہو گئی ہے اور یونین کونسل نمبر 46 میں RF2180 کی length change ہو گئی ہے۔ جو انہوں نے پہلے complaint والی بات کی تو اس پر یہ کوئی specific بات بتائیں لیکن جہاں تک میں نے انفارمیشن لی ہے تو ان کی ایک ہیلپ لائن 1334 بنی ہوئی ہے اور اس پر لوگ complaint کرتے ہیں اور وہ ریکارڈ ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا ہر ڈویژن کا ایک پی ٹی سی ایل نمبر ہے اس پر بھی لوگ complaints کرتے ہیں اگر وہ نہ ہو تو ایس ڈی او یا ایکسیئن کے نمبرز بھی ہیں۔ آپ کوئی specific بات بتائیں کہ اگر کسی نے complaint کی ہو اور اس کو وہاں سے proper جواب نہ ملا ہو تو پھر میرے خیال میں بندہ اس پر آگے ایکشن لینے کی پوزیشن میں ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اور منسٹر صاحب یہاں سے باہر اٹھتے ہیں اور کسی کا فون پکڑتے ہیں کیونکہ میرا اور منسٹر صاحب کا نمبر بھی وہاں ریکارڈ ہوا ہے اور ہیلپ لائن پر complaint کرتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ کتنی دیر میں respond آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ اس پر try کریں پھر ہم منسٹر صاحب سے پوچھیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔اللہ کرے کہ آج آپ مطمئن ہو جائیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2187 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی ایچ اے میں ملازمین کی کمی کی تفصیلات

*2187: **میاں طاہر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے فیصل آباد کے زیر کنٹرول اس وقت تقریباً ایک ہزار سے زائد گراؤنڈز ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان گراؤنڈ کی دیکھ بھال کے لئے پی ایچ اے فیصل آباد کے پاس صرف 300 کے قریب ملازم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گراؤنڈز کی تعداد کے مطابق ملازمین کی تعداد انتہائی کم ہے؟

(د) کیا حکومت مزید ملازمین فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست نہ ہے پی ایچ اے کے زیر کنٹرول گراؤنڈز / پارکس کی کل تعداد 303 ہے گرین بیلٹس اور سنٹرل میڈینز کی تعداد 92 اور چوکس وغیرہ کی تعداد 74 ہے۔

(ب) پی ایچ اے کے پاس اس وقت دستیاب مالی / بیلداران کی تعداد 545 ہے جن میں سپروائزری سٹاف بھی شامل ہے

(ج) بالکل درست ہے پی ایچ اے کے موجودہ زیر کنٹرول رقبہ کے مطابق باغبانی / ایگریکلچر فارمولا کے تحت ادارہ کو 1416 مالی بیلداران کی ضرورت ہے جبکہ اس وقت صرف 545 بیلداران / مالی کام کر رہے ہیں۔

(د) پی ایچ اے نے حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کروائی ہے اور معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! مطمئن ہونے کی بات نہیں ہے لیکن بات یہ ہے کہ میں نے یہ سوال 26۔اگست 2013 کو جمع کروایا تھا اور مارچ 2014 میں اس کا جواب ملا ہے۔ اب آپ خود دیکھ لیں کہ اتنے عرصے بعد جو جواب آرہا ہے۔ میں نے 2013 میں تیاری کی تھی تو اب وہاں پر حالات مختلف ہیں۔ اسمبلی کے rules یہ کہتے ہیں کہ پندرہ دن کے اندر اندر اس کا جواب آنا چاہئے لیکن تاخیر کی وجوہات منسٹر صاحب یہاں پر ایوان کو بتائیں اور آج آپ یہ ruling پاس کریں۔ تمام معزز ممبران میری اس بات کا ساتھ دیں کہ اگر کوئی بھی معزز ممبر سوال پوچھتا ہے تو اس کا پندرہ دن کے اندر اندر جواب آنا چاہئے لیکن دو سال میں تو بچہ پیدا ہو کر چلنا بھی شروع کر دیتا ہے اور جواب تب آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس سوال کا جواب 25۔مارچ 2014 کو آ گیا تھا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! دیکھیں! ایک سال بعد جواب آیا ہے اور ابھی جو جواب دیا گیا ہے، آپ منسٹر صاحب کے ساتھ میری ایک میٹنگ اپنے چیمبر میں رکھ لیں تو میں اس بات کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر میرے سوال کا جواب درست ہو تو آپ جو سزا تجویز کریں گے میں وہ قبول کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں نے آپ سے پہلے کہا تھا کہ اللہ کرے کہ آپ مطمئن ہو جائیں اور مجھے اندازہ بھی تھا۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کون سے جز سے مطمئن نہیں ہیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! جز (الف) میں، میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے فیصل آباد کے زیر کنٹرول اس وقت تقریباً ایک ہزار سے زائد گراؤنڈز ہیں جس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ وہاں پر 303 پارکس ہیں، 92 گرین بیلٹس ہیں اور 74 چوکس ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اس میں کیا غلط ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اب ان کی ٹوٹل تعداد 469 بنتی ہے تو میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ جتنے لوگ بتائے گئے ہیں یعنی اس میں 545 کام کرتے ہیں جن میں دفتر کا سٹاف بھی شامل ہے تو کون سا ایسا پارک ہے، دس دس ایکڑ کے پارکس ہیں اور ان میں ایک صرف مالی ہے تو وہ کیسے چلے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سپیکر! اس میں غلط کون سی بات ہے۔ میاں صاحب! اب اس میں غلط کیا بات ہے ؟آپ کہیں کہ ان کی تعداد کم ہے اور آپ یہ تعداد بڑھادیں۔ آپ انہیں تجویز دیں کہ 545 سے بڑھا کر1000 کر دیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں غلط یہ کہہ رہا تھا کہ میرے دو سوال ہیں اور اس میں، میں نے تنخواہوں کا پوچھا تھا کہ تنخواہیں ٹی ایم اے دے رہا ہے یا نہیں دے رہا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اسی سوال پر رہیں اور جب اس کا جواب آئے گا تو تب بات کریں گے۔ میاں صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ سوچ کر آتے ہیں کہ تنقید کرنی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جب کچھ ٹھیک نہیں ہو گا تو پھر تنقید نہ کروں تو کیا کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں کیا غلط ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اپنے حلقے سے ووٹ لے کر آیا ہوں اور لوگ مجھے پوچھتے ہیں کہ ہم نے آپ کو ووٹ دے کر اسمبلی بھیجا ہے تو اب میں پھر تنقید نہ کروں تو کیا کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میڈیا دیکھ رہا ہے اور اپوزیشن یہاں پر موجود ہے۔ آپ صرف مجھے ہی قائل کر لیں کہ اس میں غلط کیا بات ہے؟ وہاں 545 بیلدار ہیں، 303 پارکس ہیں، 72 چوکس وغیرہ ہیں۔ انہوں نے اس کی مکمل detail دی ہوئی ہے تو اس میں کیا غلط ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! انہوں نے جو 545 تعداد دی ہے اس میں سے اکثر لوگ افسروں کے گھروں میں کام کر رہے ہیں اور پارکس ویران پڑے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سنیں، آپ یہ بات کریں کہ یہ 545 ملازمین وہاں موجود نہیں ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! مجھے منسٹر صاحب یہ 545 ملازمین on ground پورے کر کے دکھائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بتائیں کہ آپ کے پاس وہاں پر 545 لوگ نہیں ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دیتا ہوں، ویسے میری گزارش ہو گی کہ اس ایوان میں بامقصد گفتگو ہونی چاہیے۔ انہوں نے اپنے سوال کے متعلق پہلی بات یہ کی ہے کہ 2013 کو یہ سوال پیش ہوا لیکن اس کا جواب 23-01-14 کو دیا گیا ہے۔ آپ خود دیکھ لیں کہ اس میں کتنا time period involve ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ میں اس انفارمیشن کو مزید update کر دیتا ہوں۔ اس وقت پارکس کی تعداد 318 ہے، جواب میں اس کی تعداد 303 لکھی ہوئی ہے۔ اب پارکس کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے اور 545 ملازمین کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ اس میں اضافہ ہونا چاہئے تھا۔ اس period میں پی ایچ اے فیصل آباد نے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظوری لے کر مزید 400 بیلدار daily wages پر بھرتی کر لئے ہیں۔ اب اس وقت عملی طور پر وہاں پر ان کی تعداد 945 ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! ان کا جو دوسرا سوال ہے کہ ایک ایکڑ پر کتنے ملازمین ہونے چاہئیں؟ ٹھیک ہے ان کا سوال valid ہے اس کے figures لینے کی بھی میں نے کوشش کی ہے، جس طرح جواب کے جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ 1416 مالیوں، بیلداروں کی ضرورت ہے اور اس کا فارمولا کیا ہے؟ عام طور پر جو فارمولا استعمال ہوتا ہے کہ ایک ایکڑ پر کم از کم دو مالی ہونے چاہئیں۔ اب ان کی تعداد 945 ہو گئی ہے، ابھی بھی کچھ کمی ہے، اس کمی کو دور کرنے کے لئے محکمہ نے گورنمنٹ کو لکھا ہوا ہے۔ جیسے ہی اس کی منظوری آتی ہے بقایا balance کو بھی پورا کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ یہ کہتے ہیں کہ ساری بات جو آپ نے کی ہے وہ غلط ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس کا تو کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ایسے بات نہ کیا کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ بات کہہ رہا ہوں کہ on grounds اتنے لوگ نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر! صاحب آپ میاں صاحب کو ہر ایک ملازم کا نام، اس کا ایڈریس، اس کا ٹیلیفون نمبر provide کر دیں اور اسمبلی میں بھی provide کر دیں۔ آپ نے جو تعداد بتائی ہے وہ کم ہوئی تو پھر آپ کے محکمہ کے خلاف action ہوگا، نہیں تو میاں صاحب اس بات پر معذرت ضرور کریں گے۔ میاں صاحب! مذاق نہ بنائیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ بھی بتایا جائے کہ وہ ڈیوٹی کہاں کہاں پر کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا فرمایا ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ بھی بتایا جائے کہ وہ ڈیوٹی کہاں کہاں پر کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔آپ کی یہ بات ٹھیک ہے، آپ یہ پوچھیں کہ وہ لوگ ڈیوٹی کہاں پر کر رہے ہیں لیکن پہلے آپ نے کہہ دیا کہ ساری بات ہی غلط ہے۔

میاں طاہر: میں نے پہلے بھی یہ بات کہی ہےon the floor of the House مجھے غلط بیانی کی ضرورت نہیں ہے۔آپ میرے حلقہ میں وزیر موصوف کا ایکvisit رکھوادیں تو ان کو سمجھ آ جائے گی کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں آپ سے متفق ہوں، آپ کی بات ٹھیک ہو گی، آپ وہی بات کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ڈی جی پی ایچ اے کو فون کر کے تھک گیا ہوں کہ خدارا ان پارکس میں مالی بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اس قسم کی بات آپ بغیر تصدیق کے نہ کیا کریں، بغیر تصدیق کے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے، ایسے نہ کیا کریں، اسمبلی کے وقار کا خیال کیا کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس حلقے کا رہائشی ہوں، میں تصدیق کر کے بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس کی مزید وضاحت کر دیتا ہوں کہ یہ جو ملازمین ہیں، جب پی ایچ اے بنا تو یہ ٹی ایم اے سے ٹرانسفر ہوئے اور پی ایف سی گرانٹ کے تحت ان کا ایکfix salary budget ہے جو ان545ملازمین پر خرچ ہوتا ہے جن کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ وہاں پر نہیں ہیں، اس کا بجٹ بھی میں بتا دیتا ہوں۔ ان کو پی ایف سی گرانٹ کے تحت جو بجٹ ملتا ہے وہ172.049 ملین ہے جو ان کیsalaries کے againstان کوdirect آتا ہے۔اگر ان کے پاس کوئیconcrete بات ہے کہ فلاں بندہ محکمہ کا ملازم ہونے کے باوجود کہیں اور کام کر رہا ہے تو اس کی تفصیل بتائیں ہم ایکشن لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کس کے گھر کام کر رہے ہیں، آپ وزیر موصوف کو بتائیں یہ ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔

میاں طاہر: جی ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ No point of order. اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے جی، محترمہ!

(اذان ظہر)

میاں رفیق صاحب! اگر آپ کو نیند آئی ہے تو میرے چیمبر میں کافی پی کر آ جائیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے تو نیند نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اندازہ کیا ہے کیونکہ آپ نے اتنی بڑی جمائی لی ہے تو میں نے کہا شاید۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے جمائی لی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تو آپ کو کافی کی آفر کر رہا ہوں، آپ میرے چیمبر میں جا کر کافی پی سکتے ہیں۔ ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2211 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی ایچ اے پارکس سے متعلقہ تفصیلات

*2211: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں پی ایچ اے کے پارکس کی علاقہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان پارکس کی دیکھ بھال کرنے کے لئے ملازمین کی تعداد بہت کم ہے؟

(ج) مذکورہ پارکس کی دیکھ بھال کے لئے یکم جنوری 2011 سے آج تک کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے؟

(د) کیا حکومت لاہور شہر میں نئے پارکس بنانے اور پارکس کی دیکھ بھال کے لئے مزید ملازمین رکھنے اور جو عارضی ملازمین ہیں ان کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو پانچ سال سے زائد عرصہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے چکے ہیں، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) لاہور شہر میں پی ایچ اے کے پارکس کی علاقہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی ایچ اے میں پارکس کی دیکھ بھال کرنے کے لئے ملازمین کی تعداد مناسب ہے۔

(ج) پارکس کی دیکھ بھال کے لئے یکم جنوری 2011 سے آج تک 327 ملازمین بھرتی کئے گئے جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لاہور شہر میں حکومت کی طرف سے جو بھی نئی سوسائٹیز بنیں گی ان کے پارکس کی دیکھ بھال پی ایچ اے کرے گا۔ ڈیلی پیڈ ملازمین جو پچھلے پانچ سالوں سے کام کر رہے ہیں ان کو ریگولر کرنے کے حوالے سے حکومتِ پنجاب کی ہدایت کا انتظار ہے کیونکہ ڈیلی پیڈ ملازمین کو ریگولر کرنے کا مسئلہ پی ایچ اے کے علاوہ دیگر محکمہ جات میں بھی زیرِ بحث ہے۔ تاہم حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں جونہی ہدایات موصول ہوں گی فوراً عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پی ایچ اے لاہور کے جو ملازمین ہیں جس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ مناسب تعداد میں موجود ہیں اور 2011 کے بعد بھی 327 ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں۔ میں ان کا status پوچھنا چاہوں گی کہ ان میں سے کتنے ریگولر، کتنے permanent اور کتنے daily wages پر کام کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس وقت جو ٹوٹل ملازمین ہیں ان کی تعداد 6370 ہے۔ آپ نے جس طرح سے سوال کیا ہے کہ ان کو bifurcate کر کے بتایا جائے؟

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ اس وقت جو ریگولر ملازمین ہیں ان کی تعداد 3470 ہے، جو ملازمین اس ڈیپارٹمنٹ میں دوسرے محکموں سے deputation پر کام کر رہے ہیں ان کی تعداد چودہ ہے۔اس کے علاوہ وہ ملازمین جو contract basis پر پی ایچ اے میں ملازم ہیں ان کی تعداد 320 ہے، اس کے علاوہ ورک چارج ملازمین جو 89 دن کے contract پر کام کر رہے ہیں ان کی تعداد 28 ہے اور جو daily wages پر کام کر رہے ہیں ان کی تعداد 2549 ہے۔اس طرح ان کی ٹوٹل تعداد 6370 بنتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! فرمائیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ پی ایچ اے میں ایک بہت بڑی تعداد ایسے ملازمین کی ہے جو daily wages پر کام کر رہے ہیں۔ان میں سے بہت سے ملازمین ایسے ہیں جو پندرہ بیس سال سے ملازم ہیں اور آج بھی وہ daily wages پر کام کر رہے ہیں۔ان ملازمین کو کوئی میڈیکل کی سہولت ہے اور نہ ہی پنشن، گریجویٹی ملتی ہے۔انہوں نے جز (د) میں جواب دیا ہے کہ اس سلسلے میں معاملہ زیر بحث ہے۔میں نے 2014 میں سوال کیا تھا اس وقت 2016 ہے، میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ دو سال کے بعد اب ان کا status کیا ہے، کیا ان کو permanent یا ریگولر کرنے کے لئے کوئی step لیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف صاحب! ان کو permanent کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے جو پندرہ، پندرہ سال سے آپ کے پاس کام کر رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ ایک policy matter ہے چونکہ daily wages ملازمین صرف پی ایچ اے میں نہیں ہیں بلکہ تمام محکمہ جات میں موجود ہیں۔اس کے لئے مختلف کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، ان کی meetings کا سلسلہ جاری ہے۔جس دن بھی گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں directions آ گئیں کہ daily wages ملازمین کو permanent کر دیا جائے تو اس پر پی ایچ اے کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن ابھی تک کوئی ایسا decision نہیں ہوا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ابھی ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (د) میں کہا گیا ہے کہ لاہور شہر میں، میں حکومت کی طرف سے جو بھی نئی سوسائٹیز بنیں گی ان کے پارکس کی دیکھ بھال پی ایچ اے کرے گا۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے جاننا چاہوں گی کہ نئی سوسائٹیز کی دیکھ بھال پی ایچ اے کرے گا لیکن پہلے سے جو کوآپریٹو سوسائٹیز موجود ہیں ان کی دیکھ بھال کس کے ذمہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ پرائیویٹ سوسائٹیز بھی اس میں شامل ہیں، یا جو بھی کوئی نئی سوسائٹیز بنیں گی ان کو اس میں شامل کیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ان کا جو سوال ہے اس کا جواب یہ ہے کہ نئی سوسائٹیز سے یہاں مراد وہ سوسائٹیز ہیں جو گورنمنٹ یا ایل ڈی اے کی طرف سے بنیں گی ان کی ذمہ داری پی ایچ اے پر ہے۔ جہاں تک پرائیویٹ سوسائٹی کا سوال ہے تو اس کی maintenance انہیں خود کرنا پڑتی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جو کوآپریٹو سوسائٹیز ہوتی ہیں وہ پرائیویٹ نہیں ہوتیں بلکہ گورنمنٹ کی ہوتی ہیں، ان کا کیا status ہے ان کی look after کون کرے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! کوآپریٹو سوسائٹیز گورنمنٹ کی نہیں ہوتیں بلکہ ان کا ایک اپنا سلسلہ ہوتا ہے، ان کا اپنا بورڈ ہوتا ہے، ان کا اپنا میکنزم ہوتا ہے اور وہ خود اپنی ہر چیز کی دیکھ بھال کرتے ہیں

It has nothing to do it with the Government.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے request کرنا چاہوں گی کہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، request کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں جس جگہ رہتی ہوں میں عرصہ دراز سے خواہشمند تھی کہ وہاں سے حمزہ شہباز شریف یا وزیر اعلیٰ کا گزر ہو جاتا تو شاید اس علاقے میں بھی کہیں پر پودے لگ جاتے لیکن

آج موقع مل گیا ہے تو میں آپ کی وساطت سے request کروں گی کہ اگر پی ایچ اے کے متعلقہ افسران بھی اس علاقے میں سے گزر جائیں۔۔۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! یہ زرداری صاحب کو وہاں سے گزاریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری رہائش جوڈیشل کالونی لالہ زار میں ہے اس سگنل سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ چوک تک اتنا ویرانہ ہے اور ایسا لگتا ہے کہ وہ لاہور کا علاقہ ہی نہیں ہے۔ مہربانی کر کے وہاں کسی کی ڈیوٹی لگائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! نہیں۔ میں نے آخری ضمنی سوال کا کہا تھا۔ جی، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! مجھے میرے سوال کا تسلی بخش جواب نہیں ملا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! پھر آپ نے اس وقت انہیں floor کیوں دیا تھا؟ آپ نے خود کہا تھا۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! کیا ہو گیا ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ سوال کیا تھا کہ ڈیلی ویجز ملازمین کو کب تک permanent کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ پالیسی کب تک آئے گی کیونکہ پچھلے دو سال سے یہ زیر بحث ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کوئی اندازہ ہے کہ یہ پالیسی کب تک آئے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں یہاں پر اس کی کوئی commitment یا deadline تو نہیں دے سکتا چونکہ یہ پالیسی matter ہے اور اس کا impact صرف ایک پی ایچ اے پر نہیں آنا بلکہ پورے پنجاب کے ہر ڈیپارٹمنٹ پر آنا ہے۔ جب

بھی گورنمنٹ وہ پالیسی دے دی گی give assurance ا کہ پی ایچ اے کے ملازمین بھی مستفید ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! آپ نے مجھے ٹائم دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! نہیں۔ اگلا سوال نمبر 2218 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میں ان کے سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کرتا ہوں۔ اگر وہ آ گئے تو well and good نہیں تو پھر ان کے سوال کو اسی طرح dispose of کر دیں گے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 2558 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ واسا کے ترقیاتی منصوبوں میں گھپلوں پر افسران کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2558: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوری 2012 میں علامہ اقبال روڈ لاہور واسا کے ترقیاتی منصوبے میں گھپلے پر ڈی ایم ڈی آپریشن اقتدار شاہ، ڈائریکٹر طارق محمود، ایکسیئن اشفاق ترمذی، ایس ڈی او زوہیب بٹ کو معطل کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان افسران کو ڈی جی آفس میں ذاتی شنوائی کے لئے بھی طلب کیا گیا، اگر جواب اثبات میں ہے تو ان افسران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر نہیں کی گئی تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ افسران کو Rehabilitation of Allama Iqbal Road, Lahore WASA Works کے منصوبہ کی تکمیل کے دوران کام کی منظور شدہ تصریحات کو نظر انداز کرنے اور دیگر کوتاہیوں کے الزام میں ستمبر 2011 میں معطل کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ اِن افسران کو ڈی جی آفس میں ذاتی شنوائی کے لئے بھی طلب کیا گیا۔ میسرز سید اقتدار علی شاہ ڈی ایم ڈی (او اینڈ ایم)، طارق محمود (ڈائریکٹر)، محمد اشفاق ترمذی (ایکسیئن) کو ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے نے بمطابق حکمنامہ نمبری LDA/Admn/ENQ/3954/2414 مورخہ 12-04-2012 نوکری سے برطرف کر دیا تھا جبکہ زوہیب بٹ ایس ڈی او کی ایک سال کی سروس کو ضبط کر لیا گیا۔ ان برطرف ہونے والے افسران نے اس حکمنامہ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ لاہور میں پٹیشن دائر کی۔ معزز عدالت نے فیصلہ صادر کرتے ہوئے چیئرمین ایل ڈی اے کو اس پٹیشن کو بطورِ اپیل سننے اور پٹیشنرز / اپیلنٹس کو ذاتی شنوائی کا موقع فراہم کرتے ہوئے بمطابق قانون فیصلہ کرنے کی ہدایت کی۔ دونوں اطراف (اپیلنٹس اور ڈیپارٹمنٹل نمائندگان) کی ذاتی شنوائی کے بعد چیئرمین ایل ڈی اے نے ابتدائی انکوائری کی بنیاد پر کی گئی برطرفی کو مسترد (set-aside) کرتے ہوئے بمطابق حکمنامہ نمبری 646 مورخہ 18-08-2012 ان افسران کو بحال کر دیا اور جناب محمد جاوید الیاس، ای ڈی او (ورکس اینڈ سروسز) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو ریگولر انکوائری کر کے رپورٹ جمع کروانے کا حکم صادر کیا۔ تاحال ریگولر انکوائری کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز (ب) میں کہا ہے کہ معزز عدالت نے فیصلہ صادر کیا کہ چیئرمین ایل ڈی اے اس پٹیشن کو بطور اپیل سنیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس عدالت نے ایل ڈی اے کے چیئرمین کو یہ فیصلہ کب صادر فرمایا تھا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! محترمہ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنا سوال repeat کریں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ معزز عدالت نے فیصلہ صادر کیا کہ چیئرمین ایل ڈی اے اس پٹیشن کو بطور اپیل سنیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ عدالت نے یہ فیصلہ کب دیا تھا کہ آپ اس پٹیشن کو اپیل کے طور پر سنیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! عدالت نے یہ فیصلہ 17۔اگست 2012 کو دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! عدالت نے 2012 میں فیصلہ دیا لیکن آج 2016 ہے اس لئے منسٹر صاحب بتا دیں کہ اس پر چیئرمین نے کیا انکوائری کی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عدالت نے اسے بحال کر دیا اور انکوائری جاری ہے۔ منسٹر صاحب! انکوائری کی کوئی رپورٹ آئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ابھی تک واسا میں انکوائری رپورٹ فائنل ہو کر نہیں آئی اور یہ بندہ (اقتدار شاہ) ریٹائر بھی ہو گیا ہے لیکن جو انکوائری آفیسر مقرر تھے ان کی طرف سے ابھی تک باضابطہ ایل ڈی اے کو اس کی انکوائری رپورٹ نہیں ملی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں انکوائری آفیسر کون ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جاوید الیاس ای ڈی او (ورکس اینڈ سروسز) CDGL انکوائری آفیسر ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! وہ اتنی دیر سے انکوائری کر رہا ہے اور چیئرمین صاحب کو عدالت نے بھی حکم دیا لیکن ابھی تک انکوائری افسر جواب نہیں دے سکا۔ ڈیپارٹمنٹ کی credibility پر اس سے زیادہ کیا question mark لگ سکتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس میں ڈیپارٹمنٹ کی credibility کی بات نہیں ہے عدالت کا حکم آیا بات سنی گئی اسے بحال کر دیا گیا اور انکوائری افسر بھی مقرر کر دیا گیا لیکن واسا نے تو اس وقت ہی decision لینا ہے جب انکوائری افسر کی

رپورٹ واپس آ جائے گی اس کے مطابق action لے لیا جائے گا لیکن یہ delay ہو گیا ہے اور میرے خیال میں in the meantime یہ انکوائری افسر بھی ریٹائر ہو گئے ہیں اور ہم اس میں کوئی نیا انکوائری افسر لگانے لگے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انکوائری کرنے والے بھی اور جن کی انکوائری ہو رہی تھی وہ دونوں ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سال ہی بتا دیں کہ کب تک یہ انکوائری مکمل ہو جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اب یہ highlight ہو گیا ہے اس لئے اس انکوائری کو جلد از جلد مکمل کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: PEEDA کے تحت تین ماہ میں انکوئری final کرنا ہوتی ہے۔ یہ انکوائری 2012 میں شروع ہوئی تھی اور اب 2016 ہے اس میں اتنی delay کیوں ہوئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اسے جلد از جلد کروا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں محمد جاوید الیاس، ای ڈی او، ورکس سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو انکوائری افسر مقرر کیا گیا ہے جبکہ اس سے متاثر ہونے والے صاحبان DMD، طارق محمود ڈائریکٹر اور اشفاق ترمذی یہ وہ لوگ ہیں جو عہدوں اور گریڈ میں اس سے سینئر ہیں۔ کیا قواعد کے مطابق یہ ان افسران کی انکوائری کر سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جن کو انکوائری افسر مقرر کیا گیا ہے میرے خیال میں یہ زیادہ سینئر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، زیادہ سینئر ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب on the floor of the House بات کررہے ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ ای ڈی او گریڈ 19 کا ہوتا ہے لیکن ڈائریکٹر وغیرہ اس سے سینئر افسر ہوتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ڈائریکٹر بھی گریڈ 19 کا ہی ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2660 جناب جاوید اختر کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2661 بھی جناب جاوید اختر کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میں تو موجود ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ نہیں ہیں۔ آپ کو نہیں پتا کہ آپ نے سوال دیا ہے یا نہیں؟

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! ایک سال پہلے سوال دیا تھا میں نے کہا ہو سکتا ہے آج آ گیا ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید اختر صاحب! آپ مجھے بتا دیں کہ آپ نے سوال کیا دیا تھا؟ یہ تو ملتان سے related ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! صرف نام تھا آگے کچھ نہیں تھا اس لئے میں نے کہا کہ شاید میرا سوال نہ آ گیا ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2704 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع میانوالی: ٹولہ بانگی خیل میں شروع کی گئی واٹر سپلائی کی سکیم کی تفصیلات

***2704: ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹولہ بانگی خیل ضلع میانوالی میں واٹر سپلائی سکیم ایم پی اے کی گرانٹ سے شروع کی گئی اس سکیم کے لئے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے نیز مزید کتنی رقم منصوبہ مکمل کرنے کے لئے درکار ہے؟

(ج) مذکورہ واٹر سکیم کب تک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واٹر سپلائی سکیم ٹولہ بانگی خیل ضلع میانوالی ADP کے تحت مکمل کی گئی ہے۔ برائے سال 12-2011 (اے ڈی پی) سیریل نمبر 651 ہے۔ اس سکیم کے لئے 10-2009 سے لے کر 12-2011 تک کل رقم 5.560 ملین مختص کی گئی۔

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک 4.330 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ سکیم ہر طرح سے مکمل ہے اور مزید رقم کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) مذکورہ سکیم مکمل ہو چکی ہے بجلی کا کنکشن لگ چکا ہے بجلی کے وولٹیج 180 وولٹ تک ہوتے ہیں اور موٹر کو چلانے کے لئے 400 تک وولٹیج درکار ہیں۔ وولٹیج کم ہونے کی وجہ سے سکیم چالو نہ ہو سکی ہے۔ مزید برآں چونکہ اس علاقہ میں بجلی صوبہ خیبر پختونخوا سے سپلائی ہوتی ہے۔ متعلقہ حکام سے رابطہ کر کے وولٹیج بڑھانے کی کوشش جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے جس سکیم کے بارے میں سوال کیا تھا انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ سکیم مکمل کر لی گئی ہے جبکہ میں پوری ذمہ داری سے کہتی ہوں کہ یہ سکیم مکمل نہیں ہے بلکہ یہ بالکل incomplete ہے اور میرے خیال میں اس کے گواہ اسمبلی کے کچھ ملازمین بھی ہیں جو اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ان سے بھی پوچھ سکتے ہیں کہ یہ سکیم مکمل نہیں ہوئی۔ اس کے اندر کچھ پائپ لائنز ضرور بچھائی گئی ہیں جو کہ open pipelines ہیں جس وجہ سے لوگوں کو گزرنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی کام نہیں ہوا، پانی کے storage کے لئے جو overhead tanks بننے تھے وہ ایک بھی نہیں بنا لہٰذا اس سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے اور یہ ایسے کیوں ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ایک تو اتنی sweeping statement نہیں آنی چاہئے کہ ہر چیز غلط ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کچھ ممبران نے یہ رواج بنا لیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس پراجیکٹ کی وضاحت کر دیتا ہوں کہ اس پراجیکٹ کے ذریعے ایک percolation well لگا تھا جو مکمل ہو گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ یہ بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ ایسے نہیں ہوتا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ایک percolation well بنا وہ مکمل ہو گیا ہے، 12/12 کا پمپ ہاؤس بنایا گیا وہ مکمل ہو گیا ہے، pumping مشینری ایک سیٹ لگائی گئی ہے وہ installed ہے۔ اس کی 1495 main rising فٹ، 2625، 3145,180 یہ ساری لگ چکی ہیں ٹرانسمیشن لائن ایک job لگ گئی ہے۔ ground storage tanks 500 گیلن تھے وہ دس نمبر لگنے تھے اور دس نمبر مکمل ہو گئے ہیں۔ اس سکیم کا اصل issue یہ ہے اور یہ جز (ج) میں دیا گیا ہے کہ یہ سکیم تو مکمل ہو گئی لیکن چونکہ وہاں پر خیبر پختونخوا سے بجلی آتی ہے اور اس کے مطلوبہ وولٹیج پورے نہیں ہوتے اس لئے یہ سکیم ابھی تک نہیں چل پائی۔ اب یہ highlight ہوئی ہے ویسے یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کو بہت پہلے propose کرنا چاہئے تھا کہ یہاں کوئی جنریٹر وغیرہ لگا دیں تاکہ یہ سکیم ongoing ہو جاتی۔ مسئلہ سکیم کی completion کا نہیں بلکہ بجلی کا ہے جسے جز (ج) میں بڑی وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے محترمہ بات کر لیں پھر ان کے بعد آپ۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ مختص رقم 5.50 ملین تھی جبکہ خرچ کردہ رقم 4.30 ملین ہے۔ میں یہ سوال کرنا چاہوں گی کہ جو باقی 1.230 ملین ہے وہ کہاں گئی اور اس کا کوئی حساب ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جب کوئی سکیم مکمل ہو جاتی ہے اور اس میں جو saving ہوتی ہے تو وہ محکمہ کو واپس چلی جاتی ہے۔ اس سکیم میں جو saving ہوئی وہ محکمہ کو واپس چلی گئی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ "مذکورہ سکیم مکمل ہو چکی ہے لیکن بجلی کے وولٹیج کم ہونے کی وجہ سے سکیم چالو نہ ہو سکی ہے"۔ یہ سکیم سال 2009 سے شروع ہوئی اور 2012 تک بنتی رہی اور اس سکیم کے لئے ساڑھے پانچ ملین روپے مختص کئے گئے۔ پنجاب کابینہ میں جناب تنویر اسلم ملک صاحب کافی لائق منسٹر ہیں۔ میرا خیال ہے کہ محکمہ والے انہیں misguide کر رہے ہیں کیونکہ ایسی ہر سکیم کی باقاعدہ ایک test report بنتی ہے۔ اگر پہلی دفعہ ہی ادھر وولٹیج پورے نہیں تھے تو پھر اس سکیم پر حکومت کا اتنا زیادہ پیسا ضائع کرنے کا کیا فائدہ؟ یہ جواب درست نہیں کہ خیبر پختونخوا سے سپلائی پوری نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس سکیم کے لئے وہاں پر بجلی کا کوئی alternative source نہیں ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات بالکل valid ہے کہ اس سکیم کی پہلے test report بننی چاہئے تھی۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اگر بجلی کا مسئلہ تھا تو محکمہ اس سکیم کو جنریٹر کے ذریعے چلانے کی کوشش کرتا۔ اس میں محکمہ کی طرف سے واقعی سُستی ہوئی ہے کیونکہ میرے خیال میں پہلے اس سکیم کی assessment ہونی چاہئے تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس سکیم پر 4.330 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں لیکن سکیم ابھی تک چالو نہیں ہوئی۔ اس سکیم کی saving بھی واپس محکمہ کو چلی گئی ہے۔ محکمہ اس سکیم کو functional کرنے کے لئے کوئی alternative arrangement کرتا۔ اس سکیم کی saving کے پیسے واپس کرنے کی بجائے جنریٹر خرید لیا جاتا تاکہ یہ سکیم functional ہو سکتی۔ منسٹر صاحب! اس سکیم کو جلد از جلد functional کروائیں۔ اتنے زیادہ پیسے خرچ کرنے کے بعد بھی یہ سکیم functional نہیں ہو سکی یہ تو پیسے ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میری بھی یہی observation تھی کہ اس سکیم کی saving واپس نہیں کرنی چاہئے تھی۔ ان پیسوں سے جنریٹر خرید کر اس سکیم کو functional کیا جا سکتا تھا۔ شاید ضلع میانوالی میں اس case کو pursue

کرنے والے تھوڑے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اس سکیم سے متعلق وہ معزز ممبران سوال کر رہے ہیں کہ جن کا تعلق میانوالی سے نہیں ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اس سکیم کو چالو کرنے کے لئے ایک time frame دیا جائے۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہ مسئلہ صرف ٹولہ بانگی خیل کی واٹر سپلائی سکیم کا نہیں بلکہ پورے میانوالی کا ہے کیونکہ پورے میانوالی میں بجلی کے وولٹیج کم آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا میانوالی کی سپلائی خیبر پختونخوا سے آ رہی ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میانوالی کی سپلائی خیبر پختونخوا سے نہیں آ رہی۔ محکمہ نے اپنی جان چھڑانے کے لئے جواب میں خیبر پختونخوا لکھ دیا ہے۔ بجلی کی سپلائی خیبر پختونخوا یا بلوچستان سے آئے وفاق تو ایک ہی ہے۔ ہماری Federation تو ایک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن میانوالی کے معزز ممبران کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سکیم کو pursue کریں۔ یہاں سبطین خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی دیکھیں کہ کیا مسائل ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ آپ اس حوالے سے تمام تفصیلات منگوا لیں۔ یہ صرف ایک ٹربائن یا واٹر سپلائی کا مسئلہ نہیں بلکہ ادھر پورے میانوالی میں ایک hard area declare ہے اور وہ hard area میانوالی عیسیٰ خیل سے شروع ہوتا ہے اور خوشاب تک جاتا ہے۔ وہاں پر پانی کی depth تقریباً 800 فٹ ہے تو وہاں کے لئے ایک معیار مقرر کیا ہوا ہے۔ باقاعدہ وہاں پر ایک test report بنتی ہے۔ منسٹر صاحب اس سکیم پر ذاتی توجہ دیں تاکہ یہ چالو ہو سکے۔ اس علاقے کے لئے یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس سکیم کو دوبارہ دیکھیں اور ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اس سکیم کو چالو کروائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر کا یہ point valid ہے۔ میں نے خود بھی اس چیز کو observe کیا تھا۔ انکوائری بھی کروا لیتے ہیں کہ اس کی پہلے test report کیوں نہیں کروائی گئی؟ فی الحال اس سکیم کا حل جنریٹر ہے۔ محکمہ یہاں گیلری میں بیٹھا ہے۔ کوشش کرتے ہیں کہ اس سکیم کو جنریٹر سے جلد از جلد چالو کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ پورے میانوالی کی بجلی خیبر پختونخوا سے نہیں آ رہی۔ اس میں کچھ portion ہے جو کہ خیبر پختونخوا کی boundary کے ساتھ ملتا ہے اسے خیبر پختونخوا سے بجلی کی سپلائی آ رہی ہے۔ میانوالی تو ان اضلاع میں سے ہے جو کہ بجلی generate کر رہے ہیں۔ ہمارے چشمہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ سے بجلی generate ہو کر فیصل آباد میں جاتی ہے اور فیصل آباد سے ہمیں اپنے share کے مطابق بجلی نہیں مل رہی۔ ہم یہ بات نہیں کرنا چاہ رہے تھے کیونکہ یہ معاملہ وفاقی حکومت کے محکمہ واپڈا سے متعلق ہے۔ یہ آپ کو بخوبی علم ہے اور ہمیں بھی پتا ہے کہ میانوالی کو کس جُرم کی سزا مل رہی ہے تو میں اس سے آگے کچھ نہیں بولنا چاہتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سبطین خان صاحب! آپ سینئر پارلیمنٹیرین اور اس ایوان کے سینئر ممبر ہیں تو آپ کو اس قسم کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اس کو خود دیکھیں گے اور آپ کا یہ مسئلہ solve کریں گے۔ اس پر اب مزید کوئی ضمنی سوال نہیں ہوگا۔

جناب جاوید اختر ہماری اسمبلی میں دو جاوید اختر ہیں۔ ایک آپ اور دوسرے جناب جاوید اختر ہیں۔ اسی لئے آپ کو confusion ہو رہی تھی۔ آپ دونوں معزز ممبران کے نام بالکل same ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ اس کو ذرا clear کر لیں۔ آئندہ سے آپ کے نام کے ساتھ ہم سردار لگایا کریں گے یعنی آپ کا نام سردار جاوید اختر لکھا جائے گا۔

جناب جاوید اختر: جی، شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سبطین خان صاحب نے ایسی کون سی بات کر دی ہے؟ انہوں نے صرف یہ کہا ہے کہ ہمیں پتا ہے کہ کس جُرم کی سزا ہمیں دی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ میں نے تو منسٹر صاحب سے اس واٹر سپلائی سکیم کے حوالے سے guarantee لی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کیا یہاں پر بات کرنا بھی جرم ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ جھگڑے کے لئے ماحول نہ بنائیں۔ ویسے آپ کو یہ بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں اس کی انکوائری کراؤں گا۔ میں نے بھی ان کو

direction دی ہے کہ اس معاملے کو خود inquire کروائیں اور اس سکیم کو چالو کروائیں۔اس میں سزا اور جزاوالی بات کہاں سے آ گئی؟ سبطین خان صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں سزا دی جا رہی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سزا تو ہمیں ان ظالم اور نااہل حکمرانوں سے مل رہی ہے۔ ہمیں سزا مل رہی ہے اور ہم برداشت کر رہے ہیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں نے صرف اپنی بات کی وضاحت کے لئے ایسا کہا ہے۔یہاں تھوڑی سی ایک misunderstanding ہوئی تھی کہ میانوالی کی بجلی خیبر پختونخوا سے آ رہی ہے اور میں نے یہ کہا کہ ایسا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سبطین خان صاحب! اس واٹر سپلائی سکیم کو جو بجلی سپلائی ہو رہی ہے وہ خیبر پختونخوا سے آ رہی ہے۔یہاں پورے میانوالی کا جواب میں کہیں ذکر اور نہ ہی منسٹر صاحب نے پورے میانوالی کی بات کی ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! آپ نے پوچھا تھا کہ کیا میانوالی کی بجلی خیبر پختونخوا سے آ رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے just clear کرنے کے لئے پوچھا تھا۔اس واٹر سپلائی سکیم کے لئے بجلی کی سپلائی خیبر پختونخوا سے آ رہی ہے۔صرف اتنی سی بات ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہم تو بجلی generate کر کے فیصل آباد کو دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر اس واٹر سپلائی سکیم کی الیکٹرک سپلائی خیبر پختونخوا سے آ رہی ہے تو اس میں منسٹر صاحب کا کیا قصور ہے؟

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! ہم تو منسٹر صاحب کو appreciate کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ appreciate نہیں کر رہے بلکہ آپ نے کہا ہے کہ ہمیں سزا دی جا رہی ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! سزا تو حزب اختلاف کے ان سارے ممبران کو دی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب یہ پانی کا معاملہ ہے اور کار خیر ہے۔اس واٹر سپلائی سکیم پر کافی پیسے خرچ ہو چکے ہیں لہٰذا آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس کو functional کرنے کی کوشش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارا کیا قصور ہے؟ ایک ہی سوال پر اتنا زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے اہم سوالات take up نہیں ہو سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 2776 جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی کا ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2851 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سمن آباد میں یونین کونسلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2851: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سمن آباد لاہور میں کل کتنی یوسیز ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) 2013 میں ان یوسیز میں کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگائے جانے کی منظوری دی گئی؟

(ج) اب تک کتنے ٹیوب ویل لگائے جا چکے ہیں، کتنے لگانے باقی ہیں اور ان کو کب تک لگا دیا جائے گا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سمن آباد لاہور میں 8 یونین کونسلز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:
یونین کونسل-93، یونین کونسل-94، یونین کونسل-103، یونین کونسل-105،
یونین کونسل-106، یونین کونسل-111، یونین کونسل-113 اور یونین کونسل-114

(ب) سال 2013 میں مذکورہ یوسیز میں تین عدد ٹیوب ویلز لگائے جانے تھے جن کے مقامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ چودھری کالونی سمن آباد (UC-106)

2۔ گرلز ہائی سکول (ڈسپنسری) ڈھولنوال سمن آباد (UC-114)

3۔ باغ گل بیگم (UC-93)

(ج) 2013 میں مذکورہ یونین کونسلز میں تین عدد ٹیوب ویلز لگائے جانے تھے اور ان ٹیوب ویلوں کی تنصیب مکمل کی جا چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاء اللہ۔ معزز ممبر جواب سے مطمئن ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال کا جواب پڑھا نہیں گیا اور معزز ممبر نے کہہ دیا ہے کہ میں جواب سے مطمئن ہوں۔ کیا Chair اس چیز کی اجازت دیتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے سوال کیا تھا اور وہ جواب سے مطمئن ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش تو سُن لیں۔ یہ سوال میرے حلقہ سے متعلق پوچھا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر یہ سوال آپ کے حلقے سے متعلق ہے تو آپ خود کرتے۔ اب آپ اسی سوال کو دوبارہ دے دیں۔ آپ اسی سوال کو دوبارہ جمع کروا دیں ہم اس کو take up کر لیں گے اور پھر اس پر آپ اپنے ضمنی سوالات کر لیجئے گا۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2852 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سوڈیوال ملتان روڈ پر تجاوزات کی تفصیلات

*2852: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مین روڈ سوڈیوال ملتان روڈ لاہور میں آپریشن کلین اپ کر کے تجاوزات کا خاتمہ کیا گیا تھا۔ یہ آپریشن کس کے حکم سے کب ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوڈیوال ملتان روڈ کی مین روڈ کے علاوہ سڑک اور گلیوں میں لوگوں نے نہ صرف 10 سے 12 فٹ تک دیواریں بڑھائی ہوئی ہیں بلکہ گاڑیوں کو گھروں میں

داخل کرنے کے لئے سات سات فٹ کے تھڑے بھی بڑھا لئے ہیں جس سے وہ گلیاں تنگ ہو کر رہ گئی ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان تجاوزات کے خلاف کب تک ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے کہ مین روڈ سوڈیوال ملتان روڈ لاہور میں تجاوزات کے خلاف 97-1996 میں مین روڈ سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور اس وقت کے علاقہ کونسلر شعیب خان نیازی مجسٹریٹ / پولیس اور لاہور کارپوریشن کی سربراہی میں آپریشن کیا گیا۔ اس کے بعد سال 2005 میں مین روڈ سوڈیوال ملتان روڈ لاہور میں تجاوزات کے خلاف سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور متعلقہ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن کی نگرانی میں آپریشن کیا گیا لیکن عوامی مزاحمت کے باعث تجاوزات کے خلاف آپریشن مؤخر کر دیا گیا۔

(ب) درست ہے کہ سوڈیوال ملتان روڈ کے علاوہ سڑک اور گلیوں میں لوگوں نے نہ صرف 10 سے 12 فٹ تک دیواریں بڑھائی ہوئی ہیں بلکہ پارکوں کی جگہ کو بھی انکروچ کر کے اپنے گھروں میں شامل کر لیا ہے۔

(ج) چونکہ سوڈیوال کالونی اور دیگر پرانی سکیموں کی گلیوں، سڑکوں اور پارکوں وغیرہ و دیگر تمام بنیادی ضروریات کی دیکھ بھال لاہور میونسپل کارپوریشن / سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ذمہ ہے اور تجاوزات کو گرانا بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ تجاوزات کے خلاف ایکشن کے بارے میں میونسپل کارپوریشن / سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہی بتا سکتی ہے کہ کب تجاوزات کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔ البتہ محکمہ ہاؤسنگ کا عملہ تجاوزات کی نشاندہی اور گرانے میں میونسپل کارپوریشن / سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کے لئے تیار رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں محکمہ نے admit کیا ہے اور لکھا ہوا ہے کہ "یہ درست ہے کہ سوڈیوال ملتان روڈ کے علاوہ سڑک اور گلیوں میں لوگوں نے نہ صرف 10 سے 12 فٹ تک دیواریں بڑھائی ہوئی ہیں بلکہ پارکوں کی جگہ کو بھی انکروچ کر کے اپنے گھروں میں شامل کر لیا ہے۔" میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس جواب میں محکمہ خود admit کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے خلاف آپ کیا کارروائی کر رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں پوری وضاحت کے ساتھ بتا دیا گیا ہے کہ یہ سکیمیں ٹی ایم اے کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔ محکمہ پبلک ہیلتھ کا اپنی طرف سے کوئی ایسا mechanism نہیں ہے کہ وہ ان ناجائز قابضین کو اُٹھا سکے۔ یہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا کام ہے۔ ہم نشاندہی کر سکتے ہیں۔ اگر وہ ہم سے کوئی مدد مانگیں تو مدد دے سکتے ہیں لیکن جب سکیم hand over ہو جائے تو پھر یہ بنیادی کام ٹی ایم اے یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ محکمہ ان کے ماتحت نہیں ہے۔ رولز کے مطابق یہ طریق کار ہے کہ اگر کوئی سوال کسی محکمہ سے متعلق نہ ہو تو پھر اس محکمہ کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ جس محکمہ سے متعلقہ وہ سوال ہوتا ہے وہاں پر بھیج دیا جائے اور وہ محکمہ اس سوال کا جواب ایوان میں دے۔ یہ ہماری ذمہ داری تو نہیں۔ ہم نے تو سوال بھیج دیا اور اب یہ ذمہ داری متعلقہ محکمہ کی ہے یا جہاں سوال بھیجا گیا ان کی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ آپ کسی حال میں بھی خوش نہیں ہوتے۔ جب ہم سوال کو متعلقہ محکمہ کی طرف refer کریں اور جواب نہ دیں تو پھر کہا جاتا ہے کہ آپ انفارمیشن منگوا سکتے تھے۔ یہ سکیم مکمل ہونے تک تو محکمہ کی تھی لیکن جب مکمل ہو گئی تو اس کو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو hand over کر دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس سوال کو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو refer کیا جائے۔ محترمہ ہم اس سوال کو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو refer کر رہے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب خواہ مخواہ ناراض ہو گئے ہیں، بہت زیادہ aggressive ہو گئے ہیں میں ان کو blame نہیں کر رہی۔ میں تو یہ کہہ رہی ہوں کہ جس محکمہ میں یہ سوال گیا ہے اُس محکمہ کی یہ responsibility تھی کہ جس محکمہ سے متعلقہ یہ سوال تھا اُس محکمہ کو بھیجا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ سوال لوکل گورنمنٹ کو بھیجیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2907 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور شہر میں پانی کے نئے پائپس بچھانے کی تفصیلات

*2907: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور شہر میں پینے کے پانی کے پائپ کب بچھائے گئے، ان پائپ کی موجودہ صورتحال کیسی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر میں بچھائے گئے پانی کے پائپس بالکل ناکارہ ہو چکے ہیں اور شہر کے لوگوں کو گٹروں کا گندا پانی پینے کو مل رہا ہے۔

(ج) کیا حکومت اس شہر میں نئے پانی کے پائپ بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بہاولپور شہر میں بچھائے گئے واٹر سپلائی کے پائپ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1962 میں شوشل ویلفیئر نے اندرون شہر (GI) پائپ بچھایا تھا۔

1970 میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے ماڈل ٹاؤن بی میں GI پائپ لگایا تھا۔

1972 میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے شاہدرہ میں GI پائپ لگایا تھا۔

1973 تک بچھائے گئے پائپ مخصوص آبادیوں کو فراہمی آب کرتے تھے۔ جو کہ ڈیزائن مدت پوری ہونے کے بعد ناکارہ ہو گئے۔

1998 میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے مقبول کالونی میں PVC پائپ لگایا جو پانی سپلائی کر رہا ہے اور تسلی بخش حالت میں ہے۔

2004-05 میں ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کے زیر انتظام SPBUSP پراجیکٹ کے تحت واٹر سپلائی کے منصوبے کا آغاز ہوا جو بوجہ بجلی کی عدم دستیابی چالو نہ ہے جس کے لئے ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کو اضافی فنڈز درکار ہیں دستیابی فنڈز کے بعد سکیم ہذا پوری طرح پانی کی سپلائی کر سکے گی۔

(ب) بہاولپور شہر میں بچھائے گئے زیادہ تر GI پائپ زائد میعاد اور ناکارہ ہو گئے ہیں جن کی لمبائی 2,53,374 فٹ ہے جس کو محکمہ ہذا مرحلہ وار تبدیل کر رہا ہے۔ اب تک مقبول کالونی، اسلامی کالونی، ماڈل ٹاؤن، ویلکم چوک اور دیوان بستی میں 2,31,629 فٹ پائپ تبدیل کر دیا گیا ہے ان پائپوں کے ذریعے لوگوں کو صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

(ج) بہاولپور شہر میں اربن واٹر سپلائی سکیم پر کام جاری ہے۔ تفصیل Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے تحت ٹرسٹ کالونی۔ بند روڈ۔ کرنا بستی۔ محلہ گجل پورہ۔ محلہ خاص و عام اور باغ ماہی کا کام اس سال ہو جائے گا جبکہ اسلامی کالونی، مقبول کالونی، اور ماڈل ٹاؤن سی میں تمام پائپ لائن کی تنصیب کر دی گئی ہے جو کہ ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کے زیر انتظام مورخہ 2014-04-30 سے چل رہی ہے تفصیل Annexure-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! بہاولپور میں پینے کا صاف پانی کا جو مسئلہ ہے تو وزیر صاحب بتا دیں کہ یہ مسئلہ کب تک حل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! واٹر سپلائی سکیم بہاولپور تقریباً 90 فیصد مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ اس financial year میں 100 فیصد مکمل ہو جائے گی۔ اس حوالہ سے اگر محترمہ کا کوئی specific question ہے تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں نے وہاں پر خود visit کیا ہے موقع پر ابھی تک 90 فیصد کام نہیں ہوا۔ ابھی local bodies کے الیکشن بھی ہوئے ہیں تو وہاں پر یہی problem سامنے آیا ہے تو وزیر صاحب بتا دیں کہ کب تک یہ مسئلہ حل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ سکیم 278 ملین روپے کی ہے اور 250 ملین روپے اس پر خرچ ہو چکے ہیں۔ اس سکیم میں بنیادی طور پر 18 ٹیوب ویل لگنے تھے وہ بھی installed ہو گئے ہیں، overhead ground storage بھی مکمل ہو گئے ہیں، پائپ لائن بھی بچھا دی گئی ہے تو سارا کام progress کے مطابق ہی ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ کروڑوں روپے کی سکیم ہے۔ میں نے پچھلے سال بھی اس مسئلہ کو اٹھایا تھا۔ میں نے سیکرٹری ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کے پاس جا کر اس مسئلہ کو discuss کیا تو وہ بھی بڑے پریشان ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! میں کمشنر اور ڈی سی او کو بلاتا ہوں اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے بھی request کریں گے اور بیٹھ کر اس مسئلہ کو discuss کرتے ہیں لیکن بعد میں وہ سیکرٹری تبدیل ہو گئے۔ پھر میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے پاس بھی گیا انہوں نے وہاں پر اپنے عملے کو بھیجا۔ اس سکیم کو سات آٹھ سال ہو گئے ہیں اس میں انہوں نے پائپ بچھائے ہیں۔ کوئی چھ سال پہلے میرے گھر کے باہر بھی کالے رنگ کی ایک پائپ کھڑی کر دی کہ اس میں صاف پانی آرہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ سے میری گزارش یہ ہے کہ آپ منسٹر صاحب کو direct کریں کہ اس سوال کی mover میری بہن، میں، منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب آج اجلاس کے بعد ہم بیٹھیں اور میں انہیں بتاؤں کہ محکمہ نے اس سکیم کا کیا حشر نشر کیا ہے اور اس سکیم پر لگنے والا کروڑوں روپیہ بالکل ضائع ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اجلاس کے بعد بیٹھ کر اس مسئلہ پر ان کی بات سنیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اجلاس کے بعد اس مسئلہ پر بیٹھ جاتے ہیں لیکن مجھے لگ رہا ہے کہ 2005 کی ایک ایس بی بستی کی لوکل گورنمنٹ کی پینے کے صاف پانی کی سکیم تھی شاید یہ اُس سکیم کو اس سکیم کے ساتھ link کر رہے ہیں۔ بہر حال ہم اجلاس کے بعد اس مسئلہ پر بیٹھ جاتے ہیں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میں معزز وزیر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ احمد پور شرقیہ کی واٹر سپلائی سکیم کے حوالے سے پچھلے دو سال میں دو بار وزیر اعلیٰ Directives ہو چکے ہیں۔ میں نے پچھلے بجٹ سے just پہلے پارلیمانی سیکرٹری سے request کی تھی کہ مہربانی کر کے مجھے on the floor of the House, assurance دیں کہ احمد پور شرقیہ کی واٹر سپلائی سکیم کو ADP میں شامل کیا جائے گا۔ میں وزیر اعلیٰ کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بھی دو مرتبہ directives جاری کئے اور میرا اندازہ ہے کہ شاید تین دفعہ directives جاری ہوئے ہیں لیکن دو directives کے حوالے سے تو میں sure ہوں۔ وہاں ڈیڑھ لاکھ کے قریب آبادی ہے ہمارے پاس sewerage contamination ہے، ہمارے پاس EDS level بہت high ہے۔ یہ بات درست ہے کہ ہمارے areas میں صاف پانی،

کمپنی کے ذریعے جو کام ہو رہا ہے 2018 I am sure that by the end of صاف پانی کا ہمارا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن معزز وزیر صاحب مجھے بتا دیں کہ ہماری ڈیڑھ لاکھ آبادی کے شہر میں پینے کے صاف پینے کی کوئی سکیم زیر غور ہے اور مجھے وزیر اعلیٰ directives کے حوالہ سے بھی انفارمیشن چاہئے کہ اُن کا کیا بنا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! بہاولپور کے حوالے سے سوال پر discuss ہو رہا ہے اور میرے محترم دوست احمد پور شرقیہ کی بات کرنے لگ گئے ہیں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! ہمارا ضلع بہاولپور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی صاحب! آپ directives کی کاپی منسٹر صاحب کو دیں وہ اس کو check کراتے ہیں۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2218 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میٹرو بس کے ٹریک کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2218: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں تعمیر کئے گئے میٹرو بس کے ٹریک کی تعمیر کو کتنے فیز میں تقسیم کیا گیا ہر فیز پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں؟

(ب) کیا میٹرو بس ٹریک کی تعمیر کا منصوبہ مالی سال 13-2012 کے بجٹ میں رکھا گیا، اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر اس کے لئے بجٹ میں کتنی رقم رکھی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس منصوبہ کو ریکارڈ مدت میں مکمل کیا گیا یہ خطیر رقم جو کہ اس کی تعمیر پر صرف ہوئی، کہاں کہاں سے re-appropriate کر کے اکٹھی کی گئی، اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) لاہور میں تعمیر کئے گئے میٹرو بس کے ٹریک کی تعمیر بشمول بس ڈپو نو حصوں (Phases/Packages) میں تقسیم کیا گیا جس کی تفصیل مع خرچ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! اس منصوبے کے لئے حکومت پنجاب نے بجٹ 13-2012 میں گیارہ ہزار ملین (11۔ارب روپے) مختص کئے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس منصوبہ کو ریکارڈ مدت میں مکمل کیا گیا ہے۔ یہ خطیر رقم جو کہ اس کی تعمیر پر صرف ہوئی۔ re-appropriation فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ نوٹ کرانا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کی کئی سکیموں میں سے پیسے divert کر کے میٹرو بس سسٹم کے اوپر لگائے گئے ہیں۔ اس میں پوری تفصیل لکھی ہوئی ہے اس میں چولستان کا پراجیکٹ ہے، 146/BMD to Toba Azam Wala ہے، قلعہ دراوڑ ہے اور Improvement of Roads connecting Tehsil Headquarters to Markets ہے یہ 700 ملین روپے کی سکیم تھی اس سکیم کو بھی re-appropriate کیا گیا اور اسی طرح یہ پوری ایک تفصیل ہے جس کو اس طرح کیا گیا ہے۔ میں وزیر موصوف سے ایک یقین دہانی تو یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے جنوبی پنجاب کے جو فنڈز re-appropriate کر کے اس پر لگائے گئے ہیں کیا حکومت ہمیں انہی پراجیکٹس پر یہ فنڈز واپس دے گی یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ان کا سوال بنیادی طور پر re-appropriation کے حوالہ سے ہے تو کیا گورنمنٹ re-appropriation کر سکتی ہے، کیا گورنمنٹ کو یہ اختیار ہے اور اگر گورنمنٹ کو یہ اختیار نہیں ہے تو یہ اس کو چیلنج کر دیں۔ جب بھی کوئی گورنمنٹ آتی ہے اُس کی ایک اپنی priority ہوتی ہے اگر آپ لاہور شہر کی بات کریں تو آپ لاہور شہر کی actual population کی بات کریں گے تو ہم جیسے باہر کے لوگ یہاں زیادہ آباد ہیں۔ گورنمنٹ کی priority تھی کہ چونکہ اس شہر کی آبادی بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے

مسائل بڑھ رہے ہیں اور ہم اس میٹرو پراجیکٹ کو بہت زیادہ لٹکا بھی نہیں سکتے تھے اس پراجیکٹ کو ایک record time میں مکمل کیا گیا اور یہ گورنمنٹ کی priority تھی تو گورنمنٹ نے اپنی اس priority کی تکمیل کے لئے یہ فیصلہ کیا۔

جناب سپیکر! ان کا دوسرا سوال یہ تھا کہ ہماری یہ جو سکیمیں ہیں ان کے متعلق آپ کیا کریں گے تو آپ بجٹ کو دیکھ لیں، یہ گورنمنٹ جب سے power میں آئی ہے ساؤتھ پنجاب کو ہمیشہ comparatively نارتھ پنجاب کی نسبت زیادہ فنڈز دیئے گئے ہیں۔ ہم نے ابھی خادم اعلیٰ Rural Roads Programme(KARRP) شروع کیا ہے تو اس میں ساؤتھ پنجاب کو نارتھ پنجاب سے زیادہ فنڈز دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا specific ضمنی سوال یہ تھا کہ جنوبی پنجاب و بہاولپور کی سکیموں کے پیسے ہڑپ کر کے جو میٹرو بس پر لگے ہیں، کیا یہ ہمیں واپس دیئے جائیں گے یا نہیں؟ میں نے تو اتھارٹی چیلنج ہی نہیں کی، ظاہر ہے گورنمنٹ کے پاس اتھارٹی ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ بجٹ میں یہ رکھے گئے تھے اور اس میں سے فنڈز نکال کر میٹرو کی طرف divert کر دیئے گئے۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ ہمیں واپس ملیں گے یا نہیں؟ یہ ہمیں دوٹوک جواب دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس کی گارنٹی تو نہیں دے سکتا لیکن جب نیا بجٹ بنے گا تو ہو سکتا ہے کہ اس سے زیادہ فنڈز مل جائیں۔ میں نے بتا دیا ہے کہ ساؤتھ پنجاب کو ڈویلپمنٹ میں نارتھ پنجاب سے زیادہ priority مل رہی ہے۔ انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ اس سے زیادہ فنڈز آپ کو دیئے جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر اپنا پورا احتجاج نوٹ کراتا ہوں اس لئے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ بہاولپور کے صوبہ کو بحال کیا جائے اور اسی اسمبلی نے پاس کیا تھا لیکن اب اسمبلی بھی خاموش ہے اور حکمران بھی خاموش ہیں۔ میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ بتا دیں کہ پچھلے سال اس بس کو چلانے کے لئے کتنے ارب کی subsidy دی گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ ان سے متعلقہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان سے متعلقہ ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں کہیں نہیں لکھا ہوا۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان: واسا شروع کئے گئے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*2660: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا ملتان میں کس کس گریڈ کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، ان کو پُر کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟

(ب) واسا ملتان کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ فنڈز کن کن منصوبہ جات پر خرچ ہوئے، منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) جو منصوبہ جات شروع کئے گئے، ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک جاری ہیں اور یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

(د) پی پی۔195 ملتان میں کتنے منصوبہ جات شروع کئے گئے اور وہ کن مراحل میں ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا ملتان میں اس وقت کل 1672 اسامیاں بجٹ میں منظور شدہ ہیں اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وقت کل خالی اسامیوں کی تعداد 406 ہے خالی اسامیوں کی تفصیل (ضمیمہ الف) بھی پیش ہے یہ اسامیاں ملازمین کے وقتاً فوقتاً ریٹائرڈ ہونے، وفات پاجانے اور نوکری چھوڑ جانے کی بناء پر خالی ہوتی رہی ہیں اور 2008 کے بعد بھرتی پر پابندی ہونے اور واسا ملتان کی مالی حالت بہتر نہ ہونے کی وجہ سے پُر نہ کی جاسکی ہیں ان خالی اسامیوں میں سے 124 اسامیاں بذریعہ پروموشن پر ہونی ہیں 25 اسامیاں رول نمبر 17۔A کے تحت مختص کی گئی ہیں جبکہ باقی 257 اسامیوں پر حکومت کی طرف سے عائد شدہ پابندی ختم ہونے اور واسا کی مالی حالت بہتر ہونے پر بھرتی کرلی جائے گی۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران منصوبہ جات کے لئے فراہم کردہ فنڈز اوراخراجات کی تفصیل ضمیمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جو منصوبہ جات شروع کئے گئے ان منصوبہ جات کی تکمیل و جاری ہونے کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008 تاحال 13 منظور شدہ سکیموں میں سے 12 مکمل ہو چکی ہیں اور ایک سکیم گیسٹروپراجیکٹ پر کام جاری ہے جس کو مکمل کرنے کے لئے 50 ملین روپے کے فنڈز جاری ہونا باقی ہیں۔

(ii) وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈز پروگرام کی دو منظور سکیموں میں ایک مکمل ہو چکی ہے اور دوسری سکیم ریلوے کراسنگ کیٹری جمنداں تا گندانالہ چوک وہاڑی روڈ پر کام سست روی سے جاری ہے گزشتہ سال کے 27 ملین روپے کے فنڈز دوبارہ جاری ہونا باقی ہیں۔

(iii) پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت ہونے والے پراجیکٹ کی تفصیل (ضمیمہ ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی پی۔195 کے لئے کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا۔

ملتان: جنریٹرز کی خریداری و دیگر تفصیلات

*2661: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) واسا ملتان نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے نئے جنریٹرز خریدے، ان پر کتنے اخراجات ہوئے اور یہ کہاں کہاں استعمال ہو رہے ہیں؟

(ب) ان جنریٹرز میں سے اس وقت کتنے خراب ہو چکے ہیں اور کتنے درست حالت میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) کتنے خراب جنریٹرز ایسے ہیں جنہیں گزشتہ ایک سال سے ٹھیک نہیں کروایا گیا۔اس کی وجوہات بیان کریں؟

(د) ان جنریٹر کو چلانے کے لئے چوبیس گھنٹے کے دوران کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) یہ جنریٹرز چوبیس گھنٹے کے دوران کتنے گھنٹے چلائے جاتے ہیں اور ان کو چلانے کے لئے روزانہ کتنا تیل فراہم کیا جاتا ہے؟

(و) گزشتہ دو سال کے دوران ان جنریٹرز کو کتنا تیل فراہم کیا گیا اور اس پر کتنے اخراجات ہوئے، جنریٹرز وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا ملتان گزشتہ پانچ سالوں (2008تا2013) کے دوران 06 جنریٹرز خرید کئے ان پر مبلغ 4,06,29,280/۔ روپے خرچ ہوئے اور یہ درج ذیل ڈسپوزل ورکس پر استعمال ہو رہے ہیں۔

ایک عدد جنریٹر ٹوبا تقی شاہ لفٹ سٹیشن 50 کے وی اے
ایک عدد 100 کے وی اے نالہ خان ولیج (بجلی کا کنیکشن نہ ہے)
ایک عدد چونگی نمبر 9 لفٹ سٹیشن 500 کے وی اے (Stand by)
ایک عدد وہاڑی روڈ ڈسپوزل سٹیشن 700 کے وی اے
ایک عدد 750 کے وی اے سمیجہ آباد ڈسپوزل سٹیشن
ایک عدد 365 کے وی اے قاسم بیلہ / محمد پور گھوتہ ڈسپوزل سٹیشن واسا ملتان

(ب) کوئی جنریٹر خراب نہ ہے اور تمام درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) کوئی جنریٹر خراب نہ ہے اور تمام درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(د) ہر ڈسپوزل سٹیشن پر تین شفٹوں میں کم از کم تین آدمی ڈیوٹی کرتے ہیں۔ جنریٹر چلانے کے لئے کوئی اضافی عملہ بھرتی نہ کیا گیا ہے۔ پہلے سے موجود عملہ جنریٹرز کو بھی چلاتا ہے۔

(ہ) یہ جنریٹرز 24 گھنٹے میں لوڈ شیڈنگ کے دوران اُوسطاً چار سے پانچ گھنٹے چلائے جاتے ہیں۔ تمام جنریٹرز کو کھپت کے مطابق تیل فراہم کیا جاتا ہے۔

(و) دو سالوں (13۔2012) کے دوران جنریٹرز کو 41173 لیٹرز تیل فراہم کیا گیا اور ان پر تیل کی مد میں مبلغ۔/4756697 روپے خرچ ہوئے۔

لاہور: جناح باغ کی چلڈرن اور فیملی پارکوں کی ابتر صورتحال و دیگر تفصیلات

*2776: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جناح باغ لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں، ان سب کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ میں دو چلڈرن / فیملی پارک ہیں جن میں بچوں اور فیملی کے سوا جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی جس کی وجہ سے ان میں گھاس اکھڑ چکی ہے وہاں نصب بچوں کی سلائیڈیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جوان لڑکوں کو داخلے سے روکنے کے لئے کوئی سکیورٹی نہ ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جناح باغ لاہور میں موجود دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں میں بچوں کے لئے نئی سلائیڈیں اور گھاس لگانے، لڑکوں کے داخلے پر پابندی کے انتظامات کرنے اور ان پارکوں کی خوبصورتی پر توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) باغ جناح میں تعینات ملازمین کی لسٹ بمطابق نام عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ باغ جناح میں دو چلڈرن پارکس ہیں جن میں صرف بچوں اور فیملی کے داخلہ کی اجازت ہے جبکہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے۔ تاہم چھٹی والے دن ان چلڈرن پارکس میں رش ہونے کی وجہ سے بسا اوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارکس میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تعمل باہر نکال دیتا ہے۔ مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدین صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ سوال مبنی بر حقیقت نہ ہے کہ مذکورہ چلڈرن پارکس پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی ہے جس سے ان پارکس کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے۔ درحقیقت باغ جناح میں مفت تفریحی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ اس باغ میں آتی ہے اور اس کی خوبصورتی، رعنائی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتی ہے۔ باغ جناح کے دیگر حصوں

کی طرح ان چلڈرن پارکس پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ اس کے حسن ورعنائی کو برقرار رکھا جائے تاہم ان پارکس میں لگائی گئی گھاس کی مناسب نشوونمااس وجہ سے نہ ہو پاتی ہے کہ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان پارکس میں داخل ہوتی ہے اور اُن کے اُچھلنے کودنے کی وجہ سے لگائی گئی گھاس کی بروقت نشوونما نہ ہو پاتی ہے پھر بھی انتظامیہ باغ جناح نقصان زدہ پلاٹس میں دوبارہ گھاس لگا دیتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے۔ ان پارکس میں نصب شدہ بچوں کی سلائیڈیں پرانی ہو چکی ہیں جن کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔ جہاں تک ان پارکس میں جوان لڑکوں کے داخلے کا سوال ہے چھٹی والے دن ان چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسااوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارکس میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تعمل باہر نکال دیتا ہے۔ مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدین صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(د) جزہائے بالا کا تفصیلی جواب اُوپر دیئے گئے پیرائے میں بیان کر دیا ہے مزید برآں انتظامیہ پی ایچ اے و باغ جناح، ان چلڈرن پارکس کی خوبصورتی اور حُسن کو بحال رکھنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ ان پارکس میں نصب شدہ سلائیڈوں کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال رکھا جاتا ہے اور نقصان زدہ حصوں میں دوبارہ گھاس لگا دی جاتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے کیونکہ ان چلڈرن پارکس میں داخلہ فری ہوتا ہے جس وجہ سے عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان تفریحی تنصیبات سے محظوظ ہوتی ہے اور گنجائش سے زیادہ عورتوں اور بچوں کی تفریحی تنصیبات کے استعمال سے بسااوقات ان کو مرمت کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے۔

ضلع بہاولپور: لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2908: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور شہر میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں اوران پر کل کتنے اخراجات ہوئے ؟
(ب) یہ پلانٹس کن کن مقامات پر لگائے گئے ؟
(ج) مذکورہ شہر کی کتنی یونین کونسلز میں ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے، ان میں کب تک پلانٹس لگادیئے جائیں گے ؟
(د) مذکورہ شہر کی کتنے فیصد آبادی ابھی تک صاف پینے کے پانی سے محروم ہیں؟
(ہ) 14-2013 کے بجٹ میں بہاولپور شہر کے لئے پانی کی فراہمی کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بہاولپور شہر میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگائے جبکہ واٹر فلٹریشن پلانٹ ٹی ایم اے، کنٹونمنٹ بورڈ، بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ، اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور PCRWR نے لگوائے ہیں تفصیل (Annexure-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ۔ایضاً۔
(ج) بہاولپور شہر کی کل 18 یونین کونسلز ہیں جن میں سے یونین کونسل نمبر 17,11,4 میں ابھی تک فلٹریشن پلانٹ نہیں لگائے گئے ان یونین کونسل میں فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے ایسا کوئی منصوبہ منظور نہیں ہوا ہے اگر حکومت ان یونین کونسل میں فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے محکمہ ہذا کو ہدایت و فنڈز مہیا کر دے تو محکمہ ان یونین کونسل میں فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کر دے گا۔
(د) بہاولپور شہر میں ٹی ایم اے سٹی کے زیر انتظام واٹر سپلائی سکیم 20 فیصد آبادی کو میٹھا پانی فراہم کر رہی ہے جس میں سیٹلائٹ ٹاؤن، ساجد اعوان کالونی، مسلم ٹاؤن، بہاری کالونی، دلاور کالونی شامل ہیں۔ اربن واٹر سپلائی سکیم بہاولپور کے اس مالی سال 2016 میں مکمل ہونے پر مزید 10 فیصد آبادی جس میں ماڈل ٹاؤن بی، ٹرسٹ کالونی، دیوان کالونی اور ویلکم چوک شامل ہیں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا سکے گا۔ مزید برآں 05-2004 میں ٹی ایم اے سٹی کے زیر انتظام SPBUSP پراجیکٹ کہ تحت واٹر سپلائی منصوبے کا آغاز کیا گیا جو بوجہ بجلی کی عدم دستیابی چالو نہ ہے جس کے لئے ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کو اضافی فنڈز درکار ہیں دستیابی فنڈز کے بعد سکیم ہذا کے چالو ہونے پر 50 فیصد آبادی کو جس میں جاوید کالونی، نذیر کالونی،

بستی بندرہ، مجید کالونی، غریب آباد، شاہدہ سیٹلائٹ ٹاؤن، ساجد عوان کالونی، مسلم ٹاؤن، دلاور کالونی، ٹبہ بدر شیر، مہاجر کالونی، اکبر کالونی، عوامی لٹ کالونی، محمدیہ کالونی، ہارون ٹاؤن صادق کالونی بھٹہ نمبر 1 تا 4 بہاول کالونی، ریاض کالونی، فیصل کالونی نور الحق کالونی، بینکر کالونی، حمید کالونی، حبیب کالونی چیمہ ٹاؤن چودھری ٹاؤن، قائداعظم ٹاؤن گوٹھ غنی، گوٹھ باجن، اسلام نگر، لبانہ چوک، ارشد ٹاؤن اور سعید آباد کے علاقے شامل ہیں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا سکے گا جبکہ 20 فیصد علاقے اس سہولت سے محروم رہیں گے۔

(ہ) بہاولپور شہر کے لئے پانی کی فراہمی کے لئے بجٹ میں مندرجہ ذیل فنڈز مختص کئے گئے:

مالی سال	جاری فنڈز (ملین)
2013-14	7.200
2014-15	11.408
2015-16	5.030

لاہور: خواتین پارک بھوگیوال کو فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2918: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھوگیوال لاہور میں ایک لیڈیز پارک موجود ہے؟

(ب) مذکورہ پارک کتنے رقبہ پر ہے نیز اس پارک کے لئے 2011-12 اور 2012-13 میں کتنی رقم رکھی گئی اور یہ کن کن مدات میں خرچ کی گئی۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پارک کی چار دیواری چھوٹی ہے کیا حکومت اس پارک کی چار دیواری اونچی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بھوگیوال روڈ کے ساتھ گوجرپورہ سکیم میں ایک لیڈیز پارک موجود ہے۔

(ب) پارک کا رقبہ تقریباً اڑھائی ایکڑ ہے 2012-13 میں ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے مالیت سے یہ پارک تعمیر ہوا۔

(ج) مذکورہ پارک میں چار دیواری مع جنگلہ ساڑھے چھ فٹ ہے جو کہ لیڈیز پارک کے ڈیزائن کے عین مطابق ہے لہٰذا اسے اونچا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے کے تحت چلنے والی ہاؤسنگ سکیموں کی تفصیلات

*2943: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے زیر اہتمام کون کون سی ہاؤسنگ سکیمیں موجود ہیں؟

(ب) کیا لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کوئی نئی ہاؤسنگ سکیم متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو اس نئی سکیم کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے زیر اہتمام 43 عدد سکیمیں موجود ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایک نئی سکیم "ایل ڈی اے سٹی" کے نام سے بنا رہا ہے جس کا رقبہ تقریباً 60 ہزار کنال ہے۔ یہ سکیم فیروز پور روڈ کاہنہ ڈسٹری بیوٹری پر واقع ہے اور اس کے علاوہ ڈیفنس روڈ سے بھی اپروچ ہے اور ایک نئی اپروچ روڈ بھی تعمیر کی جائے گی جو کہ کاہنہ کاچھا اور فیروز پور روڈ سے ملائی جائے گی۔ اس سکیم میں ایل ڈی اے نے 6 ڈویلپمنٹ پارٹنرز engage کئے ہیں جو ڈی ایچ اے کی طرز پر رقبہ جات ایل ڈی اے کے نام پر ٹرانسفر کرائیں گے جس کے متبادل میں ایل ڈی اے 31 فیصد ڈویلپڈ پلاٹ فراہم کرے گی۔ اس سکیم کی پلاننگ اور ڈیزائننگ کو الیفائیڈ فرم میسرز عثمانی کنسلٹنٹس کر رہی ہے۔ جس میں بین الاقوامی ٹاؤن پلانر اور Doxiadis Firm بھی منسلک ہے۔ اس کی منصوبہ بندی سٹی لیول پر کی جا رہی ہے جس میں پارکس، یونیورسٹیاں اور دیگر شہری سہولیات مہیا کی جائیں گی۔ ایل ڈی اے دفتر جوہر ٹاؤن لاہور میں اس سکیم کے معاملات اور عوام الناس کی راہنمائی کے لئے علیحدہ سیل بھی بنا دیا گیا ہے اور فائلوں کی ایگزیمشن اور ٹرانسفر کا تمام ریکارڈ شعبہ اسٹیٹ مینجمنٹ کمپیوٹرائزڈ کر رہا ہے۔

لاہور:آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے تحت دیئے گئے مکانات و دیگر تفصیلات

*2944: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے تحت اب تک کتنے لوگوں کو مکان مل چکے ہیں؟

(ب) کیا حکومت لاہور میں اس سکیم میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) آشیانہ قائد ہاؤسنگ سکیم لاہور کے تحت اب تک 304 لوگوں کو مکان مل چکے ہیں اور ان کی فیملیز AHS، میں رہائش پذیر ہیں جہاں پر ضروریات زندگی کی تمام سہولیات موجود ہیں۔

(ب) آشیانہ قائد ہاؤسنگ سکیم لاہور میں توسیع کی منصوبہ بندی کی گئی تھی مگر بعد ازاں اراضی میسر نہ ہونے کے باعث توسیع کا ارادہ ترک کر دیا گیا جبکہ حکومت پنجاب نے آشیانہ اقبال کے نام سے لاہور میں سکیم شروع کی ہے، اپارٹمنٹس کی تعمیر کی منصوبہ بندی مکمل ہونے کے بعد اس پر کام جلد ہی شروع کیا جائے گا۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کے ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی و دیگر تفصیلات

*3033: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے فیصل آباد کے ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے فنڈز فیصل آباد کی تمام ٹی ایم ایز سے وصول کئے جاتے ہیں اور تقریباً ماہانہ 28 لاکھ 56 ہزار روپے کی ادائیگی یہ ٹی ایم ایز اس مد میں پی ایچ اے فیصل آباد کو کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اقبال ٹاؤن فیصل آباد کو سال 14۔2013 کے اے ڈی پی پروگرام کی مد میں تقریباً 5 کروڑ روپے ملے ہیں جس میں سے ساڑھے تین کروڑ روپے پی ایچ اے فیصل آباد کو ان کے ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے دے گا اور باقی ایک کروڑ 50 لاکھ روپے صرف ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوں گے؟

(ج) کیا حکومت اس بابت کوئی پالیسی بنانے اور پی ایچ اے فیصل آباد کو علیحدہ بجٹ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے پی ایچ اے تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے ٹی ایم اے سے فنڈز وصول نہ کرتی ہے۔ تاہم صوبائی حکومت PFC ایوارڈ کی مد میں PHA کو جو رقوم مہیا کرتی ہے وہ ٹی ایم اے سے آئے ہوئے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں خرچ ہوتے ہیں جن کے انتظامی معاملات تاحال ٹی ایم اے کے کنٹرول میں ہیں۔

(ب) اقبال ٹاؤن سے پی ایچ اے میں آنے والے ملازمین کی تنخواہ کی مد میں 14-2013 کے دوران حکومت پنجاب نے مبلغ 18.883 ملین روپے دیئے جس کا اقبال ٹاؤن کی ADP سے کوئی تعلق نہ تھا۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب پی ایچ اے کو تنخواہوں کی مد میں علیحدہ بجٹ فراہم کرتی ہے۔

لاہور: یوحنا آباد کے سیوریج سسٹم کی خرابی کی تفصیلات

*3156: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور یوحنا آباد میں ایل ڈی اے واسا کا سیوریج سسٹم کب سے کام کر رہا ہے؟

(ب) اس ایریا میں اسی سیوریج سسٹم کی لمبائی کتنی ہے۔

(ج) اس وقت اس علاقہ میں واسا کے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بتائیں۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس آبادی کی ہر چھوٹی اور بڑی گلی / سڑک پر سیوریج کا پانی گٹروں سے overflow ہونے کی وجہ سے کھڑا ہوا ہے؟

(ہ) حکومت اس پر کیا ایکشن لے رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) لاہور یوحنا آباد میں ایل ڈی اے واسا کا سیوریج سسٹم 2004 سے کام کر رہا ہے۔

(ب) اس ایریا میں اسی سیوریج سسٹم کی لمبائی 5660فٹ ہے۔

(ج) مذکورہ علاقہ میں واسا کے 28 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ اِن کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ آبادی کی ہر چھوٹی اور بڑی گلی / سڑک پر سیوریج کا پانی گٹروں سے overflow ہونے کی وجہ سے کھڑا ہوا ہے۔اس وقت سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے۔تاہم جب کبھی بھی سیوریج بندش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً اس کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب یوحنا آباد کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے لئے خصوصی توجہ دے رہی ہے جس کی واضح مثال حال ہی میں یوحنا آباد کے سیوریج اور واٹر سپلائی سسٹم کی بہتری کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے 50.00 ملین روپے کے فنڈز کی منظوری دینا ہے۔دستیاب فنڈز سے سیوریج اور واٹر سپلائی لائنوں کی بچھائی ساتھ ساتھ یوحنا آباد ڈسپوزل سٹیشن کی اپ گریڈیشن اور دو عدد نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب عمل میں آئے گی۔اس وقت یوحنا آباد کے مختلف علاقوں میں سیوریج اور واٹر سپلائی لائنوں کی بچھائی کے کام جاری ہیں۔

لاہور:یوحنا آباد سیوریج سسٹم بچھانے کی تفصیلات

*3159:جناب شہزاد منشی:کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یوحنا آباد لاہور میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم کس کس جگہ سیوریج بچھانے پر خرچ ہوئی،اس کا تخمینہ،لاگت،مدت تکمیل اور سکیم کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ب) کس کس جگہ محکمہ واسا لاہور ابھی تک سیوریج کی سکیم پر اس ایریا میں کام کر رہا ہے۔

(ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس آبادی کی تقریباً70 فیصد آبادی میں سیوریج سسٹم نہ ہے اگر ہے تو وہ برائے نام ہے اور کام نہ کر رہا ہے۔

(د) کیا حکومت اس پوری آبادی میں یہ نظام مکمل طور پر بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مذکورہ سالوں کے دوران واسا لاہور کی جانب سے یوحنا آباد میں سیوریج بچھائی کا کوئی کام عمل میں نہیں آیا۔

(ب) اس وقت واسا لاہور یوحنا آباد کے (ای) بلاک اور (ایف) بلاک میں سیوریج لائن کی بچھائی کا کام کر رہا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب یوحنا آباد کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے لئے خصوصی توجہ دے رہی ہے جس کی واضح مثال حال ہی میں یوحنا آباد کے سیوریج اور واٹر سپلائی سسٹم کی بہتری کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے 50.00 ملین روپے کے فنڈز کی منظوری دینا ہے۔ دستیاب فنڈز سے سیوریج اور واٹر سپلائی لائنوں کی بچھائی کے ساتھ ساتھ یوحنا آباد ڈسپوزل سٹیشن کی اپ گریڈیشن اور دو عدد نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب عمل میں آئے گی۔ اس وقت یوحنا آباد کے مختلف علاقوں میں سیوریج اور واٹر سپلائی لائنوں کی بچھائی کے کام جاری ہیں۔ موجودہ سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے۔ تاہم جب کبھی سیوریج بندش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً اُس کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

(د) جی ہاں! واسا لاہور یوحنا آباد کی پوری آبادی میں سیوریج کا مکمل نظام بچھانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار پورے یوحنا آباد میں سیوریج نظام کی تکمیل کی جائے گی۔

ضلع سرگودھا: واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کی تفصیلات

*3222: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے تقریباً 70 فیصد علاقوں کا پانی پینے کے قابل نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل و ضلع سرگودھا اور بالخصوص حلقہ پی پی۔35 کے تقریباً تمام چکوک کا پانی انتہائی ناقص ہے اور بالکل پینے کے قابل نہ ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع دھریمہ، موضع حیدر آباد ٹاؤن، چک 71 شمالی، چک 79 شمالی، 109 جنوبی، 108 جنوبی، 142 جنوبی، 105 جنوبی، 107 جنوبی، 46 جنوبی، 45 جنوبی، 44 جنوبی، 56 جنوبی، 57 جنوبی اور 115 جنوبی کا زمینی پانی انتہائی ناقص ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 51 شمالی،100 شمالی،113 جنوبی،114 جنوبی اور 99 جنوبی کا پانی بھی پینے کے قابل نہیں ہے۔

(ہ) اگر مندرجہ بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا محکمہ پبلک ہیلتھ نے ان علاقوں کے لئے صاف پانی کی دستیابی کا پروگرام بنایا ہے یا نہیں۔

(و) کیا محکمہ پبلک ہیلتھ ان علاقوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع سرگودھا چھ تحصیلوں پر مشتمل ہے اور تحریر کیا جاتا ہے کہ:

1۔ تحصیل سرگودھا کا 80 فیصد پانی پینے کے قابل نہ ہے۔

2۔ تحصیل شاہپور کا 55 فیصد پانی پینے کے قابل نہ ہے۔

3۔ تحصیل بھلوال کا 75 فیصد پانی پینے کے قابل نہ ہے۔

4۔ تحصیل کوٹ مومن کا 58 فیصد پانی پینے کے قابل نہ ہے۔

5۔ تحصیل سلانوالی کا 72 فیصد پانی پینے کے قابل نہ ہے۔

6۔ تحصیل ساہیوال کا 52 فیصد پانی پینے کے قابل نہ ہے

(ب) حلقہ پی پی۔35 میں درج ذیل بڑے چکوک شامل ہیں۔

چک 189 شمالی، چک 83 شمالی، چک 190 شمالی، چک 188 شمالی، حیدرآباد ٹاؤن، چک 115 جنوبی، چک 109 جنوبی، چک 81 شمالی، چک 70 شمالی، چک 71 شمالی، چک 79 شمالی، دہریمہ چک 142 جنوبی چک 111 جنوبی چک 50 شمالی چک 51 شمالی چک 99 شمالی چک 103 شمالی چک 90 شمالی چک 105 جنوبی چک 116 جنوبی چک 94 شمالی چک 95 شمالی چک 105 شمالی چک 91 شمالی آسیانوالہ چک 107 جنوبی چک 44 جنوبی چک 92 شمالی چک 84 شمالی چک 93 شمالی چک 104 شمالی بہک میکن چک 56 جنوبی چک 45 جنوبی چک 108 شمالی، چک 67 شمالی، چک 69 شمالی چک 68 شمالی چک 63 شمالی چک 57 جنوبی چک 100 جنوبی چک 187 شمالی چک 97 شمالی چک 104 جنوبی چک 113 جنوبی چک 46 جنوبی چک 108 جنوبی چک 59 جنوبی چک 106 شمالی چک 107 شمالی یہ درست ہے کہ ان چکوک کا زیادہ تر پانی ناقابل استعمال ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) درست ہے۔

(ہ) اگرچہ اندریں بالا سوالات کا جواب اثبات میں ہے۔ مگر واٹر سپلائی سکیم کی منظوری انتظامی معاملہ ہے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

(و) مندرجہ بالا چکوک میں سے چک نمبر 45 جنوبی میں فلٹریشن پلانٹ کا منصوبہ پہلے مرحلہ میں شامل ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3259: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت گوجرانوالہ میں کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں اور ہر سوسائٹی کتنے ایکڑ پر محیط ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں کتنی سوسائٹیز منظور شدہ ہیں اور کتنی غیر منظور شدہ ہیں۔

(ج) غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز کون کون سی ہیں اور ان کے مالکان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ کی کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیز کتنے فیصد آباد ہو چکی ہے، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں اس وقت کل 32 ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں جن کے رقبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں کل 8 منظور شدہ 11 غیر منظور شدہ اور 13 زیر کارروائی ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں۔

(ج) محکمہ جی ڈی اے نے ضلع گوجرانوالہ میں غیر منظور شدہ سکیموں کو بائی لاز کے مطابق نوٹسز جاری کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ جی ڈی اے نے عوام کی آگاہی کے لئے اخبارات میں اشتہارات شائع کروائے ہیں اور محکمہ ریونیو کو بھی لیٹر جاری کیا گیا ہے کہ غیر قانونی سکیموں میں واقع رقبہ کی رجسٹریاں نہ کی جائیں نیز محکمہ واپڈا (گیپکو) کو بھی لیٹر جاری کیا گیا ہے کہ محکمہ جی ڈی اے سے این او سی کے بغیر کسی بھی ہاؤسنگ سکیم میں کنکشن نہ دیا جائے۔ سات

مالکان کے خلاف ایف آئی آر درج کروا رکھی ہیں۔ جی ڈی اے حسب ضابطہ کاروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں 25 ہاؤسنگ سوسائٹیز آباد ہو چکی ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد: پارکوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3261: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں پارکوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنے پی ایچ اے کے زیر کنٹرول ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کے پارکس اور گرین بیلٹس کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد میں پی ایچ اے کا بطور اتھارٹی نوٹیفکیشن نہیں ہوا، کیا حکومت نوٹیفکیشن جاری کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے کے زیر کنٹرول سٹی ایریا جو چار اربن ٹاؤنز پر مشتمل ہے پارکوں کی تعداد 303 ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بیشتر پارکس اور گرین بیلٹس بہتر حالت میں ہیں تاہم فنڈز اور افرادی قوت کی کمی کی وجہ سے چند پارکوں اور گرین بیلٹس کی حالت بہتر کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

(ج) یہ درست ہے، کہ پی ایچ اے کا بطور اتھارٹی نوٹیفکیشن جاری نہیں ہوا تاہم گورنمنٹ آف پنجاب کے سامنے یہ معاملہ زیر غور ہے اور توقع ہے کہ حکومت جلد اس کا نوٹیفکیشن جاری کر دے گی۔

راولپنڈی: خیابان سر سید میں پانی کی فراہمی کے لئے بچھائی گئی پائپ لائن و دیگر تفصیلات

*3340: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خیابان سر سید، راولپنڈی کے مختلف سیکٹرز میں واسا کی جانب سے پانی کی فراہمی کے لئے نئی پائپ لائن بچھائی جارہی ہے اس منصوبے کی کل لاگت کتنی ہے اور یہ منصوبہ کتنے عرصہ میں مکمل کیا جائے گا؟

(ب) خیابان سر سید میں پانی کی سپلائی کو ایک مربوط نظام کے تحت چلانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا علاقہ میں لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس خستہ حالی کا شکار ہیں، اگر ایسا ہے تو ان کی مرمت کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! خیابان سر سید راولپنڈی کے مختلف سیکٹرز میں واسا کی جانب سے پانی کی فراہمی کے لئے نئی پائپ لائن بچھائی جارہی ہے اور یہ پرانی بوسیدہ لائنوں کی جگہ لگ رہی ہیں۔ اس منصوبے پر 8.460 ملین لاگت آئے گی اور یہ جون 2014 میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) خیابان سر سید میں پانی کی سپلائی خانپور ڈیم اور ٹیوب ویلوں پر مشتمل ہے اور ان دونوں ذرائع کے پانی کو یکجا کر کے سپلائی کیا جاتا ہے تاکہ صارفین کے گھروں میں پانی پریشر کے ساتھ پہنچ سکے نیز جہاں جہاں بھی پانی کی کمی کی شکایت لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے آتی ہے وہاں پانی ٹینکروں کے ذریعے مفت مہیا کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ علاقے میں واٹر فلٹریشن پلانٹس بھی نصب کئے گئے ہیں جہاں سے لوگ پینے کے لئے پانی بھرتے ہیں۔ جہاں جہاں بھی گندے پانی کی شکایت موصول ہوتی ہے وہاں واسا اپنے ذرائع سے لائن تبدیل کر دیتا ہے۔

(ج) جی، نہیں۔ مندرجہ بالا علاقے میں لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس خستہ حالی کا شکار نہیں ہیں اور ان کی مرمت کے لئے سالانہ مرمتی ٹھیکہ دیا ہوا ہے اور ان کے کارٹریج اور دوسری اشیاء مقررہ مدت میں تبدیل کی جاتی ہیں۔

سرگودھا: پی پی۔34 میں صاف پانی کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3346: ڈاکٹر نادیہ عزیز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا شہر بالخصوص پی پی-34 کے اکثر عوام کو پینے کا صاف پانی میسر نہ ہے؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے چالیس سالوں سے کوئی پینے کے پانی کا منصوبہ زیر غور نہ آیا ہے۔
(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پینے کے صاف پانی کے منصوبہ جات کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ سرگودھا شہر کا تقریباً 80 فیصد پانی پینے کے قابل نہ ہے اور بالخصوص پی پی-34 کی 70 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر نہ ہے۔
(ب) پچھلے چالیس سالوں میں سرگودھا شہر کے لئے درج ذیل سکیمیں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر سایہ مکمل کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ لاگت (ملین)	سال
1	جامع واٹر سپلائی سکیم سرگودھا	3.564	1982-1984
2	واٹر سپلائی سکیم سرگودھا	60.300	1995-1996
3	تبدیلی پرانے پائپ لائن سرگودھا	61.843	2007-2010

(ج) سرگودھا شہر اور پی پی-34 کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے درج ذیل دو بڑے منصوبوں کا آغاز کر دیا ہے جو کہ تعمیر کے مراحل میں داخل ہو گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	نام سکیم	تخمینہ لاگت (ملین)
1-	واٹر سپلائی سکیم چک 49 جنوبی (ٹیل) اور ملحقہ آبادی سرگودھا	144.597
2-	توسیع واٹر سپلائی سکیم سرگودھا سٹی بیسڈ آن کینال واٹر سپلائی سکیم سرگودھا زون I	268.210

جبکہ توسیع واٹر سپلائی سکیم سرگودھا سٹی بیسڈ آن کینال واٹر سپلائی سکیم سرگودھا زون 2 اور 3 کا منصوبہ اصولاً منظور کر لیا گیا ہے جن کی لاگت 1862.677 ملین ہے اور جونہی حکومت پنجاب نے اس منصوبہ کے لئے رقم فراہم کی تو اس کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔

ضلع ڈی جی خان: صدیق آباد ماڈل ٹاؤن سیوریج کے منصوبہ کی فزیبلٹی رپورٹ و دیگر تفصیلات

*3361: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صدیق آباد ماڈل ٹاؤن یونین کونسل نمبر 12 ضلع ڈی جی خان کے سیوریج کے منصوبوں کی فزیبلٹی رپورٹ مکمل ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کام تاخیری حربوں کا شکار ہے اور اس کے ٹینڈر ابھی تک طلب نہیں کئے گئے ہیں، اگر ٹینڈر طلب کر لئے گئے ہیں تو کن کن ٹھیکیداروں کو ٹھیکہ دیا اور اس کا تخمینہ لاگت کتنا ہے۔

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان منصوبوں کو کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) صدیق آباد ماڈل ٹاؤن یونین کونسل 12 ضلع ڈیرہ غازی خان کے سیوریج کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے اور اس پر کام شروع ہے۔ تفصیل (Annexure-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(i) درست نہ ہے کیونکہ سیوریج سکیم صدیق آباد کے ٹینڈر مورخہ 07.05.2014 کو وصول کر لئے گئے تھے۔ تفصیل (Annexure-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) کام سب سے کم ریٹ کی بنیاد پر ارشاد حسین کنسٹرکشن کمپنی کو دیا گیا۔ تفصیل (Annexure-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) منصوبہ کا تخمینہ لاگت 53.297 ملین ہے۔

(ج) منصوبہ ہذا کا کام مورخہ 05.06.2014 سے شروع ہو چکا ہے اور یہ کام جون 2016 تک مکمل ہو جائے گا۔ تفصیل (Annexure-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: گجر پورہ ہاؤسنگ سکیم میں پلاٹس پر ناجائز قابضین کی تفصیل

*3366: قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کی سکیم گجرپورہ لاہور میں بہت سے پلاٹوں پر ناجائز قابضین نے زبردستی قبضہ کیا ہوا ہے اور قبضہ مافیا میں ایل ڈی اے کے اہلکار بھی شامل ہیں؟

(ب) اگر مذکورہ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ناجائز قبضہ کئے ہوئے پلاٹوں کی تعداد کیا ہے اور کیا ان پلاٹوں میں پلاٹ نمبر 403-A بھی شامل ہے۔

(ج) کیا ایل ڈی اے انتظامیہ پلاٹ نمبر 403-A سمیت دوسرے ایسے پلاٹوں کو ناجائز قابضین سے واگزار کر کے اس کے اصل مالک کو قبضہ دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایل ڈی اے کی سکیم گجرپورہ لاہور کے چند پلاٹوں پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے جسے ایل ڈی اے انتظامیہ واگزار کرواتا رہتا ہے لیکن قبضہ مافیا میں ایل ڈی اے کا کوئی اہلکار شامل نہیں ہے۔

(ب) گجرپورہ سکیم میں قبضہ شدہ پلاٹوں کی کل تعداد کا اندازہ لگانے کے لئے سروے ہو رہا ہے مگر اس میں پلاٹ نمبر 403-A شامل نہ ہے۔

(ج) ایل ڈی اے انتظامیہ ایسے پلاٹوں کو ناجائز قابضین سے واگزار کرواتی رہتی ہے مگر بعض اوقات بوجہ عدالتی حکم امتناعی اور کشیدگی حالات واگزاری کا عمل تاخیر کا شکار ہو جاتا ہے۔

ملتان شہر میں فراہمی آب کی لائنوں کا مسئلہ

*3391: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان شہر میں واٹر سپلائی کی لائنیں پرانی اور بوسیدہ ہو چکی ہیں اور ان میں سیوریج کا گندا پانی شامل ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت ملتان میں سیوریج اور پانی کی لائنوں کو علیحدہ کرنے اور پانی کی نئی لائنیں بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ کچھ علاقوں میں واٹر سپلائی کی لائنیں بوسیدہ ہو چکی ہیں تاہم ہمیں جب بھی کوئی مکسنگ کی شکایت ملتی ہے ہم اُس کا فوری طور پر ازالہ کر لیتے ہیں اور اگر نہیں ہوتا تو اُس علاقے کی لائن تبدیل کر دیتے ہیں۔

(ب) ملتان شہر میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی لائنیں پہلے ہی سے علیحدہ علیحدہ ہیں کچھ علاقوں میں پُرانی اور بوسیدہ لائنیں ایک سکیم Replacement of out lived Rusty & Leakage pipelines in Multan (Gastro Project) کے تحت تبدیل کر رہے ہیں۔

ساہیوال: واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*3553: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں 2010 سے آج تک کتنی رقم واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات پر منصوبہ وار خرچ کی گئی؟

(ب) واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبہ جات پر کام جاری ہے اور یہ کب تک مکمل ہوں گے۔

(ج) یہ منصوبہ جات کن کن علاقوں میں شروع کئے گئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع ساہیوال میں 2010 سے لے کر آج تک کل 37 منصوبہ جات مکمل کئے گئے ہیں جن میں سے 18 منصوبے واٹر سپلائی کے ہیں اور 19 منصوبے سیوریج کے ہیں۔ ان منصوبوں پر کل لاگت 731.854 ملین روپے آئی ہے۔ منصوبہ جات کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واٹر سپلائی اور سیوریج کے 8 منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔ اگر ان منصوبہ جات کے لئے مالی سال 16-2015 میں مطلوبہ فنڈز دستیاب کئے جاتے ہیں تو یہ منصوبہ جات 30۔ جون 2016 تک مکمل ہو جائیں گے۔

(ج) یہ آٹھ منصوبہ جات درج ذیل علاقوں میں جاری ہیں۔

1۔ ساہیوال شہر میں واٹر سپلائی اور تبدیلی پرانی سیوریج لائن آبادی حبیب ٹاؤن اور کوٹ خادم علی شاہ۔

2۔ واٹر سپلائی اور نالی سولنگ چک نمبر 5۔L/85 کا ایک منصوبہ چل رہا ہے لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام بند ہے۔

3۔ واٹر سپلائی چک نمبر 9۔L/120 میں ایک منصوبہ چل رہا ہے لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام بند ہے۔

4۔ رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 11۔L/7 (راواں والا)۔

5۔ واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 12۔L/86۔

6۔ واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 12۔L/88۔A۔

7۔ واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 12۔L/88۔

8۔ سیوریج سکیم چک نمبر 12۔L/93۔A مزید تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔222 ساہیوال: واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*3554: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کس کس گاؤں، قصبہ میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کون کون سی سکیمیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) اس وقت کون کون سی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں بند پڑی ہیں؟

(ج) کیا حکومت حلقہ پی پی۔222 میں بند واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں واٹر سپلائی کی 4 سکیمیں اور سیوریج کی 17 سکیمیں کام کر رہی ہیں۔ سکیموں کی لسٹ اور مکمل کوائف (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔222 میں واٹر سپلائی کی تین اور سیوریج کی تین سکیمیں بند پڑی ہیں۔ سکیموں کی لسٹ اور مکمل کوائف (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت حلقہ پی پی۔222 میں بند واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ان سکیموں کو دوبارہ چالو کرنے کے لئے جو رقم درکار ہے اس کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر گورنمنٹ ان کی بحالی کے لئے فنڈز جاری کر دے تو ان سکیموں کو بحال کیا جا سکتا ہے۔

راولپنڈی: سیٹلائٹ ٹاؤن میں پلاٹس کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*3592: راجہ راشد حفیظ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں بڑے پلاٹوں کی سب ڈویژن کی اجازت نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مالکان پلاٹ اپنے طور پر ان کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے مکانات تعمیر کر کے فروخت کر دیتے ہیں جس سے علاقہ کی سڑکوں، سیوریج اور واٹر سپلائی پر دباؤ بڑھ گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر پلاٹس کی سب ڈویژن کی اجازت دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا حکومت غیر قانونی طور پر بڑے پلاٹوں کو تقسیم کرنے والوں کے خلاف کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ فاٹا بلڈنگ اینڈ زوننگ ریگولیشنز 2008 جاری کردہ بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر DG/PHATA/TPS/F-46/2008/108 مورخہ 08-03-2008 کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے مطابق ایک کنال یا اُس سے بڑے پلاٹوں کی تقسیم کی اجازت ہے۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ بڑے پلاٹوں کی سب ڈویژن کی منظوری مجاز اتھارٹی ڈائریکٹر جنرل لاہور سے ہوتی ہے۔ منظوری کے بغیر کوئی الاٹی اپنے پلاٹ کی سب ڈویژن کا مجاز نہ ہے۔

(ج) جیسے کہ جواب (الف) میں بیان ہے۔

(د) بڑے پلاٹوں کی غیر قانونی سب ڈویژن کی بابت محکمہ ہذا کو کوئی رپورٹ نہ ہے۔ اگر کوئی غیر قانونی پلاٹ کی تقسیم کا کیس رپورٹ ہوا تو قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: بلڈنگز کی کمرشلائزیشن سے متعلقہ تفصیلات

*3743: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2013 سے اب تک لاہور میں کتنے افراد نے اپنے پلاٹوں اور بلڈنگز کی کمرشلائزیشن کے لئے ایل ڈی اے کو درخواستیں دی؟

(ب) پلاٹوں یا بلڈنگز کی کمرشلائزیشن کی موجودہ پالیسی کب بنائی گئی اور اس پالیسی کے تحت کمرشلائزیشن کی فیس کیا ہے؟

(ج) کیا تمام درخواست دہندگان کی درخواستیں منظور کر لی گئی ہیں اور وہ منظور کرائے گئے نقشہ جات یا بلڈنگز کے ترمیم شدہ منظور شدہ نقشہ جات کے مطابق تعمیر کر رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایل ڈی اے کے ریکارڈ کے مطابق 2013 سے اکتوبر 2015 تک کمرشلائزیشن کے لئے 2120 درخواستیں آچکی ہیں۔

(ب) کمرشلائزیشن پالیسی کا آغاز محکمہ ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈویلپمنٹ کے 16.12.1990 کے نوٹیفکیشن کے تحت ہوا جس کو بعد میں 23.07.1993 کو ریوائز کیا گیا۔ بعد ازاں 02.07.2001 کو کمرشلائزیشن پالیسی کا اجراء ہوا جو 2009 تک زیر عمل رہی۔ ایل ڈی اے لینڈ یوز رولز 10.02.2009 اور پھر ترمیم شدہ لینڈ یوز رولز 01.04.2014 مرتب کئے گئے اور 2009 کے رولز کے تحت گلبرگ سکیم کے کلاسیفکیشن اور ریکلاسیفکیشن کا نوٹیفکیشن 01.02.2012 کو جاری کیا گیا۔ مستقل کمرشلائزیشن کے لئے 2001 کی پالیسی سے قبل

ڈی سی ویلیویشن کا 25 فیصد لگایا جاتا تھا جبکہ 2001 اور اس کے بعد اب تک کمرشلائزیشن فیس بحساب کمرشل ڈی سی ویلیو کا 20 فیصد عائد کی جاتی ہے۔ عارضی کمرشلائزیشن کے لئے لینڈیوز رولز 2014 کی شق (4)31 کے تحت ڈی سی ویلیویشن کا 1.25 فیصد سالانہ لگایا جاتا ہے۔

(ج) 2013 سے تاحال 1656 کمرشلائزیشن کیسز کی منظوری دی گئی اور باقی 464 درخواستیں جو پالیسی کے مطابق کمرشل نہ ہو سکتی تھیں انہیں نامنظور کر دیا گیا۔ بلڈنگ ریگولیشن کے تحت منظور شدہ نقشہ جو کہ تین مراحل میں منظور کیا جاتا ہے پہلا مرحلہ پلنتھ لیول تک اور اس کی مکمل انسپکشن کے بعد دوسرے مرحلہ میں 38 فٹ اونچائی تک اور تیسرے مرحلہ میں مکمل نقشہ منظور کیا جاتا ہے۔ نقشہ کے خلاف تعمیر ہونے پر ایل ڈی اے اسے محکمانہ قواعد وضوابط کی کارروائی کے بعد مسمار کر دیتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: شمسی توانائی سے متعلقہ تفصیلات

10: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں شمسی توانائی سے چلنے والی لائٹ لگائی جا رہی ہیں ان کی مالیت کتنی ہے؟

(ب) ہر سڑک جس کو شمسی توانائی سے آراستہ کیا گیا ہے اس کی تفصیلات بتائی جائیں؟

(ج) ان پر اٹھنے والے اخراجات فی لائٹ بتائے جائیں؟

(د) کس کمپنی سے اس لائیٹ کو خریدا گیا اس کا نام اور ان ٹینڈرز کی تفصیلات مع اخبارات کٹنگ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں شمسی توانائی سے چلنے والی لائٹس کا منصوبہ زیر غور ہے، شمسی توانائی کا منصوبہ ابھی feasibility study کے مراحل میں ہے۔ مالیاتی تخمینہ اِس کے بعد لگایا جائے گا۔

(ب) اب تک صرف علامہ اقبال ٹاؤن مین بلیووارڈ اور وحدت روڈ کو ایک چینی کمپنی ZTE کے تعاون سے تجرباتی طور پر شمسی توانائی سے آراستہ کیا گیا ہے۔ان دو سڑکوں پر کل 200 لائٹس لگائی گئی ہیں جن میں 160 لائٹس علامہ اقبال ٹاؤن مین بلیووارڈ اور 40 وحدت روڈ پر لگائی گئی ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا سڑکوں پر لگنے والی لائٹس پر محکمہ ایل ڈی اے نے کوئی اخراجات صرف نہ کئے ہیں بلکہ اس پر اٹھنے والے سارے اخراجات ZTE نے برداشت کئے ، جن کی تفصیلات ادارے کے پاس نہ ہیں۔

(د) جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، شمسی توانائی کا منصوبہ ابھی فزیبلٹی سٹڈی کے مراحل میں ہے اس لئے تاحال کوئی شمسی توانائی سے چلنے والی لائٹ محکمہ ایل ڈی اے نے نہیں خریدی۔

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سکندر بلاک میں کمیونٹی سنٹر کے لئے مختص پلاٹ سے متعلقہ تفصیلات

92: سید طارق یعقوب: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے سکندر بلاک میں کمیونٹی سنٹر کے لئے کوئی پلاٹ مختص ہے؟

(ب) اگر کوئی پلاٹ مختص ہے تو اس کی تعمیر میں کیا امر مانع ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے سکندر بلاک میں کمیونٹی سنٹر کے لئے کوئی پلاٹ مختص نہ ہے۔

(ب) مفصل جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

ضلع لاہور میں ہاؤسنگ سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

192: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال 13-2012 سے لے کر آج تک کون کون سی ہاؤسنگ سکیمیں بنائی گئی، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان سکیموں میں سے کتنی منظور شدہ اور کتنی غیر منظور شدہ ہیں، الگ الگ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان غیر منظور شدہ سکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایل ڈی اے نے ضلع لاہور میں سال 2012-13 سے لے کر آج تک مندرجہ ذیل پرائیویٹ سکیموں کی منظوری دی ہے:

(i) آئی کون ویلی (ii) ایڈن پیلس

(iii) خیابان امین (iv) لیبر کالونی

(v) ایڈن ریزیڈینشیا

(ب) ایل ڈی اے نے آج تک 238 عدد سکیمیں منظور کی ہیں اور ضلع لاہور میں تقریباً 73 عدد سکیمیں ایسی ہیں جو کہ ایل ڈی اے سے منظور شدہ نہیں ہیں لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز ان کے بارے میں اخبار کا اشتہار کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایل ڈی اے ان غیر منظور شدہ سکیموں کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ ان سکیموں کے بارے میں اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے گاہے بگاہے عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے تاکہ لوگ ان غیر منظور شدہ سکیموں میں پلاٹوں کی خرید وفروخت نہ کریں۔ اس کے علاوہ DEM, CMP WING, TP BRANCH کی مشترکہ ٹیمیں demolition کا کام سرانجام دیتی ہیں اور کافی سکیموں میں demolition بھی کی گئی ہے اس کے علاوہ واپڈا، سوئی گیس اور ٹیلیفون کے محکموں کو بھی لیٹر جاری کئے گئے ہیں کہ ان غیر منظور شدہ سکیموں میں کنکشن نہ دیئے جائیں۔ اگر کنکشن ہو چکے ہیں تو انہیں discard کیا جائے۔ مزید برآں رجسٹرار ریونیو کو بھی لیٹر جاری کیا گیا ہے کہ ان غیر منظور شدہ سکیموں میں رجسٹریاں اور انتقال نہ کیا جائے۔ مزید برآں متعلقہ تھانوں میں ان غیر قانونی سکیموں کے چالان بھیجے گئے ہیں کہ ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

لاہور:قلعہ گجر سنگھ میں فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

272: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر77قلعہ گجر سنگھ لاہور میں نصب پانچ فلٹریشن پلانٹس میں سے تین فلٹریشن پلانٹ خراب ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا نہیں ہو رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت خراب شدہ فلٹریشن پلانٹس کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے۔یونین کونسل نمبر77قلعہ گجر سنگھ لاہور میں واسا لاہور نے صرف ایک فلٹریشن پلانٹ بمقام میلہ رام پارک نصب کیا ہے جو کہ چالو حالت میں ہے اور لوگ پینے کے صاف پانی سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) مذکورہ علاقہ میں واسا لاہور کی جانب سے لگایا گیا فلٹریشن پلانٹ درست کام کر رہا ہے اور لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

ننکانہ صاحب میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

307: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔174 ننکانہ صاحب میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں بند ہیں اور کتنی کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کل کتنی سکیموں پر کام ہو رہا ہے، ان میں سے کتنی مکمل ہو گئی ہیں اور کتنی ابھی تک نامکمل ہیں اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔174 ننکانہ صاحب میں واٹر سپلائی کی دو سکیمیں بند ہیں اور دو سکیمیں کام کر رہی ہیں۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں اس وقت کسی بھی سکیم پر کام نہیں ہو رہا۔

لاہور: مہاجر آباد، سوڈیوال میں واٹر سپلائی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

344: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 88 پانی والی ٹینکی (سوڈیوال) لاہور پر ایک ٹیوب ویل نصب ہے جو مہاجر آباد اور سوڈیوال میں پانی سپلائی کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹیوب ویل سے پانی کی ترسیل بہت کم ہوگئی ہے جس کی وجہ سے رہائشی پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ اس دیرینہ مشکل سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کئی سالوں سے ایم ڈی واسا کو درخواستیں دے رہے ہیں۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ درخواست دینے کے بعد محکمے نے اس علاقے کا وزٹ بھی کیا اور تسلی دی جاتی رہی کہ عنقریب پانی والی ٹینکی کی جگہ پر ہی دوسری جانب ٹیوب ویل لگا دیا جائے گا لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے بعد ابھی تک ٹیوب ویل کا کوئی نام ونشان نہیں ہے۔

(ہ) اگر جزہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت عوام کی اس دیرینہ پریشانی کو دور کرنے کے لئے کب تک اس ٹیوب ویل کو لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ پانی والی ٹینکی، سوڈیوال لاہور (یونین کونسل۔88) میں ایک ٹیوب ویل نصب ہے جس سے مہاجر آباد اور سوڈیوال کے مکینوں کو پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویل سے پانی کا اخراج چار کیوسک سے کم ہو کر دو کیوسک ہوگیا ہے۔ تاہم اس آبادی کو عمر پارک اور نوناریاں میں نصب کئے گئے ٹیوب ویلوں سے بھی پانی کی فراہمی کی جارہی ہے اور معمول کے حالات میں پانی کی کمی کا مسئلہ درپیش نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! مگر ٹیوب ویل کی تنصیب حکومت کی جانب سے فراہم کردہ فنڈز پر منحصر ہے اور تاوقت اس مد میں کوئی فنڈز مہیا نہ کئے گئے ہیں۔

(د) یہ درست ہے۔ واسا لاہور میں جائیکا (Japan International Cooperation Agency) کے تعاون سے 105 میعاد / مدت پوری کرنے والے ٹیوب ویلوں کی تبدیلی متوقع ہے۔ یہ منصوبہ مالی سال 2015-16 میں شروع ہوگا۔ اس منصوبہ میں سوڈیوال

ٹیوب ویل کی تبدیلی بھی شامل ہے۔ منصوبہ شروع ہوتے ہی مذکورہ ٹیوب ویل ترجیحی بنیادوں پر تبدیل کر دیا جائے گا۔

(ہ) سوڈیوال میں پرانے ٹیوب ویل کی جگہ نئے ٹیوب ویل کی تنصیب JICA پروگرام میں شامل کر دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی-130 میں صاف پانی پینے سے متعلقہ تفصیلات

371: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی-130 سیالکوٹ میں حکومت پنجاب پینے کے صاف پانی کو عوام الناس کے لئے مہیا کرنے کا کوئی ایسا پروگرام رکھتی ہے جس میں گہرائی 500/600 فٹ تک بور کر کے صاف پانی مہیا کیا جا سکے تاکہ عوام صاف پانی استعمال کر سکیں اور ہیپاٹائٹس جیسی بیماریوں سے بچ سکیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور حکومت پنجاب عوام الناس کو صاف پانی مہیا کرنے کا مکمل پروگرام رکھتی ہے لیکن اس سلسلہ میں فنڈ مہیا ہونے پر یہ کام مکمل ہو سکتا ہے۔

ڈسکہ شہر میں صاف پانی میسر نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

372: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر میں پینے کا صاف پانی میسر نہ ہے کیونکہ واٹر سپلائی کا نظام آج سے 30/35 سال پرانا ہے۔ واٹر سپلائی کے پائپ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے پھٹ چکے ہیں اور نالیوں کا گندا پانی واٹر سپلائی کے پائپوں میں شامل ہو رہا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب ڈسکہ شہر میں پینے کے پانی کے لئے واٹر سپلائی کے نئے پائپ بچھانے کا کوئی پروگرام رکھتی ہے یا کہ نہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر میں واٹر سپلائی سکیم کافی پرانی ہے جس کی دیکھ بھال تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کر رہی ہے۔

(ب) فی الحال کوئی پروگرام نہیں ہے۔ اس مد میں اگر گورنمنٹ فنڈ مہیا کرے تو نئی پائپ لائن بچھادی جائے گی۔

بہاولپور: آشیانہ ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

397: قاضی احمد سعید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بنانے کی منظوری ہو چکی ہے، یہ منظوری کب ہوئی، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے سکیم کے لئے 120 کنال زمین خرید کر لی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہاولپور میں آشیانہ سکیم کے تحت تقریباً 280 گھر بنانے کا ماسٹر پلان تیار کیا گیا ہے؟

(د) اب تک آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بہاولپور کی تعمیر میں کیا پیشرفت ہوئی ہے تازہ ترین صورتحال سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بہاولپور میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بنانے کی منظوری 2013 میں ہوئی تھی۔

(ب) 120 کنال اراضی جو کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی ملکیت ہے، مذکورہ زمین کو PLDC کے نام منتقل کرنے کا عمل جاری ہے۔

(ج) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بہاولپور کا ماسٹر پلان تیار ہو چکا ہے جس میں 275 گھر تین مرلہ اور 242 پلاٹ پانچ مرلہ کے ہیں۔

(د) مذکورہ بالا اراضی جب PLDC کی ملکیت ہو جائے گی تو کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔

حلقہ پی پی-168 میں واٹر سپلائی کی فنکشنل سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

400: جناب علی سلمان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مانانوالہ اور کھاریانوالہ پی پی-168 شیخوپورہ کی واٹر سپلائی کی سکیمیں کب سے نان فنکشنل ہیں، نان فنکشنل سکیموں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان سکیموں پر مالی سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سکیم وار بتائیں؟

(ج) کیا حکومت ان سکیموں پر مالی سال 15-2014 کے دوران کتنی رقم مختص کی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

(i) مانانوالہ واٹر سپلائی سکیم:- اس سکیم کے تحت نہر اپر گوگیرہ پر 10 عدد ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں جن میں سے 2 ٹیوب ویلوں پر واپڈا نے بجلی نصب کر دی ہے جن کو چلا کر مانانوالہ کو پانی کی فراہمی شروع کر دی گئی ہے۔ باقی ماندہ ٹیوب ویلوں کے لئے واپڈا نے سامان ارینج کر لیا ہے۔ جن پر جلد ہی بجلی نصب کر کے چلا دیا جائے گا۔

(ii) کھاریانوالہ واٹر سپلائی سکیم:- واٹر سپلائی سکیم کھاریانوالہ 2005 سے نان فنکشنل ہے۔ سکیم کے نان فنکشنل ہونے کی وجوہات میں لاہور فیصل آباد دو رویہ سڑک کی تعمیر اور سوئی گیس کی لائنوں کو بچھانے کے دوران واٹر سپلائی لائنوں کی توڑ پھوڑ شامل ہے۔ بعد ازاں واپڈا نے بقایا جات کی عدم ادائیگی کی بناء پر بجلی کا کنکشن بھی منقطع کر دیا ہے۔

(ب) مالی سال 14-2013 کے دوران ان سکیموں پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i)	واٹر سپلائی سکیم مانانوالہ	13.000 Million
(ii)	واٹر سپلائی سکیم کھاریانوالہ	----NIL----

(ج) مالی سال 15-2014 کے دوران ان سکیموں پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i)	واٹر سپلائی سکیم مانانوالہ	8.100 Million
(ii)	واٹر سپلائی سکیم کھاریانوالہ	----NIL----

حلقہ پی پی۔168 میں واٹر سپلائی اور ڈرینج سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

402: جناب علی سلمان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 14۔2013 کے دوران حلقہ پی پی۔168 شیخوپورہ کم ننکانہ صاحب کے لئے ضلعی حکومت اور صوبائی حکومت نے کتنی رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی؟

(ب) اس سال کے دوران اس حلقہ کی کون کون سی واٹر سپلائی اور ڈرینج سکیم پر رقم خرچ ہوئی ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت اس حلقہ کی کون کون سی واٹر سپلائی اور ڈرینج سکیم کب سے کس بناء پر بند پڑی ہیں اور اس کی بندش کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت ان کو کب چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ شیخوپورہ کی جانب سے حلقہ پی پی۔168 میں مالی سال 2013-14 کے لئے مندجہ ذیل سکیموں پر رقم فراہم کی گئی ہے:

پی سی سی سکیم مانانوالہ	18.000 ملین
واٹر سپلائی سکیم مانانوالہ	13.000 ملین

(ب) مالی سال 14۔2013 کے دوران مندجہ ذیل واٹر سپلائی اور ڈرینج سکیموں کے لئے فنڈز خرچ کئے گئے ہیں:

پی سی سی سکیم مانانوالہ	18.000 ملین
واٹر سپلائی سکیم مانانوالہ	13.000 ملین

(ج) پی پی۔168 میں حکومت کی طرف سے مزید کوئی واٹر سپلائی اور ڈرینج منظور نہ ہوئی اور نہ ہی کسی سکیم پر فنڈز خرچ ہوئے۔ پی پی۔168 میں بند پڑی ہوئی واٹر سپلائی سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) واٹر سپلائی سکیم بھکھی:

یہ سکیم 05۔2004 سے بند پڑی ہوئی ہے ۔ سکیم کے بند ہونے کی وجوہات میں لاہور فیصل آباد دورویہ سڑک کی تعمیر اور سوئی گیس کی لائنوں کو بچھانے کے دوران واٹر سپلائی کی توڑ پھوڑ شامل ہے۔ بعد ازاں واپڈا نے بقایاجات کی عدم ادائیگی کی بناء پر بجلی کا کنکشن بھی منقطع کر دیا ہے۔

(ii) کھاریانوالہ واٹر سپلائی سکیم:

واٹر سپلائی سکیم کھاریانوالہ 2005 سے نان فنکشنل ہے۔ سکیم کے نان فنکشنل ہونے کی وجوہات میں لاہور فیصل آباد دورویہ سڑک کی تعمیر اور سوئی گیس کی لائنوں کو بچھانے کے دوران واٹر سپلائی لائنوں کی توڑ پھوڑ شامل ہے۔ بعد ازاں واپڈا نے بقایاجات کی عدم ادائیگی کی بناء پر بجلی کا کنکشن بھی منقطع کر دیا ہے

مالی سال16۔2015 تک کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔ حکومت جونہی ان سکیموں کے لئے رقم مختص کرے گی ان کو چلا دیا جائے گا۔

لاہور: چونگی امر سدھو کی ملحقہ آبادی کے سیوریج سسٹم کی بحالی کا مسئلہ

488: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گلی نمبرB۔6 غلام محمد بھٹی کالونی چونگی امر سدھو لاہور کا سیوریج سسٹم کب تعمیر کیا گیا؟

(ب) اس سیوریج سسٹم کی تعمیر سے لے کر اب تک کتنی بار اس کی مرمت کی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اب مذکورہ بالا گلی کا سیوریج سسٹم ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کے باعث علاقہ کے مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ گلی کے ناکارہ سیوریج سسٹم کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) گلی نمبرB۔6 غلام بھٹی کالونی چونگی امر سدھو کا سیوریج سسٹم سال91۔1990 میں بچھایا گیا۔

(ب) اس سیوریج سسٹم کی بچھائی سے لے کر اب تک اس کی مرمت کے حوالے سے کوئی کام عمل میں نہ آیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ اب مذکورہ بالا گلی کا سیوریج سسٹم ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کے باعث علاقہ کے مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ مذکورہ گلی میں سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے۔ تاہم جب کبھی بھی سیور بندش کی شکایت موصول ہوتی ہے اس کو فوراً رفع کیا جاتا ہے۔

(د) مذکورہ گلی میں سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے۔

پی ایچ اے کے ترقیاتی کاموں میں خرچہ جات سے متعلقہ تفصیلات

520: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے لاہور میں سال14۔2013 میں ذاتی ذرائع سے ترقیاتی کاموں کا خرچہ سے کیا مراد ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) پی ایچ اے لاہور نے سال14۔2013 کے دوران کن کن پارکوں سے کتنی آمدنی حاصل کی، سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) پی ایچ اے نے سال14۔2013 کے دوران جرمانہ جات، کرایہ دکان، ٹینڈرز اور دیگر متفرق آمدنی سے کتنی رقم کس کس مد میں اکٹھی کی اور یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) پی ایچ اے لاہور نے سال14۔2013 کے دوران پٹرول، بجلی، ٹیلی فون پر کتنی رقم خرچ کی، پٹرول، بجلی اور ٹیلیفون پر خرچ کی جانے والی رقم کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے لاہور میں ذاتی ذرائع سے ترقیاتی کاموں سے مراد ہے کہ جو محکمہ کی ذاتی آمدنی اکٹھی ہوتی ہے اس سے ترقیاتی کام کروانا ہے جس کی کل رقم سال14۔2013 میں 317 ملین تھی۔

(ب) پی ایچ اے لاہور نے سال14۔2013 میں مندرجہ ذیل پارکوں سے درج ذیل آمدن حاصل کی:

1۔	جیلانی پارک	9,087,711/- روپے
2۔	گلشن اقبال پارک	10,013,688/- روپے
3۔	مینارِ پاکستان	9,196,278/- روپے
4۔	نیشنل بنک پارک	1,433,628/- روپے

(ج) پی ایچ اے لاہور کے ذرائع آمدن اور آمدنی کی تفصیل اور اخراجات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی ایچ اے لاہور نے سال 14-2013 میں بجلی، پٹرول اور ٹیلی فون پر مندرجہ ذیل رقم خرچ کی:

(i) بجلی 72.400 ملین (ii) ٹیلی فون 2.800 ملین

(iii) پٹرول 146.000 ملین

جیلانی پارک لاہور میں قائم جمز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

523: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جیلانی پارک لاہور میں جمز کی تعمیر و آرائش کب کی گئی اور اس پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) جیلانی پارک لاہور میں جمز کی تعمیر و آرائش کا ٹھیکہ کب اور کس کمپنی کو دیا گیا، کمپنی اور مالک کا نام فراہم کیا جائے؟

(ج) جیلانی پارک لاہور میں جمز کی تعمیر و آرائش کے کیا کیا مقاصد تھے اور اس کی تعمیر سے عوام کو کتنا فائدہ پہنچا؟

(د) جیلانی پارک لاہور میں جمز کی تعمیر و آرائش کی دیکھ بھال کے لئے کتنا سٹاف رکھا گیا ہے، سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) جیلانی پارک لاہور میں جمز کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس میں عوام کی سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جیلانی پارک میں جمز کی سہولت کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) مردانہ جم: اس کی تعمیر 1999 میں کی گئی اور وقتاً فوقتاً اس کی بہتری کی گئی اور اس کی تعمیر پر تقریباً -/260,000 روپے لاگت آئی۔

(ii) لیڈیز جم: اس کی تعمیر 2002 میں کی گئی اور اس پر بنیادی اخراجات تقریباً -/180,000 روپے آئے۔

(iii) اوپن جم: اس کی تعمیر 2001 میں کی گئی اور اس کی بنیادی تعمیر تقریباً -/165,000 روپے میں ہوئی۔

(ب) جیلانی پارک میں جمز کی تعمیر و آرائش کا ٹھیکہ M/S Mubashir Engineer, M/S Valeed International کو دیا گیا۔ جن کے مالک کا نام بالترتیب محمد اکرم اور مبشر ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ صحت انسان کا قیمتی اثاثہ ہے۔ جم کے قیام کے بعد استحقام صحت کے لئے سینکڑوں لوگ روزانہ جم سے استفادہ کرتے ہیں۔

(د) جیلانی پارک میں ایک خواتین کے لئے جم ہے اور ایک مردانہ جم ہے۔ زنانہ جم میں 3 خواتین جم کوچ اور ایک خاتون بطور خاکروب کام کرتی ہے اور مردانہ جم میں چار جم کوچ ہیں۔ جن کے نام اور عہدہ حسب ذیل ہیں:

لیڈیز جم کا عملہ		مردانہ جم کا عملہ	
1۔ثویلہ احمد	جم کوچ BS-1	1۔عبدالغفار	جم کوچ BS-2
2۔ناصرہ پروین	2۔مالی (بطور جم کوچ) BS-1	2۔محمد کاشف	مالی (بطور جم کوچ) BS-1
3۔رابعہ	ڈیلی پیڈ مالی (بطور جم کوچ)	3۔محمد سعید	مالی (بطور جم کوچ) BS-1
4۔ارشاد بی بی	مالی (بطور خاکروب)	4۔حسن زکریا	مالی (ڈیلی پیڈ بطور جم کوچ)

(ہ) جیلانی پارک جمز کا رقبہ کی تفصیل اور اس میں لگائی گئی مشینز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(i) مردانہ جم: 2030 sft

1۔	فور سٹینشن مشین	2۔	لیگز سٹینشن مشین
3۔	لیگز پریس تھائی مشین	4۔	بٹر فلائی چسٹ مشین
5۔	کراس آور چسٹ مشین	6۔	شولڈر مشین
7۔	بیک کرل مشین	8۔	چسٹ پریس مشین
9۔	آپس کنگ پرو	10۔	رننگ مشین
11۔	سمیتھ مشین چسٹ	12۔	تھائی والی سکوڈ مشین
13۔	ٹویسٹر مشین	14۔	سنیتھ راڈ
15۔	بیک مشین	16۔	انکائیڈ بنچ پریس چسٹ
17۔	کرلنگ بنچ	18۔	فلس بنچ پیٹ والے
19۔	سٹول فری بنچ	20۔	ونگز مشین
21۔	پلیٹ سٹینڈ	22۔	ڈملز
23۔	پلیٹ چھوٹی بڑی	24۔	پلیٹ راڈ

(ii) لیڈیز جم: 2400 sft

1۔ لیگ مشین	2۔ سائیکل مشین
3۔ آپس کنگ پرو	4۔ رننگ مشین
5۔ سنیچ مشین	6۔ چسٹ پریس مشین
7۔ ٹویسٹر مشین	8۔ ٹویسٹر راڈ
9۔ بنچ پیٹ والا	10۔ پانی والا کولر
11۔ فلیکس بنچ ایکسر سائز	12۔ سٹنگ بنچ
13۔ چینجنگ روم	

(iii) اوپن جم: 1300 sft مختلف اقسام کی ایکسر سائز کرنے والے فلیکس بنچز

گلشن اقبال لاہور: جم کی تعمیر و آرائش سے متعلقہ تفصیلات

524: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلشن اقبال پارک لاہور میں جمز کی تعمیر و آرائش کب کی گئی اور اس پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) گلشن اقبال پارک لاہور میں جمز کی تعمیر و آرائش کا ٹھیکہ کب اور کس کمپنی کو دیا گیا، کمپنی اور مالک کا نام فراہم کیا جائے؟

(ج) گلشن اقبال پارک لاہور میں جمز کی تعمیر و آرائش کے کیا کیا مقاصد تھے اور اس کی تعمیر سے عوام کو کتنا فائدہ پہنچا؟

(د) گلشن اقبال پارک لاہور میں جمز کی تعمیر و آرائش کی دیکھ بھال کے لئے کتنا سٹاف رکھا گیا ہے، سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) گلشن اقبال پارک لاہور میں جمز کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس میں عوام کی سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) گلشن اقبال پارک میں 2 عدد جمز تعمیر کئے گئے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(i) لیڈیز جم: اس کی تعمیر 2002 میں کی گئی جس پر لاگت تقریباً -/125,000 روپے آئی۔

(ii) مردانہ جم: اس کی تعمیر 2006 میں کی گئی جو کہ پرائیویٹ پارٹی کو BOT سسٹم پر دیا گیا۔

(iii) اوپن جم: اس کی تعمیر 2005 میں کی گئی جس کی تقریباً لاگت -/165,000 روپے آئی۔

(ب) گلشن اقبال کے لیڈیز اور اوپن جمز کا ٹھیکہ M/S Valeed International کو دیا گیا تھا جس کے مالک کا نام محمد اکرم ہے۔

(ج) گلشن اقبال پارک میں جم کی تعمیر و آرائش کا مقصد علاقہ کی خواتین اور حضرات کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے طبی اور تفریحی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ جس کی وجہ سے خواتین و حضرات کی صحت میں بہتری آئی ہے۔

(د) جینٹس جم کے لئے کوئی علیحدہ سٹاف پی ایچ اے کی ذمہ داری نہیں ہے تمام لوازمات ٹھیکیدار کے ذمہ ہے۔

(ہ) گلشن اقبال پارک میں لیڈیز جم کا رقبہ 3600 sft ہے اور مردانہ جم کا رقبہ 1300 sft ہے اور اوپن جم کا رقبہ 1200 sft ہے اور ان میں جوگنگ مشین، تھائی مشین، سائیکل مشین وغیرہ وغیرہ کی سہولیات میسر کی گئی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں دوبارہ دہراؤں گا کہ ہمارا صوبہ بہاولپور بحال کیا جائے۔ میں احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 974 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور: کاہنہ میں ملک مسعود کے گھر ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

974: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ " نئی بات" مورخہ 2016-02-08 کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ کاہنہ میں ملک مسعود کے گھر سے 4 ڈاکو 10 تولے طلائی زیورات اور دو لاکھ کی نقدی لے کر فرار ہو گئے؟

(ب) اس بابت پولیس کی اب تک کی تفتیش سے کیا حقائق سامنے آئے ہیں، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس نوٹس کی موصولی کے بعد متعلقہ پولیس نے اس بارے میں انفارمیشن حاصل کی ہیں لیکن اس قسم کی کوئی واردات کا ہونا نہیں پایا گیا۔ اخبار میں خبر ضرور چھپی ہے لیکن اس کا کیا source تھا اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس قسم کی تھانہ میں درخواست موصول ہوئی ہے اور نہ ہی اس طرح کی کوئی درخواست یا complaint pending ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد سبطین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب محمد عارف عباسی کی ہے، یہ تحریک استحقاق 2016-02-09 کو پیش کی گئی تھی۔ اس تحریک استحقاق کو pending کیا ہوا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق میاں طارق محمود کی ہے۔ جی، میاں صاحب! اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

نشان زدہ سوال نمبر 3946 کا غلط جواب

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 9- فروری 2016 کی فہرست نشان زدہ سوالات میں میرا سوال نمبر 3946 شامل تھا، اس کے جز (ب) میں پوچھے گئے سوال کا جواب ڈپٹی سیکرٹری (ریونیو) محکمہ مال کی طرف سے بھجوایا

گیا جس کو فہرست نشان زدہ سوالات کا حصہ بنا دیا گیا۔ اسی سوال کے جواب کو محکمہ مال کی پارلیمانی سیکرٹری نے بھی endorse کر دیا جیسا محکمہ نے ارسال کیا تھا۔

جناب سپیکر! سوال جز(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال ضلع گجرات میں کافی ملازمین ایسے ہیں جن کے خلاف خُورد بُرد کی انکوائریاں محکمانہ اور انٹی کرپشن میں چل رہی ہیں؟

جناب سپیکر! جواب جز(ب) ڈسٹرکٹ کلکٹر گجرات کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ضلع گجرات کے محکمہ مال میں کچھ ملازمین کے خلاف محکمانہ اور انٹی کرپشن میں انکوائریاں چل رہی ہیں لیکن تاحال یہ انکوائریاں مکمل نہ ہوئی ہیں۔ تفصیل جھنڈی (الف) پر ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سپیکر! جب میں نے تفصیل جھنڈی (الف) ملاحظہ کی تو میں نے دیکھا اس فہرست میں محکمہ مال کے ڈپٹی سیکرٹری (ریونیو) نے ان ملازمین کے نام شامل نہیں کئے جن کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن پنجاب میں مقدمہ جات درج ہیں اور ان کے خلاف اس محکمہ میں کارروائی / انکوائریاں چل رہی ہیں۔ مثال کے طور پر مسٹر سلطان احمد، تحصیلدار (ریونیو) کھاریاں ضلع گجرات، جس کے خلاف تھانہ صدر کھاریاں انٹی کرپشن میں مقدمہ نمبر 545 زیر دفعہ 409 ت پ مورخہ 8۔ ستمبر 2014 سے درج ہے۔ کاپی لف ہے۔ پرچم (الف) اور اس کے خلاف محکمہ ہذا میں کروڑوں روپے خُورد بُرد کرنے پر انکوائری / کارروائی چل رہی ہے۔ اس بناء پر ان کو گجرات سے آرڈر نمبر 1168/2015-1513-E(F)I. مورخہ 8۔ جون 2014 کے تحت ٹرانسفر کیا گیا تھا۔ مگر اس کے اثر و رسوخ کی بناء پر کروڑوں روپے کے خُورد بُرد میں ملوث ہونے کے باوجود اس کی ٹرانسفر کینسل کر دی گئی۔ کاپی لف ہے۔ پرچم (ب)۔

جناب سپیکر! منسلکہ پرچم (الف و ب) کی روشنی میں محکمہ مال نے غلط جواب دے کر قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 68(a) اور The Punjab Transparency and Right to Information Act 2013 کے section 3 and 8 کی صریحاً خلاف ورزی کی ہے۔ محکمہ مال کے غلط جواب دینے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! اگر اجازت دیں تو میں اس پر short statement دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں ابھی اجازت نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 430/15 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔جی، گوندل صاحب!

راجن پور بچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس میں ایک انکوائری کمیٹی بنی ہوئی ہے جس نے ابھی تک اپنی رپورٹ submit نہیں کی۔یہ کمیٹی 15-05-20 کو محکمہ کی طرف سے تشکیل دی گئی تھی۔یہ اسی لئے pending تھی کہ وہ اپنی رپورٹ submit کرے کہ انہوں نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے یا کیا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب!اس کو تقریباً سال ہونے والا ہے۔یہ آپ کو کب رپورٹ دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!محکمہ اپنی انکوائری مکمل کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں انکوائری تو اب تک ہو جانی چاہئے تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!منگوا لیتے ہیں کہ ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب!اس کو مذاق تو نہ بنائیں۔متعلقہ لوگوں کو بلا کر پوچھیں کہ ایک سال ہو گیا ہے اور آپ کی انکوائری مکمل نہیں ہوئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!ان سے جلد ہی رپورٹ منگواتے ہیں۔ان کو personally طلب کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1080 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ زراعت پر بحث کے دوران تمام ممبران نے جو تجاویز دی تھیں، کل آپ لوگ یہاں پر موجود نہیں تھے چار پانچ ممبران موجود تھے تو ہم نے وزیر زراعت کو کل wind up نہیں کرنے دیا تھا۔ آج وزیر زراعت اپنی wind up speech کریں گے۔ میری ممبران سے گزارش ہے کہ وہ ایوان میں ہی تشریف رکھیں اور ان کی بات سنیں۔ یہاں روزانہ زراعت پر بہت باتیں ہوتی ہیں تو ان کا مؤقف بھی آپ سب سن لیں۔

جناب امجد علی جاوید صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کا برن سنٹر فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 2۔دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق ریجن بھر کا اکلوتا برن سنٹر 9 سال بعد بھی غیر فعال۔ الائیڈ ہسپتال کا برن سنٹر فنکشنل ہونے کے بجائے بدانتظامی کا شکار۔ کروڑوں روپے کی مشینری زنگ آلود۔ آپریشن تھیٹرز اور آئی سی یو بنانہ اسامیوں پر کوئی بھرتی کی گئی دیگر شعبوں سے لئے گئے ڈاکٹرز اور سربراہ شعبہ میں کوآرڈینیشن کا فقدان۔ تفصیلات کے مطابق الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ڈویژن کا واحد ہسپتال ہے جو ٹیچنگ ہسپتال ہونے کے ساتھ ڈویژن بھر سے refer ہو کر آنے والے غریب مریضوں کی علاج گاہ ہے۔ الائیڈ ہسپتال سے ملحقہ برن سنٹر کی تعمیر کا آغاز 2006 میں ہوا جسے تین سال میں یعنی 2009 میں مکمل ہونا تھا جو کہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ حال ہی میں برن سنٹر میں OPD شروع کرنے کے بعد چند بیڈز مختص کئے گئے جو کہ رجسٹرار ہڈی وجوڑ، جنرل سرجری، چلڈرن وارڈ و دیگر شعبوں سے لئے گئے ہیں جن کا شعبہ برن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ذرائع کے مطابق برن سنٹر کے لئے 224 ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف، نرسز اور دیگر عملہ کی پوسٹیں رکھی گئی تھیں اور 73151 سکیئر فٹ اراضی پر تعمیر ہونے والے 55 بیڈز سے آراستہ اس برن سنٹر پر تقریباً پچاس کروڑ روپے کے فنڈز خرچ کئے گئے لیکن آپریشن تھیٹرز اور آئی سی یو تیار ہے اور نہ آکسیجن کی سپلائی شروع ہوئی ہے۔ 26 کروڑ روپے کی مشینری جس میں آپریشن تھیٹر، لیبارٹری، سنٹرلی ائیر کنڈیشنڈ، ہائبرڈ کنیٹیز، ڈائیلسز

مشین اور دیگر ضروری سامان ڈبوں میں بند پڑا برباد ہو رہا ہے۔ اس صورتحال سے عوام الناس اور مریضوں میں شدید پریشانی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ تحریک التوائے کار تو میں نے کل بھی پڑھی ہے اور اس کا میرا خیال ہے کہ جواب بھی آگیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پڑھ لی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا تھا اور یہ تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی تھی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے پوری تحریک التوائے کار پڑھ لی میں یہ سمجھ رہا تھا کہ شاید اس میں کوئی change ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1082/15 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ کیا یہ بھی تو نہیں پہلے پڑھی گئی؟

سول ہسپتال گوجرانوالہ میں آپریشن کی لمبی تاریخیں دینے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! نہیں یہ پہلے نہیں پڑھی گئی ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 25- نومبر 2015 کی خبر کے مطابق سول ہسپتال گوجرانوالہ، آپریشن کے لئے ایک ایک سال کی تاریخیں ملنے لگیں، اپنڈکس، گلٹیوں، رسولیوں، گردوں، پتہ کی پتھری اور پیشاب کے امراض کے مریض آپریشن کے لئے ایک ایک سال سے زائد کا وقت ملنے پر نجی ہسپتالوں میں جانے پر مجبور، ہسپتال میں ڈاکٹرز کی کمی نہیں، دو نجی ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹرز کرایہ پر لے رہے ہیں۔ جہاں آپریشن بالکل مفت ہوں گے۔ تفصیلات کے مطابق سول ہسپتال گوجرانوالہ میں آپریشن کے لئے ایک ایک سال کی تاریخیں دی جانے لگیں، پرنسپل نے شہر کے دو بڑے پرائیویٹ ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹرز کرایہ پر لینے کا منصوبہ بنالیا۔ مریضوں کے آپریشن بالکل مفت ہوں گے۔ سول ہسپتال میں گزشتہ کئی ماہ سے اپنڈکس، گلٹیوں، رسولیوں،

گردوں، پتہ کی پتھری، پیشاب کے امراض وغیرہ کے آپریشن کے لئے ایک سال سے زائد کا وقت دیا جانے لگا تھا جس کے باعث غریب مریض تکلیف کے باعث پرائیویٹ سیکٹر میں جانے پر مجبور تھے اور ان کی آڑ میں ڈاکٹرز اور سرجن نے اپنے اپنے مریضوں کو پرائیویٹ سیکٹرز کے نمبرز اور ٹائم دینا شروع کر دیئے تھے جس پر مریضوں نے احتجاج بھی کیا۔ پرنسپل اور ایم ایس ہسپتال ہذا نے آپریشن تھیٹرز کی کمی کے باعث شہر کے دو بڑے پرائیویٹ ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹرز کو کرایہ پر لے کر مریضوں کے آپریشن مفت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں پر سول ہسپتال کے ڈاکٹرز مفت مریضوں کا آپریشن کیا کریں گے جبکہ ایمرجنسی آپریشن سول ہسپتال میں ہی ہوا کریں گے۔ اس حوالہ سے کمیٹی کی بات ہسپتال کی انتظامیہ سے چل رہی ہے اور دسمبر میں آغاز کر دیا جائے گا تاکہ جن مریضوں کو اتنی لمبی تاریخ دی جا رہی ہے ان کا جلد آپریشن کیا جا سکے۔ گوجرانوالہ ایک ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے یہاں پر روزانہ ہزاروں کی تعداد میں مریض سیالکوٹ، حافظ آباد، گجرات اور منڈی بہاؤالدین کے اضلاع سے علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں۔ جو اثر ورسوخ اور پیسے والے افراد ہوتے ہیں وہ تو اپنے پیسے اور اثر ورسوخ کی بناء پر پرائیویٹ اور سرکاری ہسپتالوں میں اپنا علاج اور آپریشن کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جو غریب اور درمیانہ درجہ کے مریض ہوتے ہیں وہ ہی سرکاری ہسپتالوں میں اپنے علاج معالجہ کے لئے رخ کرتے ہیں۔ اگر ایک ٹیچنگ اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں آپریشن کروانے کے لئے لمبی تاریخیں دی جا رہی ہیں تو ضلعی ہیڈ کوارٹر اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی حالت تو اور بھی ناگفتہ بہ ہے۔ اگر اس ہسپتال میں آپریشن تھیٹر کی کمی تھی تو اس کی انتظامیہ کو چاہئے تھا کہ اس بابت بروقت حکومت کو مطلع کرتی اور آپریشن تھیٹر کی تعمیر کے لئے رقم طلب کی جاتی۔ اب انتظامیہ نے مریضوں کے احتجاج پر جو پرائیویٹ ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹر بھاری رقم کے عوض کرایہ پر لے کر وہاں پر سرکاری ہسپتال میں داخل ہونے والے مریضوں کے آپریشن کا منصوبہ بنایا ہے وہ بھی کامیاب ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ جس بناء پر مریضوں کے ساتھ ان کے لواحقین میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں آپریشن کے لئے تاریخ دی جاتی ہے لیکن تمام ایمرجنسی آپریشن بشمول گائنی، جنرل سرجری، آرتھوپیڈک، ای این ٹی اور آئی وغیرہ فوری طور پر کئے جاتے ہیں لیکن جن مریضوں کا نان ایمرجنسی آپریشن کرنا ہو تو اس کے لئے تاریخ دی جاتی ہے کیونکہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ

ہسپتال میں ایک ہی آپریشن تھیٹر کمپلیکس ہے جہاں روزانہ ایک سے زائد سرجیکل ڈیپارٹمنٹ اپنی اپنی آپریشن لسٹ کے مطابق آپریشن کرتے ہیں جو کہ ہسپتال کی گنجائش سے تین گنا زیادہ ہے۔

2- یہ درست نہ ہے کہ ڈاکٹر اور سرجن مریضوں کو پرائیویٹ سیکٹر کے نمبر اور ٹائم دیتے ہیں اور یہ بھی درست نہ ہے کہ ہسپتال میں کبھی اس بات پر کوئی احتجاج ہوا ہے۔

3- یہ درست ہے کہ لمبی تاریخوں کے مسئلے کے حل کے لئے مختلف تجاویز زیر غور رہی ہیں لیکن فی الحال آپریشن تھیٹر کرائے پر لینے کا کوئی تحرک نہ کیا گیا ہے۔

4- یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن کے چھوٹے اضلاع گجرات، حافظ آباد اور منڈی بہاؤالدین سے مریض ٹیچنگ ہسپتال ہونے کی وجہ سے آپریشن اور علاج معالجہ کے لئے اس ہسپتال میں آتے ہیں۔

5- یہ درست نہ ہے کہ اثر ورسوخ اور پیسے والے حضرات اپنا آپریشن اور علاج کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہستپال میں تمام علاج معالجہ اور آپریشن بالکل مفت کیا جاتا ہے۔

6- مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ایک جدید ترین 450 بستروں پر مشتمل ہسپتال منظور ہو چکا ہے۔ اس کے تمام نقشہ جات مکمل ہیں اور زمین کے لئے گوجرانوالہ میڈیکل کالج گوجرانوالہ سے ملحقہ زمین پر تعمیرات شروع ہونے والی ہیں جس سے ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہستپال گوجرانوالہ موجود بستروں کی تعداد دگنی ہو جائے گی، علاج معالجے کی تمام سہولیات میں اضافہ ہو جائے گا اور مریضوں کو آپریشن کے لئے لمبی تاریخیں نہیں دینی پڑیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015

MR DEPUTY SPEAKER: The consideration and passage of the Bills. Now, we take up the Punjab Technical Education and Vocational

Training Authority (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

MS SHUNILA RUTH: Sir! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ترمیم آئی ہوئی ہے۔ابھی wait تو کریں۔

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات نہیں کر سکتیں کیونکہ آپ کا اس میں نام نہیں ہے۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! رولز آف پروسیجر میں اس کی اجازت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، move کریں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں اس کو oppose اس لئے کرنا چاہتی ہوں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ move نہیں کر سکتیں کیونکہ اس میں آپ کا نام نہیں ہے لیکن ویسے آپ نے کوئی جنرل بات کرنی ہے تو کریں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں جنرل بات ہی کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ ترمیم move نہیں کر سکتیں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں رولز کے مطابق جنرل بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کریں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ 2010 میں یہ اتھارٹی بنی تھی، اب آپ یہ چاہ رہے ہیں کہ اس کے under جو ٹیکنیکل بورڈ ہے اُس کو نکال دیا جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ حکومت کی نااہلی ہے۔ کیا ان کی یہ good governance ہے اور planning ہے کہ ایک طرف یہ ایک اتھارٹی بناتے ہیں اور پھر کچھ سالوں بعد کہتے ہیں کہ یہ اتھارٹی اب ہمیں قابل قبول نہیں ہے اس لئے اس کو change کر دیا جائے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس میں ہمیں گورنمنٹ کی malafide intention بھی نظر آتی ہے۔ اس ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کے تحت already آٹھ general examination boards کام کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ کامرس ایجوکیشن بھی اس اتھارٹی کے under کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! اب ہم ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی ایکٹ 2010 کے سیکشن 5 کے sub section (2) کو omit کر رہے ہیں۔ اس ترمیم سے اب ہم اتھارٹی کو abolish یعنی ختم کر رہے ہیں اور پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کو autonomous body declare کرنا چاہ رہے ہیں۔ چیئرمین اور سیکرٹری پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن ذوالفقار احمد چیمہ اب اس autonomous body کے head بن جائیں گے۔ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ذمہ داران یعنی جو اس کے سیکرٹری ہیں ان کے credentials میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔ میرے پاس اسمبلی کا ایک سوال ہے جو ٹیکنیکل بورڈ میں ان کی بے قاعدگیوں کی تفصیلات کے متعلق آیا تھا جس کی تاریخ وصولی جواب 23۔ ستمبر 2010 ہے۔ یہ سوال اُن کی کارکردگی کے حوالے سے اسمبلی میں لایا گیا تھا۔ سوال نمبر 6874 مہر اشتیاق احمد کی طرف سے تھا جو میں پڑھ دیتی ہوں۔

جناب سپیکر! اس کا جز (الف) یہ ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ مختلف ادوار میں ٹیکنیکل بورڈ میں تین مختلف چیئرمینوں نے اس بورڈ میں تعینات ایک system analyst کی سالانہ رپورٹ میں

اسے کرپٹ اور ناموزوں برائے ملازمت قرار دیا ہے؟"اس کے جواب میں وزیر موصوف یہ فرماتے ہیں کہ سالانہ خفیہ رپورٹ برائے سال 1998 میں چیئرمین بورڈ جناب عبدالقیوم لودھی نے مذکورہ آفیسر کے بارے میں remarks دیتے ہوئے لکھا کہ "شاذونادر ہی وقت پر کام مکمل کرتے ہیں اور انتظامیہ کو نیچا دکھانے کے لئے pressure group بنا رہے ہیں"

جناب سپیکر! اسی طرح سے جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ اسی system analyst کی انکوائری سیکرٹری کو آپریٹو نے کی اور اپنی انکوائری رپورٹ میں اسی بورڈ میں مسلسل ملازمت کے لئے انتہائی خطرناک قرار دیا اور اس کے خلاف ملازمت سے برخاستگی کے قانون کے تحت کارروائی کی سفارش کی؟" جواب میں بتایا گیا کہ سالانہ رپورٹ برائے سال 1999 میں اسی چیئرمین نے رپورٹنگ آفیسر سے عدم اتفاق کرتے ہوئے لکھا کہ "وہ اپنے افسران کی حکم عدولی کرتا ہے، اختیارات کو چیلنج کرتا ہے، سرکاری ڈیوٹی دینے سے انکار کرتا ہے اور نتائج کے اعلان کو مؤخر کروانے کے لئے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔"

جناب سپیکر! اس طرح کی بہت ساری باتیں ہیں جو ان کے بارے میں لکھی ہوئی ہیں۔ میری یہ reservation ہے کہ جب ہم اس بورڈ کو autonomous کر دیں گے تو سارا انتظام و انصرام اس بورڈ کے under چلا جائے گا جس کے Head already کرپٹ ہیں۔ اس ٹیکنیکل بورڈ کے پاس اس وقت بہت کثیر رقم موجود ہے بلکہ تقریباً 7 ملین روپے ان کی disposal پر ہوں گے، پھر اس کا کیا حشر نشر ہوگا وہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ پچھلے ادوار میں ان کی کیا رپورٹ آتی رہی ہے؟

جناب سپیکر! اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ یہ ترمیم نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس سے محکمے کو بھی بہت زیادہ نقصان ہوگا۔ اس میں صاف نظر آتا ہے کہ حکومت سفارشی اور ایسے لوگوں کو لے کر آنا چاہتی ہے جو کہ already کرپٹ ہیں اور اُن کی کرپشن ریکارڈ پر موجود ہے لہٰذا میں اس کی مخالفت کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محرک میں سے کوئی move کرنا چاہتا ہے؟ مؤکل صاحب! آپ کا بھی اس میں نام ہے، کیا آپ یہ ترمیم move کرنا چاہتے ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ٹیوٹا والے بل میں ترمیم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس میں آپ کی ترامیم آئی ہوئی ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مجھے کاغذ تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر کوئی move نہیں کرنا چاہتا تو پھر اسے withdrawn سمجھیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بالکل ترامیم دی ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: موکل صاحب! ایسے تو نہ کریں۔ یہاں پر آپ کے نام آئے ہوئے ہیں اور آپ کو پتا ہی نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اس ترمیم کو move کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کریں۔

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Industries, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2016."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Industries, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر نے oppose کیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اس کے اندر صرف یہ بات کرنا چاہوں گا جو مجھے سمجھ آئی ہے۔ اس میں سٹینڈنگ کمیٹی کی جو رپورٹ لگی ہوئی ہے اُس میں یہ لکھا ہوا ہے جسے میں تھوڑا elaborate کر دیتا ہوں۔

> The Secretary to Government of the Punjab, Industries, Commerce and Investment Department apprised the Committee about the aims and objects of the Bill. He said that the Government had decided to delink the Punjab Board of Technical Education (PBTE) from the Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA).

جناب سپیکر! یہ document جو ہمیں circulate ہوا ہے اس میں بھی صرف یہ لکھا گیا ہے کہ delink کیا جائے اور اس کا reason بھی administrative and operational autonomy کے حوالے سے دیا گیا ہے۔ جو کچھ بھی ہوگا اُس میں financial implications اور development implications ہیں جس کا اثر بالکل پڑے گا۔

جناب سپیکر! اگر باقی ممبران جو اس سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران نہیں ہیں ان کے ساتھ یہ share نہیں ہو رہا تو اس document میں کوئی reason تو دیا جائے۔ بتایا جائے کہ operational autonomy کیا ہے، یہ حکومت کا ہی محکمہ ہے۔ اگر یہ ٹیوٹا کے ساتھ linked ہے یا ٹیوٹا پنجاب بورڈ کے ساتھ linked ہے تو یہ دونوں کسی ایک ministry کے under ہی ہیں اور وزیراعلیٰ کے ہی under ہیں۔ ایسا کیا کام ہے جو autonomy کے ساتھ ہی آئے گا، یہ ایک سوال ہے؟ ہم نے ترمیم اسی لئے دی ہے کہ آپ سب کے ساتھ اس چیز کو document کے form میں share کر دیں۔ جو قانون ہے اُس کے اندر بھی یہی چیزیں لکھی ہوئی ہیں اور سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ میں بھی exact یہی چیز ہر دفعہ لکھی ہوتی ہے کہ محکمہ کے سیکرٹری نے ممبران کو apprise کیا اور ممبران نے unanimously اس پر decision دے دیا جس سے میں agree کرتا ہوں لیکن اگر یہ رپورٹ آ رہی ہے تو اس کے اندر محرکات کے بارے میں بتایا تو جائے کہ ترمیم سے پہلے کیا تھا، ضرورت کیا تھی اور اب کیا ہوگا؟ اس کے اندر صرف تین لفظوں میں operational autonomy, management بتا دیا گیا ہے لیکن وہ کیا achieve کرے گا؟

جناب سپیکر! تیسری چیز جس پر میں سب ممبران سے بات کروں گا کہ historically پچھلے ایک سال، دو سال، پانچ سال یا 2010 میں بھی اگر یہ بل آیا ہے تو گورنمنٹ کی ساری رپورٹیں اٹھا لیں اُس کے اندر صرف یہ بات ہوتی ہے کہ ٹیوٹا اور اور باقی تمام ادارے، اس سے زیادہ بہتر کوئی perform نہیں کر رہا تو پھر پہلے والی بات غلط تھی یا اگر پہلے والی ٹھیک ہے تو اب کیا ضرورت ہے؟ At least

request یہ ہے کہ یہ ایوان کے اندر document form میں یا کسی طرح سے بھی bases اور محرکات share کئے جائیں۔ In decision making میں، حکومت نے اس کو کرنا ہے تو کرلے۔ ہم اس میں کچھ نہیں کر رہے لیکن یہ ہمارا حق ہے کہ ہمیں inform کیا جائے کہ ان basis پر یہ step لیا جارہا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بھی یہ گزارش کروں گی جس طرح میرے بھائی نے کہا کہ ہم ترامیم لے آتے ہیں اور بغیر سوچے سمجھے یہ ترامیم ہم لے آتے ہیں۔ پہلے ہم نے جو ترمیم کی ہے اس میں ایجوکیشن کے کچھ حصوں کو ڈال دیا اور اس کے بعد ٹیکنیکل بورڈ کو ہم لے آئے ہیں اور اب ہمیں یہ لگ رہا ہے کہ ٹیکنیکل بورڈ اور اس دوران اساتذہ کے ساتھ جو process ہوا وہ بھی سب جانتے ہیں کہ اس سے کتنی خرابیاں ہوئیں اور بالکل بیڑہ غرق کر دیا۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم جب بھی کوئی ترامیم لے کر آتے ہیں تو please ہمیں اس پر ہوم ورک کر لینا چاہئے کیونکہ ہم تجربات نہ کرتے رہیں۔ کبھی اس میں add کر لیتے ہیں اور کبھی اس کو باہر نکال دیتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ دور اندیش نہیں ہیں۔ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم کون سی ایسی ترمیم لے کر آرہے ہیں جس کا آگے جا کر فائدہ ہوگا یا نقصان؟ عجلت میں یا جلد بازی میں ترامیم لانے سے ہم گریز کریں اور اس پر باقاعدہ ہوم ورک کریں۔ جس طرح سردار وقاص موکل نے کہا ہے کہ اس کی تفصیل بھی دیں کہ اگر اب ان کو دوبارہ سے علیحدہ سے آزاد کرنے کی ضرورت پیش آرہی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ترمیم بڑی simple ہے کہ جو پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (ٹیوٹا) ہے، یہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب کا واحد ادارہ ہے جو ٹیکنیکل ایجوکیشن کے متعلق امتحانات لیتا ہے اور ٹیوٹا کے طلباء کا ہی یہ امتحانی ادارہ ہے جو کہ ٹیوٹا کے ماتحت ہے، یہ clash of interest ہے جسے ختم کرنے کے لئے اس بورڈ کو independent کیا جارہا ہے تاکہ وہ independently امتحانی process کو چلائے نہ کہ جس ادارے کے طلباء کا اس نے امتحان لینا ہے اس کے ماتحت وہ کام کرے تو اس clash of interest کو ختم کرنے کے لئے یہ ترمیم کی گئی ہے۔ اس ترمیم کا اس کے علاوہ اور قطعی کوئی اتھارٹی پر اور نہ ہی بورڈ پر کوئی effect ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Industries, be circulated for purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2016."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Mian Mehmood ur Rasheed, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Arif Abbasi, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahabuddin Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I move

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Industries, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016:

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamir Sultan Cheema, MPA
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
4. Dr Murad Raas, MPA
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
6. Sheikh Ala-ul-Din, MPA
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
8. Mrs Raheela Anwar, MPA

9. Dr Muhammad Afzal, MPA
10. Mrs Ayesha Javed, MPA

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Industries, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016:-

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamir Sultan Cheema, MPA
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
4. Dr Murad Raas, MPA
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
6. Sheikh Ala-ul-Din, MPA
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
8. Mrs Raheela Anwar, MPA
9. Dr Muhammad Afzal, MPA
10. Mrs Ayesha Javed, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں آج ایوان میں ایک دفعہ پھر یہ چیز مانتی ہوں کہ ترامیم آنی چاہئیں اور مثبت ترامیم ہونی چاہئیں کیونکہ ہم ہر دفعہ یہ بات کرتے ہیں کہ قوانین بوسیدہ ہوتے جا رہے ہیں اور اس میں ترامیم نہیں لائی جاتیں اور جب بھی وقت کے حساب سے اس کی ضرورت پڑے تو ترامیم آنی چاہئیں۔ میں ایک دفعہ پھر یہ بات ایوان میں کہہ رہی ہوں کہ ہم جب ترامیم لاتے ہیں تو ہمارا مقصد ہوتا ہے کہ وہ قوانین بنائے جائیں یا وہ ترامیم لائی جائیں جو مفاد عامہ کے لئے ہوں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سب اس بات سے اتفاق کریں گے اور پھر جب اس میں مثبت تجاویز آتی ہیں یا ترامیم کے لئے وقت دیا جاتا ہے تو اس روایت کو کیوں برقرار رکھا جاتا ہے، چونکہ یہ ترامیم اپوزیشن کی طرف سے ہیں تو ان کو weight نہیں دینا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم جہاں بہت سارے rules & procedures میں ترامیم کا ذکر کرتے ہیں، اس روایت کو بھی ہمیں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اور یہ دیکھا جانا چاہئے کہ اس پر جب بات کی جاتی ہے تو ہم سب جس مقصد کے لئے آج اس ایوان میں ہیں، اس کے حصول کے لئے ہمارا یہاں بیٹھنا اور ہمارے بیٹھنے کے بعد ہمارا point of view اس میں لانا کیوں ضروری ہے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ جب ہم اپنی عوام کے لئے قوانین بناتے ہیں اور آج ہم اپنے آپ کو پارلیمنٹیرین کہتے ہیں اور اس ایوان میں اپنا contribution دیتے ہیں تو ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم وہ تجاویز دیں اور وہ رائے دیں جس سے اچھے قوانین بنانے میں مدد دی جاسکے۔ آج کی میری ترمیم یہ ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جس کے اندر اس کو اچھی طرح سے discuss کیا جائے۔ اس کی ضرورت میں اس لئے سمجھتی ہوں کہ آج جس طرح سے منسٹر صاحب نے ذکر کیا کہ اس میں clash کو ختم کرنے کے لئے ٹیکنیکل بورڈ کو نکال دیا جائے تو جب ایک قانون بنانے کے بعد ہم اس طرح کی چیزیں محسوس کرتے ہیں اور پھر اس کا ہمیں احساس ہوتا ہے تو پھر جب ہم ہاؤس میں آکر یہ کہتے ہیں تو پھر اگر کسی کی recommendation آتی ہے تو اگر اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنادی جائے اور اس میں اس کو اچھی طرح سے discuss کر لیا جائے تو میں نہیں سمجھتی کہ اس کے لئے oppose کا لفظ بولا جانا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی بہت ضروری بات ہے کہ بہت عرصے کے بعد ہم ترامیم لاتے ہیں اور یہ بہت آسان نہیں ہوتا کہ قوانین میں روز روز ترامیم لائی جائیں اس لئے میری تجویز یہ تھی کہ ایوان کے ممبر ہونے کی حیثیت سے ہمیں اہمیت دی جانی چاہئے اور یہ ہر ممبر کا حق ہے کہ اس کو ایوان میں اپنی پارٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے جیسا کہ میں نے اس کے اندر جو نام لکھے ہیں، اس میں اپوزیشن کی تمام پارٹیوں کی نمائندگی کے لئے میں نے عرض کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر اس کے لئے کمیٹی بنادی جاتی اور بنادی جائے تو بہت اچھے انداز سے بہت سارے ایسے ابہام جیسے ابھی لاء منسٹر نے کہا، ہو سکتا ہے کہ اور بھی بہت ساری ایسی چیزیں ہوں جنہیں درست کرنے کی ضرورت ہو تو وہ ہم ایک دفعہ ہی کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ ہم

بار بار ترامیم لائیں اور پھر بغیر کسی کی مشاورت اور اپوزیشن کی تمام پارٹیوں کی تجاویز لئے بغیر ترامیم لے آئیں لہٰذا میری یہ گزارش ہو گی کہ اس ترمیم کو accept کیا جائے اور کمیٹی بنائی جائے تاکہ ایک اچھا قانون بنانے میں مدد لی جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو بات کی ہے کہ کمیٹی اس کے اوپر پوری طرح سے غور و فکر کرے تاکہ اس ترمیم کو پوری طرح سے دیکھا جاسکے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے وہ بھی کمیٹی ہی تھی جس نے پوری طرح سے اس کے اوپر غور و فکر کیا ہے اور غور و فکر کرنے کے بعد ہی اسے پاس کر کے رپورٹ ایوان میں بھیجی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Industries, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016:-

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
3. Ch Aamir Sultan Cheema, MPA
4. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
5. Dr Murad Raas, MPA
6. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
7. Sheikh Ala-ul-Din, MPA
8. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
9. Mrs Raheela Anwar, MPA
10. Dr Muhammad Afzal, MPA
11. Mrs Ayesha Javed, MPA

(The motion was lost.)

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

بحث

زراعت پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم زراعت اور گنے کے کاشتکاروں کی شکایت پر عام بحث کا اختتام ہے جیسا کہ آپ سب کو علم ہے کہ 8۔فروری اور 10۔فروری کو زراعت اور گنے کے کاشت کاروں کی شکایت پر عام بحث ہوئی تھی اُس بحث میں 8۔فروری کو 21 معزز ممبران نے 10۔فروری کو 13 معزز ممبران نے بحث میں حصہ لیا تھا جی، آج وزیر زراعت اس عام بحث کو wind up کریں گے میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس بحث کو wind up کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! دوسرا بل کب ہو گا اور۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کو کل انشاء اللہ ایجنڈے پر لے کر آئیں گے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میرے دو اہم پوائنٹ رہ گئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ منسٹر صاحب کو لکھ کر دے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب کو wind up speech کرنے دیں اس کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا یہ بہت اہم ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں I am really short of words مجھے سمجھ نہیں آرہی آپ کا کس طرح شکریہ ادا کروں کہ آپ نے ایگریکلچر جیسے انتہائی اہم شعبے کے لئے ایوان میں بحث کے لئے دو دن مختص کئے یہ آپ کی کمال مہربانی ہے۔ میں اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایوان کے دونوں سائیڈ پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے دل کھول کر اس مسئلے پر بحث کی سب کو باری باری موقع دیا گیا میں سمجھتا ہوں بڑی comprehensive بڑی detailed deliberation ہوئی ہے، بڑی زبردست loud thinking ہوئی ہے تو میں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ڈاکٹر سید وسیم اختر جو بیٹھے تو نہیں ہیں میں اُن کے الفاظ دہراؤں گا کہ واقعی اس وقت کسانوں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ میں اگر کسان کے معاشی حالات کی کوئی بہت ہی rosy picture paint کرنا چاہوں تو I am afraid میں نہیں کر سکتا لیکن میں چودھری اقبال سے بھی اتفاق کرتا ہوں، چودھری اقبال کی بات کو بھی سیکنڈ کروں گا کہ اتنی خطرناک اور ڈراونی picture بھی نہیں ہے جتنی کہ بعض دوستوں نے یہاں پیش کی ہے۔

جناب سپیکر! آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ پانچ دریاؤں کی سرزمین پر صوفیاء کرام اور وارث شاہ کی اس سوہنی دھرتی پر دور افتادہ کسی گاؤں میں اگر کوئی فقیر کسی کسان کے دروازے پر صدا لگاتا ہے تو گھر سے اُسے روٹی یا آٹے کی صورت میں جواب ضرور آتا ہے یہ روٹی اور آٹے کی صورت میں جواب آنا۔ آپ جانتے ہیں گندم ہمارا ایک staple food ہے یہ اُس میں ہماری self sufficiency کی نشانی ہے کہ ہم نے food security achieve کر لی ہے ہم گندم میں self sufficient ہیں تو اس لئے ایک cyclic changing ہیں جو ہر business پر، کاروبار پر آجاتی ہیں اسی طرح ایگریکلچر پر

climate changes کی وجہ سے، international glut کی وجہ سے، prices کی وجہ سے اور بہت سی وجوہات ہیں۔ اس وقت کسان کی میں کہہ رہا ہوں کہ جو حالات ہیں واقعی اُس میں بے چینی پائی جاتی ہے اور بہت سی باتیں ہوئی ایک بات بہت زیادہ common تھی۔

جناب سپیکر! میرے دوستوں نے figures دے کر بھی اس کو highlight کیا۔ انڈیا کے ساتھ comparison کی بہت مثالیں دی گئیں کہ انڈیا اتنی سبسڈی دیتا ہے، انڈیا میں یہ سب کچھ ہے تو وہ اپنی جگہ حقیقت پر مبنی ہے لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہوگا کہ پاکستان کی political history seventy year سے بھی کم ہے اُس کی اگر history کو آپ اگر غور سے دیکھیں تو میں یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ continuity of policies اور اُس میں accountability اور democracy کا تسلسل وہ کتنے عرصے میں رہا ہے؟ اس لئے ہمارا انڈیا کے ساتھ مقابلہ اس لحاظ سے نہیں بنتا باقی اگر میرے دوستوں نے بات کی ہے کہ وہاں سے بہت زیادہ تعداد میں tomato آتا ہے، سویابین آتا ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اگر billions میں tomato اُدھر سے آتا ہے تو یہاں بھی billions میں پیاز جاتا ہے۔ ادھر سے پیاز بھی جاتا ہے، ادھر سے جپسم بھی جاتی، ادھر سے کھجوریں بھی جاتی ہیں اور deciduous fruits بھی ادھر سے جاتے ہیں۔ یہ جو trade کا balance ہے آہستہ آہستہ ہمارے حق میں ہوتا جارہا ہے اس کو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کہہ لیں یا ہمارے کسانوں کی محنت کہہ لیں یہ balance ہمارے حق میں ہوتا جارہا ہے۔ باقی جیسے میں نے انڈیا کی مثال دی تھی میں نے democracy کی بات کی تھی، continuity of policies کی بات کی تھی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یاد دلاتا چلوں بہت سے لوگ بیٹھے ہوں گے جو 1999 کی اسمبلی میں موجود تھے واجپائی جب پاکستان آئے تھے تو ہم نے اُن سے energy export کرنے کی بات کی تھی وہ ہم سے بجلی خریدنے کی بات کر رہے تھے اور آج یہ عالم ہے اور دیگر وجوہات کی detail میں نہیں جانا چاہتا کہ وجہ کیا ہے؟ آج یہ عالم ہے کہ energy crisis has been crippling all the sector of our economy اور اسی energy crisis کی وجہ سے industry کو بھی crippling affect آرہا ہے، اسی کی وجہ سے ایگریکلچر میں بھی crippling affect آرہا ہے اور سارے دوست بیٹھے ہیں political history ان کے سامنے ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ میری domain بھی نہیں ہے میں وجوہات میں جانا بھی نہیں چاہوں گا۔

جناب سپیکر! پنجاب گورنمنٹ اپنی ہر ممکن کوشش کرتی ہے کہ کسانوں کو ہر چیز پر سبسڈی دی جائے electricity کی بات ہے آج سے دو اڑھائی سال پہلے ہم نے اربوں روپے کی سبسڈی اُن tube wells کو جو electricity پر چلتے ہیں دی ہے۔ 10 روپے 35 پیسے per unit rate ہم نے کسانوں کو دیا ہے Whether it is of peak hours or off peak hours یہ اربوں روپے کی سبسڈی ہے اور اس کی GST پنجاب نے pick کی ہے۔ اُس کے علاوہ diesel کی بات ہوئی، oil کی بات ہوئی، fuel کی بات ہوئی کہ پنجاب گورنمنٹ یا پاکستانی گورنمنٹ نے وہ reduction جو international prices میں ہوئی وہ کسان کو transfer نہیں کی تو میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی 70 ممالک ایسے ہیں جن سے diesel کا ریٹ پاکستان میں کم ہے۔ ہم نے انڈیا کی گورنمنٹ، بنگلہ دیشی گورنمنٹ سے جو reduction ہوئی ہے اپنے کسان کو زیادہ pass کی ہے۔ 2008 سے لے کر 2011 تک 30 ہزار ٹریکٹر پنجاب میں گورنمنٹ 50 فیصد سبسڈی پر کسانوں کو دیئے ہیں unprecedented ہے کسی گورنمنٹ میں، کسی صوبائی گورنمنٹ میں، کسی فیڈرل گورنمنٹ میں یہ آج تک نہیں کیا گیا اور اُس کے علاوہ آج ہمارے کسان کے پاس ٹریکٹر کی ہارس پاور per farmer اُس کی ratio اگر ہم نکالیں تو ہم بہت سے ملکوں سے بہتر ہیں۔

جناب سپیکر! اب محکمہ زراعت تمام farmers کو ٹریکٹر 50 فیصد سبسڈی پر دے رہا ہے۔ جو 40 ہزار روپے کا سیٹ بن رہا ہے وہ ہم ان کسانوں کو 20 ہزار روپے میں دے رہے ہیں تاکہ وہ نہ صرف خود استعمال کر سکیں بلکہ آگے رینٹ پر بھی دے سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب گورنمنٹ کا بہت بڑا innovative step ہے کہ laser leveller جو ہے اور آپ سے بہتر کون جانتا ہوں کہ laser leveller نہ صرف زمین کو ہموار کرتا ہے، پانی کی یکساں فراہمی کو یقینی بناتا ہے بلکہ اس سے fertilizer کے استعمال میں بھی کمی آتی ہے۔ یہ ریسرچ ہو چکی ہے کہ on farm water management سے ہم 50 فیصد سے زائد پانی نقصان ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ گورنمنٹ laser leveller پر 50 فیصد سبسڈی آج سے تین سال پہلے سے دے رہی ہے اور ہم آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔ اب اس میں میاں محمد شہباز شریف نے کمال مہربانی فرمائی ہے کہ انہوں نے اس پر سبسڈی enhance کر دی ہے، ساڑھے پانچ لاکھ کا جو laser leveller ہے اس پر پنجاب گورنمنٹ ساڑھے چار لاکھ روپے دے گی اور farmer کو صرف ایک لاکھ روپیہ دینا ہوگا۔ ہر ڈسٹرکٹ لیول پر بڑے transparent طریقے سے اس کی distribution ہو گی۔ یہ بڑا innovative step

پر Agriculture extension ہو گی۔ enhancement بہت yieldمیں ہماری ہے اس سے واقعی اس کو revampکرنے کی ضرورت ہے ہم پچھلے ADPمیں ایک پروگرام لے کر آئے ہیں جس میں آئی سی ٹی involveکر رہے ہیں،اس کی monitoring androidہو گی۔ ہم extension departmentکو ایک اچھے طریقے سے revampکر رہے ہیں۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں اور ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ جو اِس وقت یہاں بیٹھی ہوئی نہیں ہیں کل انہوں نے seedکی qualityکی بات کی تھی۔ پنجاب حکومت نے گندم کا seedجو rust free،disease free تھا اور اعلیٰ کوالٹی کا تھا وہ ایک لاکھ تھیلے مفت تقسیم کئے ہیں۔ ہر گاؤں کی سطح پر ایک چھوٹے farmerکو seedکے چار تھیلے فری تقسیم کئے۔ وہ Seedاگائے گا،اس کو multiplyکرے گا اور اس seedکو گندم کی قیمت پر اپنے اسی گاؤں میں تقسیم کرے گا۔اسی طرح چار یا پانچ سال کے عرصے میں ہم گندم کا سارا replace seed کر دیں گے ۔ اگر یہ ہمارا تجربہ کامیاب رہا تو پھر ہم اسی میں کاٹن اور دوسری cropsبھی لے کر آئیں گے۔ Seedکی کوالٹی اور farmerتک اس کی فراہمی آسان بنا دی جائے گی۔اسی طرح جنرل سیلز ٹیکس پر بڑی بات ہوئی۔

جناب سپیکر! محکمہ زراعت کا شروع سے ہی یہ مؤقف ہے کہ farmerکی inputپر کوئی ٹیکس نہیں ہونا چاہئے اور ہمارا بھی یہی مؤقف ہے۔ ہم نے اسی مؤقف کو فیڈرل گورنمنٹ کے سامنے pleatکیا اور اس میں ہمیں کامیابی ہوئی۔ آج pesticideپر سیلز ٹیکس 17 فیصد سے کم ہو کر 7 فیصد رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر! as you know we are in some international programmeجیسے ہی اس سے ہمیں آہستہ آہستہ reliefملے گا ہم اس کو بھی ان سے removeکرنے کی کوشش کریں گے۔ ایگریکلچر مشینری جو ہم importکرتے تھے اس پر 43 فیصد ٹیکس تھا اس کو کم کر کے 9 فیصد کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہ 9 فیصد بھی ختم کروائیں گے۔ جیسے ہی ہم انٹرنیشنل پروگرام میں تھوڑا سا relaxہوتے ہیں اور اس سے باہر آتے ہیں تو اس کو بھی کم کرا دیا جائے گا۔ کسان کے لئے سب سے بڑا inputپانی ہے جس کے بغیر کسی فصل کا تصور ہی ممکن نہیں ہے۔ آپ کو بہتر علم ہو گا کہ ہمیں اس وقت بھی پانی کی کمی کی صورتحال پیش آ رہی ہے اور مستقبل میں بھی یہ صورتحال پیش آئے گی۔ پنجاب گورنمنٹ نے ورلڈ بنک کے تعاون سے on farm water managementکا پروگرام PIPIPکے نام سے شروع کیا ہے اور یہ پروگرام تین سال سے جاری ہے۔ میں اس پروگرام

کے بارے میں آپ کو صرف باتوں کی ہی نہیں بلکہ عملی مثال دینا چاہوں گا کہ پوٹھوہار کے علاقوں میں جن دوستوں کا جانا ہو یا جن کا ان سے تعلق ہو تو وہاں جا کر دیکھ سکتے ہیں کہ وہ زمین جو walkable بھی نہیں تھی وہاں پر پیدل چلا نہیں جا سکتا تھا اور وہ پہاڑوں کے درمیان تھی اللہ کا شکر ہے کہ ہم نے اس کو cultivable بنا دیا ہے۔ ہم lift irrigation, solar tubewell اور drip irrigation کے استعمال سے ان کو irrigate کر رہے ہیں۔ وہاں پر grapes اور olive کی wally بن گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میرے دوست چودھری شیر علی صاحب، ملک تنویر اسلم صاحب بیٹھے ہیں اور میں خود وہاں دو تین دفعہ گیا ہوں اور میں نے جا کر دیکھا ہے کہ grapes والے farmer خاصا منافع کما رہے ہیں اور olive oil اس سطح پر آ گیا ہے کہ اس کی accession ہو رہی ہے۔ اس سے ایک تو crop کی diversification ہو رہی ہے اور دوسرا ہم high value crop کی طرف آ رہے ہیں۔ جو اس وقت ایگریکلچر کی economy جا رہی ہے یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہمیں diversification اور high value crop کی طرف جانا ہوگا۔

جناب سپیکر! یہاں بات ہو رہی تھی کہ ہم انڈیا سے پیداوار میں کم ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر sugarcane کو لے لیں، maize کو لے لیں، potato کو لے لیں اور wheat کو لے لیں ہمارا low level کا جو progressive farmer ہے میں ideal progressive farmer کی بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں low level farmer کی بات کر رہا ہوں بلکہ جو تھوڑی بہت DAP کی بوری ڈال دیتا ہے وہ آج انڈیا کے farmer سے زیادہ wheat پیدا کر رہا ہے۔ ہمارے چھوٹے farmer کی عام پیداوار پچاس یا ساٹھ من فی ایکڑ ہے اور یہ انڈیا سے کہیں زیادہ ہے۔ اسی طرح سے ہم آج sugarcane میں چھ ساڑھے چھ سے لے کر دس سے زیادہ sucrose content لے رہے ہیں اور ہم ہزار سے لے کر بارہ سو من فی ایکڑ تک لے رہے ہیں۔ اسی طرح ہم maize میں تیس چالیس من فی ایکڑ سے چلے تھے اور آج ہم سو سے زیادہ production لے رہے ہیں۔ اس کا ریٹ بھی مل رہا ہے۔ Maize کی quality اور quantity انڈیا سے بہت بہتر ہے۔

جناب سپیکر! میرے دوست الیاس چنیوٹی صاحب نے potato کا ذکر کیا تھا تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے potato کی بڑی اچھی crop ہوئی ہے، یہ بہت pumper crop ہے اور اس کی کوالٹی بھی بہت اچھی ہے۔ اس کی export کے لئے ہمارے روابط سری لنکا، ملائیشیا اور روس

سے ہیں۔ بڑے سخت قسم کے international competition کے باوجود اب تک ہم 80ہزار ٹن export کر چکے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ اپوزیشن کا ایک ممبر بھی نظر نہیں آرہا ہے اور ویسے یہ دعوے کرتے ہیں۔ انہوں نے ایوان کو مذاق بنایا ہوا ہے۔ آج منسٹر صاحب ان کے سوالوں کے جواب دے رہے ہیں اور اُن کی طرف سے یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم نے کل wind up کرنا تھا لیکن میں نے منسٹر صاحب کو آج کا اس لئے کہا تھا کہ اپوزیشن کے دوست یہاں ہوں گے۔ آج بھی ہم نے ان کو روکے رکھا تاکہ جب منسٹر صاحب wind up کریں تو سارے ممبران یہاں موجود ہوں لیکن ان کے interest کا عالم آپ کے سامنے ہے اور آپ کو نظر آرہا ہے کہ ادھر سے یہاں کوئی نہیں ہے۔ شیخ علاؤالدین ہر روز ایک تحریک التوائے کار لے کر آجاتے ہیں اور آج وہ جواب سننے کے لئے یہاں پر موجود ہی نہیں ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے روز یہی کچھ ہوتا ہے، وہ کسان کسان کہتے ہیں اور ابھی یہاں پر کوئی جواب سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں تو موجود ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں اپنے دوست الیاس چنیوٹی صاحب کی کہی ہوئی بات کا جواب دے رہا تھا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ فروری کے درمیان انشاء اللہ potato کی ایکسپورٹ peek کر جائے گی اور روس میں بھی جانا شروع ہو جائے گی۔ اوکاڑہ potato کی سب سے بڑی مارکیٹ ہے وہاں سے ہم بڑی huge quantity میں arrangement کر رہے ہیں کہ وہاں سے potato روس بھیجا جائے تاکہ farmer کو اس کی فصل کا صحیح اور جائز منافع مل سکے۔

جناب سپیکر! global warming کی وجہ سے، green houses gasses کے affect کی وجہ سے دنیا میں crop pattern تبدیل ہو رہے ہیں اور موسم بھی بدل رہے ہیں۔ انہی موسمی حالات کی وجہ سے FAO کی رپورٹ ہے کہ اس سال ڈیڑھ بلین ڈالر صرف کاٹن کی crop کو نقصان ہوا ہے۔ پاکستان کی international glob پر جو location ہے اس location کے حساب سے پاکستان کی green house gasses میں جو contribution ہے وہ 250 ویں نمبر پر ہے

لیکن green houses gasses fact، سے unfortunately global warming سے یا زمین کے ٹمپریچر increase کرنے سے جو ملک effect ہو رہے ہیں اس میں پاکستان 8ویں یا 10ویں نمبر پر ہے۔ ہم contribute کم کر رہے ہیں لیکن ہمیں global warming کا نقصان زیادہ ہو رہا ہے اسی لئے بارشیں untimely ہوئیں، cloudy days زیادہ ہوئے، پانی کھڑا رہا اور ہماری کاٹن کی crop کو 33 فیصد نقصان ہوا۔ ہم اپنی location تو تبدیل نہیں کر سکتے لیکن ہمارا جو research and development ہے وہ اس طرح کی heat torrent اور دوسری verity develop کرتا رہتا ہے جو اس global warming کے effect کو mitigate کر سکیں یا اس کو tolerate کر سکیں۔

جناب سپیکر! چودھری اقبال صاحب نے gypsum کے بارے میں بڑی اچھی بات کی تھی کہ salinity اور sodicity کو کم کر کے ہم horizontal اور cultivable land کا اضافہ کر کے اپنی production بڑھا سکتے ہیں۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ اگر timely sowing ہو۔ یہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ 2.0 پروگرام کے ذریعے ہم اپنے formers کو اس کے ہر ایکڑ کی composition بناتے جا رہے ہیں کہ اس میں نائٹروجن کتنی ہے، اس میں فاسفورس کتنی ہے اور اس کی PH کتنی ہے تاکہ اسے پتا ہو کہ اس میں ڈی اے پی کتنی ڈالنی ہے، اس میں یوریا کتنی ڈالنی ہے، اس میں پوٹاش کتنی ڈالنی ہے۔ Even اس میں مائیکرو نیوٹرن کتنے ڈالنے ہیں۔ جب former کو پتا ہو گا تو وہ اس کا balance use کرے گا اور ان چھوٹی چھوٹی intervention سے ایک former کی چھ سے آٹھ من فی ایکڑ گندم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس میں اس کو انفرادی فائدہ تو ہو رہا ہے کہ وہ اضافی گندم لے رہا ہے لیکن ان تین چار چھوٹی چھوٹی intervention سے national economy میں ایک بلین ڈالر کا اضافہ ہوتا ہے جو کہ ہم اپنے intervention programme کے through انشاءاللہ کریں گے۔ آج محمد صدیق خان صاحب بیٹھے نہیں ہیں تو انہوں نے ایگریکلچر پر انکم ٹیکس اور ایگریکلچر ٹیکس کے حوالے سے بات کی تھی تو ڈیپارٹمنٹ پوری ایمانداری سے سمجھتا ہے کہ کسان میں آج کل جس طرح بے چینی ہے یا کراپس کے pattern جا رہے ہیں تو 80 ہزار کی ceiling واقعی justify نہیں ہے۔ ہم نے یہ معاملہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس take up کیا ہوا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ اس کی limit reasonable ہو جیسا کہ بزنس مین کو ہے یا جیسا کہ انڈسٹری میں ceiling 4 لاکھ ہے تو کم از کم 4 لاکھ تک ceiling ہونی چاہئے اور اس میں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ crops کی support price یا indicative price کی بات کی گئی ہے تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی بالکل standing یہی ہے اور ہم کسان کے ساتھ ہیں کہ اگر کاٹن کی support price مقرر کی جائے یا کم از کم indicative price مقرر کی جائے تو ہم کاٹن میں اتنی ہی پیداوار لے سکتے ہیں جتنی کہ شوگر کین یا گندم میں لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ تو باتیں long term اور medium term ہو گئیں لیکن وہ بھوکا کسان جو آپ کے سامنے کھڑا ہے جس کا شور میرے بھائی طارق باجوہ صاحب اور دوسرے ملک وارث کلو صاحب نے کل ہاؤس میں کیا ہے کہ کسان تو بھوکا کھڑا ہے لیکن آدمی تو کوئی بات نہیں سنتا اور وہ میری logic تو نہیں سنتا کہ منسٹر صاحب نے بتا دیا کہ یہ medium term ہے اور یہ long term ہے، یہ global warm ہے یا earth temperature بڑھ گیا ہے اور یہ FAO کی رپورٹ ہے اس کو تو سمجھ نہیں آتی۔ وہ کہتا ہے اور اس کا جواب ہوتا ہے کہ 2+2 چار روٹیاں "وہ تو چاہتا ہے کہ میری بھوک ابھی کسی طریقے سے مٹے۔ بھوکا آدمی تو کسی dynamics اور logic کو نہیں مانتا کیونکہ basic instinct میں بھوک بہت بڑی instinct ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

نورِ سرمایہ سے ہے روئے تمدن کی جِلا
ہم جہاں ہیں وہاں تہذیب نہیں پل سکتی
مفلسی حسِ لطافت کو مٹا دیتی ہے
بھوک، آداب کے سانچوں میں ڈھل نہیں سکتی

جناب سپیکر! وہ بھوکا محمد بوٹا ہے یا رحمت علی یا اللہ دتہ ہے جو کہہ رہا ہے کہ میری رائس کی فصل خراب ہو گئی ہے یا میری کاٹن کی فصل خراب ہو گئی تو میں اگلی فصل کیسے بیجوں گا؟ تو اس کو address کرنے کے لئے، اس کی بات کا جواب دینے کے لئے، اسے handholding کرنے کے لئے میاں محمد نواز شریف نے intervene کیا ہے اور اس kind intervention کی وجہ سے، یہی موڑ ہوتا ہے جہاں پر ایک حکمران اور لیڈر کے فرق کا پتا چلتا ہے، جہاں پر وزیر اعظم کا اور ایک مسیحا کے فرق کا پتا چلتا ہے۔ انہوں نے لیڈر اور مسیحا بن کر دکھایا اور کسان پیکج دیا اور پانچ ہزار روپے فی ایکڑ عام کسان کو دیا کہ ٹھیک ہے تمہارا نقصان ہو گیا ہے اور حکومت تمہاری handholding کرتی ہے۔ تمہیں اس قابل بناتی ہے کہ اگلی فصل جو گندم کی ہے تو تم کم از کم اس کی sowing کر سکیں۔ یہ پورا ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ یہاں بیٹھا ہے اور یہ میری اس بات کی گواہی دے گا کہ اس وقت گندم کی کاشت بھی زیادہ ہے۔

اسی وزیراعظم نے لیڈر بن کر دکھایا اور تاریخ میں لیڈر کا نام لکھوایا، مسیحا بن کر کسانوں کی handholding کی تو انہوں نے ہی فرٹیلائزر پر 20 بلین کی سبسڈی دی اور ڈی اے پی کھاد کی بوری جو 3900 روپے کی تھی آج 3200 روپے میں مل رہی ہے۔ انہوں نے کسان کو ڈی اے پی کھاد بھی سستی کر کے دی اور یہ نہ صرف پنجاب کے کسانوں کو دی حالانکہ دوسرے صوبوں نے اس میں contribute نہیں کیا لیکن انہوں نے پورے ملک کے کسانوں کو دی۔ انہوں نے پشاور سے لے کر کراچی تک کسان کو سبسڈی دی۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان اور تمام معزز ممبران کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ اور اس کے allied departments جیسے فوڈ ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں payment کا مسئلہ تھا جیسے شیخ علاؤالدین صاحب نے اٹھایا تھا کہ برادر شوگر مل payment نہیں کر رہی تو ہم نے بردار شوگر مل کو سیل کیا ہوا ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے اور آپ نے پہلے کبھی نہیں سنا ہو گا کہ شوگر مل سیل کر کے اسٹاک اٹھائے جا رہے ہیں اور وہ sale کر کے کسان کو پیسے دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے دوست جناب احسن ریاض فتیانہ یہاں بیٹھے نہیں ہیں کل انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ہم نے یوکرائن سے گندم منگوائی ہے اور اب بھی آ رہی ہے اور ان کی آدھی بات صحیح ہے۔ یوکرائن سے پچھلے سال کراچی کے ایک پرائیویٹ بندے نے چھ لاکھ ٹن گندم منگوائی تھی تو جیسے ہی پنجاب حکومت کو پتا چلا تو ہم CCI میں یہ معاملہ لے کر گئے اور نہ صرف گندم کی import پر ban لگوایا بلکہ اس کی ڈیوٹی بھی enhance کروائی ہے۔ اب گندم باہر سے قطعاً کسی source سے نہیں آ رہی۔ شوگر کین میں اس وقت جو ملیں چل رہی ہیں 80 فیصد ان کی ادائیگی ہو چکی ہے اور پچھلے سال کی بھی 90 فیصد سے زیادہ ادائیگی ہو چکی ہے اور کنڈا مافیا کے خلاف ایف آئی آر درج ہو رہی ہیں اور ہماری اس معاملے میں بھی zero tolerance ہے۔ پنجاب حکومت silos کی طرف جا رہی ہے اور بڑے بڑے silos بن رہے ہیں۔ ایک تو آپ کے علاقے ڈیرہ غازی خان میں بنا ہے اور باقی بھی بن رہے ہیں تو گندم کا دانہ دانہ محفوظ ہو جائے گا۔ یہ جو کھلی گنجیوں میں گندم لگی ہوتی ہے اور open air میں پڑی ہوتی ہے، اس سے نقصان بھی زیادہ ہوتا ہے اور ہمیں پھر دوبارہ خریدنے کے لئے زیادہ پیسے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں نے مختصر وقت میں سارے دوستوں کے اٹھائے گئے points کا جواب دینے کی

کوشش کی ہے۔ اگر پھر بھی کوئی point رہ گیا ہو یا کسی دوست کا ایسا مسئلہ جس کو address نہ کر سکا ہوں تو میں available ہوں اور مجھے بعد میں بھی مل سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! منسٹر فوڈ کو بتادیں کہ جس دن ان کے محکمے کا Question Hour ہو گا تو وہ گنے کے کاشتکاروں کی payment کے حوالے سے لازمی جواب دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! فرمائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور میں ایک بات اپنے بارے میں عرض کروں کہ میں نے آپ کے remarks کو enjoy کر لیا ہے کہ وہ نیند اور کافی کے حوالے سے جو بات تھی باقی ریکارڈ پر بات موجود ہے کہ اس معزز ایوان میں کھلی آنکھوں، سنتے کانوں اور بولتی زبانوں سے جو حصہ لیتے ہیں میرا نام بھی ان میں شامل ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بہت معزز ہیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 12-فروری 2016 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔